طریقتِ رسول ﷺ

متلاشیانِ حق کیلئے خزینۂ علم وعرفان



طریقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف

پیر غلام نبی چشتی جہانگیری

ناشر

وسیم احمد، مارٹی پور کراچی

0321-2012095

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب	طریقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فیض روحانی	قطب عالم حضرت پیر احمد میاں مظہر نور خدا
مصنف	پیر غلام نبی چشتی جہانگیری (03216711051)
معاونین	کرامت علی، یسین منسوب، محمد جاوید اقبال (ڈائریکٹر نکاس کالج)
حسب فرمائش	وابستگان سلسلہ قادری چشتی جہانگیری شکوری
مالی معاونت	محمد وسیم چشتی
سال طباعت باراول	2015
صفحات	128
تعداد کتب	1000
ہدیہ	Rs. 200/-

ملنے کا پتہ:۔ پیر غلام نبی چشتی جہانگیری شکوری چک 99p رحیم یار خان

03216711051

المعارف کتاب گھر نزد داتا دربار گنج بخش روڈ لاہور

ناشر

وسیم احمد، ماڑی پور کراچی 0321-2012095

انتساب

میں کتاب طریقت رسول گو اپنے مرشد غریب نواز قطب عالم راہنمائے اولیاء حضرت پیر احمد میاں مظہر نور خدا قدس اللہ سرہ العزیز اور ان کے خلیفہ اعظم سجادہ نشین صاحبزادہ کبیر روشن ضمیر حضرت خلیل الرحمٰن المعروف سوہنے میاں سرکار مدظلہ العالی دائم اقبال کے اسم گرامی سے معنون کرتا ہوں۔

ماشاء اللہ صوفی مشرب درویش منش ہیں۔ مرشد غریب نواز کے منظورِ نظر مقبول بارگاہ تارک الدنیا اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں محبوب ومطلوب مرشد غریب نواز ہیں۔ 1981 سے سلسلہ عالیہ قادری چشتی ابوالعلائی جہانگیری شکوری کی خدمت اور تبلیغ فرما رہے ہیں سجادہ نشینی کے عہدے کا حق احسن طریقے سے نبھا رہے ہیں ہزاروں کی تعداد میں لوگ ان سے روحانی فیض حاصل کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ کتنے لوگ ان کے روحانی تصرف سے اللہ کی معرفت حاصل کر کے برگزیدہ ہو چکے ہیں۔

اب بھی جو رہے پیاسا یہ اس کا مقدر ہے

آپ نے تو مئے عرفاں کے دریا بہا دیے ہیں

حضور شہنشاہ کونین تاجدار کون ومکان خاتم النبیین رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ومحبت سے ان کا قلب لبریز ہے، اہل علم ہیں اور اہل علم کے قدر شناس ہیں۔

پیر غلام نبی چشتی جہانگیر شکوری

چک نمبر 99 پی رحیم یار خاں

موبائل نمبر 0321671105

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گزارشات

قارئین کرام اور سلسلہ عالیہ جہانگیریہ کے پیر بھائیوں کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے بہار طریقت کو پسند فرمایا اور میری حوصلہ افزائی فرمائی اب طریقت رسولؐ میری چوتھی کتاب پیش خدمت ہے اور میں پُر امید ہوں کہ جو بھی راہ سلوک کا راہی بالترتیب ان چاروں کتابوں کا خلوص اور سمجھ داری سے مطالعہ کریگا میرے مرشد کریم کی دعا برکت سے خدا رسیدہ ہونے تک کوئی الجھن پیش نہیں آئیگی۔ابتدا سے انتہا تک کا سارا سفر بخوبی طے کریگا اور ہر مقام پر اس کی رہنمائی ہوتی رہے گی۔

بہار طریقت میں تمام ابتدائی چیزیں جو ایک سالک کو راہ طریقت اختیار کرنے میں پیش آتی ہیں آسان لفظوں میں پیش کی گئی ہیں۔راہ سلوک کا سفر شروع کرنے میں سب سے مشکل مرحلہ پیر و مرشد کی پرکھ پہچان کا ہے کیا بیعت ہونا رسم و رواج ہے یا اس کا کوئی خاص مقصد ہے پیر کی کیا ضرورت ہے کیونکہ لوگ بے نماز پیروں سے بھی مرید ہیں نشہ کرنے والے پیروں سے بھی مرید ہیں تعویذ گنڈہ کرنے والوں سے مرید ہیں گالیاں بکنے والے ڈنڈوں سے مارنے والے بداخلاق پیروں سے بھی مرید ہیں یعنی جتنی قسم کے گمراہ علما ہیں ان سے زیادہ اقسام کے گمراہ پیر ہیں کیونکہ جس قسم کے پیر سے بھی کوئی آدمی مرید ہے وہ اُسی کو ولی اللہ سمجھتا ہے اور اپنی اولاد کو اسی سے مرید کرواتا ہے سب گدی نشین سجادہ نشین پیر بنے ہوئے ہیں۔

قلبی ذکر پاس نفاس یا نفی اثبات کے نام تک سے گمراہ پیر یا جدی پشتی پیر واقف نہیں۔نور ایمان کیا ہے کہاں سے ملے گا بیعت کا مقصد کیا ہے محفل سماع کا سنت طریقہ کیا ہے بڑے بڑے اولیاء کرام کیا سماع سنتے تھے اگر سنتے تھے تو آداب سماع انہوں نے کیا بیان فرمائے ہیں۔

ان تمام سوالات کے جوابات جو راہ سلوک کے سفر کے آغاز میں پیش آتے ہیں اس کٹھن مرحلے کو عبور کرنے کیلئے بہار طریقت کا مطالعہ از حد ضروری ہے تمام مشکلات اور پریشانیاں آسان اور حل ہو جائیں گی اپنے آپ کو دھوکہ نہ دیں بہار طریقت کے مطابق ہر چیز کی پرکھ پہچان کر لیں۔غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہزاروں شیطان ولیوں کی صورت بنا کر زمین پر

پھرتے ہیں یہ بھیڑ کی شکل میں بھیڑیے ہیں مسلمانوں کے ایمان کا شکار کرتے ہیں سوچ سمجھ کر مرشد اختیار کرو کیونکہ سب سے مشکل کام یہی ہے۔

مرشدِ کامل اور قرآن حدیث کے مطابق ذکروفکر کی تعلیم نصیب ہوجانے کے بعد عقائد کی تصحیح کیلئے (**صحیح تقویت الایمان**) کا مطالعہ فرمائیں۔اس میں تمام باطل عقائد کی نفی کی گئی ہے اور صحیح عقائد کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔وہ تمام اعتراضات جو گمراہ علماء اور بے دین پیراولیاء کرام اوران کی تعلیمات پر کرتے ہیں ان کے جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں درج کیے گئے ہیں مطالعہ کرکے ہر حقیقت پرست کی روح کو سکون نصیب ہوگا وہ تمام عوامل جو اللہ کی معرفت حاصل ہونے کے راستے میں رکاوٹ ہیں ان کی نشاندہی آسان لفظوں میں کی گئی ہے اللہ کے دشمن تیرے ایمان کے دشمن ہیں شیطان کسی کی جان کا دشمن نہیں ہر کسی کے ایمان کا دشمن ہے۔غوث الاعظمؓ کے فرمان پاک کے مطابق کہ اگر تو اپنے ایمان اسلام کی بھلائی چاہتا ہے تو اللہ کے دشمنوں کا دشمن اور اللہ کے دوستوں کا دوست ہوجا۔اپنے دن اور رات کی گزاران پر غور کر کہ تیرا زیادہ وقت کن لوگوں کیساتھ گزرتا ہے کن کاموں اور کن باتوں میں گزرتا ہے تیری قرابت داری کیسے لوگوں کیساتھ ہے اگر وہ دشمن خدا اور راندہ درگاہ ہیں تو توبہ کر قرابت داری توڑ دے اللہ کے دوستوں سے دوستی اور ان کی صحبت اختیار کر۔

ان عوامل اور عقائد کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ جو راہ سلوک میں معاون و مددگار ہیں اور اللہ کی معرفت حاصل کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں بہر حال مختصر یہ بہار طریقت کے بعد نہایت خلوص اور سچ داری کیساتھ حسد وبغض کو چھوڑ کر **صحیح تقویت الایمان** کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔

تُوں تاں جاگ نہ جاگ فقیرا انت نوں لوڑ جگایا ہُو
اکھیں میٹیاں نہ دل جاگے جاگے جاں مطلب پایا ہو
ایہہ نقطہ جد پختہ ہویا تاں ظاہر آکھ سنایا ہو
میں تاں بھلّی جاندی ساں باہو مینوں مرشد راہ وکھایا ہو

جاں جاں ذات نہ تھیوے باہو تاں کم ذات سدیوے ہو
ذاتی نال صفاتی ناہیں تاں نہ حق لبھیوے ہو
اندر بھی ہو باہر بھی ہو باہو کیتھے لبھیوے ہو
جس دل اندر حبِّ دنیا دی باہو اوہ مول فقیر نہ تھیوے ہو
سو روزے سو نفل نمازاں سو سجدے کر کر تھکے ہو
سو واری مکّے حج گزارن دل بھی دوڑ نہ مکے ہو
چلے چلیے چل جنگل بھوناں اس گل تھیں نہ تھکے ہو
سبھے مطلب حاصل ہوندے باہو جد پیر نظر اک تکے ہو
سینے وچ مقام ہے کیندا سانوں مرشد گل سمجھائی ہو
ایہوں ساہ جو آوے جاوے ہور نہیں شے کائی ہو
اس نوں اسمِ اعظم آکھن ایہو سرِ الٰہی ہو
ایہو موت حیاتی باہو ایہو بھیت الٰہی ہو

سچ تو یہ ہے کہ راہِ طریقت اور سفرِ سلوک کی بنیاد مرشد کامل ہے اگر مرشدِ کامل نصیب ہو گئے تو سفر کا آغاز صحیح ہے انجام بھی خیر پر ہوگا اور اگر مرشد کا انتخاب غلط ہو گیا تو سب کچھ بے کار اور ضائع ہو جائیگا مولوی گدی نشین جدی پشتی پیرانکے بارے میں غور کر پھر سوچ کیونکہ بڑے بڑے بزرگ جو کامل مرشد ہوئے وہ کسی بزرگ کے گدی نشین نہیں تھے یہ سچ کڑوا ضرور ہے یہ پیر حضرات کو اچھا نہیں لگتا لیکن مجبوری ہے جسطرح بلھے شاہ صاحب چار سو سال قبل فرما گئے:

چپ کر کے کریں گزارہ توں
سچ سن کے لوگ نہ سہندے نیں سچ آکھیئے تے گل پہندے نیں
پھر سچے دے کول نہ بہندے نیں سچ مِٹھا عاشق پیارے نوں
چپ کر کے کریں گزارہ توں

سچ شروع کرے بربادی اے　　　سچ عاشق دے گھر شادی اے

سچ کردانویں آبادی اے　　　چھڈ دنیا کوڑ پسارے نوں

چپ کر کے کریں گزارہ توں

اس کے بعد یعنی جب مرشد کامل مل گئے قرآن وحدیث کے مطابق قلبی ذکر مراقبہ برزخ شیخ کی تعلیم نصیب ہوگئی نور ایمان کا اظہار ہوگیا تو ان تمام عوامل اور نعمتوں کو آئینہ جہانگیری فقیر کی تیسری کتاب کے ساتھ پرکھ لیں اور پھر یقین کرلیں کہ اللہ کی رحمت اور مرشد غریب نواز کے کرم سے صحیح سمت کا تعین ہوگیا ہے اور عین الیقین ہو کر راہ سلوک کو طے کرنے میں مصروف ہو جائیں۔

پھر یوں یوں سفرِ طریقت طے ہوگا کیا کیا اظہار ہوگا فنایت کیونکر ہوگی سالک کیسے سمجھے کہ وہ کہاں پہنچا ہے کیا سفر طے ہو رہا ہے یا قبض کا شکار ہے کوئی الجھن ہوئی ہے تو اس کا حل کیا ہے ان باریکیوں سے آگاہی حاصل کرنے کیلئے مئولف کی چوتھی کتاب **طریقت رسول ؐ** کا بغور مطالعہ فرمائیں جس کے اکثر اقتباسات غوث الاعظمؒ کی کتاب **فتوح الغیب** سے لیے گئے ہیں اور باقی حوالہ جات بھی قطب عالم بزرگوں کے فرمانات کی روشنی میں ترتیب دیے گئے ہیں۔ ایسے بزرگوں کے فرمانات جن کا نام لینا عبادت اور باعث نجات ہے۔ انسان خطا کا پتلا ہے مجھ ناچیز کی کتابوں میں میرے معزز قارئینِ کرام کوئی کمی محسوس فرمائیں تو درج ذیل پتہ پر آگاہ فرمائیں اور اپنے بھائی حقیر فقیر پیر غلام نبی چشتی جہانگیری کیلئے دعائے خیر فرمائیں۔

رابطہ نمبر 03216711051　پیر غلام نبی چشتی چک نمبر 99/p رحیم یار خان

رانجھا رانجھا کر دی ہن میں آپے رانجھا ہوئی

رانجھا میں وچ میں رانجھے وچ غیر خیال نہ کوئی

جو کجھ ساڈے اندر وسے ذات اساڈی سوئی

جس دے نال میں پیار سی کیتا اُہدے جیسی ہوئی

بلھے شاہ قدس اللہ سرہ العزیز

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	رموز طریقت اور شریعت	11	2	کب درویش ہوگا	12
3	طریقت کا بلوغ	12	4	فنا بیس برس سے پہلے نہیں	13
5	ولایت چالیس سال سے پہلے نہیں	13	6	مقام فنا عالم برزخ میں ہو سکتا ہے یا نہیں	13
7	صاحب حال اور صاحب مقام	14	8	قلب درست تو سب درست	14
9	لعل بے بہا کی پیدائش	15	10	راہ رسم و منزل	16
11	مقام اشراق	16	12	سلوک کے درجے	17
13	رضائے مولا کیا ہے	17	14	فنافی العالم	17
15	توحید شریعت اور توحید طریقت کے مقامات	18	16	حضرت غوث الاعظمؓ کا ارشاد	18
17	قصیدہ حضرت سیدنا غوث الاعظم	18	18	دوسری جگہ فرماتے ہیں	19
19	مرید کو بلا میں کیوں مبتلا کیا جاتا ہے	19	20	موت معنوی	20
21	مخلوق اور خواہش سے فنا ہو جانے کا بیان	21	22	دل کی پریشانی کیونکر دور ہو؟	24
23	اللہ کا قرب کس طرح حاصل ہو	26	24	کشف اور مشاہدہ	27
25	نفس اور اس کے احوال میں اللہ کا فرمان	28	26	احکام خداوندی مان لینے کا بیان	29
27	واصلان حق کی حالت کا دعویٰ نہ کرنے کی تاکید	31	28	ڈر اور امید کے بارے میں	31
29	توکل اور اس کے مقامات	32	30	وصول الی اللہ کے معنی یعنی اللہ تک پہنچنے کا مطلب	33
31	بلا کے نازل ہونے پر شکایت نہ کرنا	35	32	ایمان کی قوت وضعف کا بیان	37
33	مومن پر بلا اس کے ایمان کے مطابق آتی ہے	39	34	قسمت الٰہی پر راضی رہنے کی تاکید	40

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
36	ایمان کے درخت کی بالیدگی	42	37	عظمت و جبروت کی تلوار عطا ہوگی	43
38	خیر اور شر دو میوے ہیں	47	39	احوال مرید کی تفصیل	51
40	دنیا کیا ہے	51	41	محبت الٰہی میں شرکت نہیں	52
42	خدا کیلئے بغض اور محبت کرنا	54	43	لوگوں کی تقسیم اور تعریف	55
44	اللہ تعالیٰ پر ناخوش نہ ہونے کی تاکید	58	45	تقویٰ اختیار نہ کرنے سے ہلاکت	61
46	حسد کی برائی	62	47	نفس کیلئے دو حال ہیں تیسرا نہیں	64
48	نعمت والے اور بلا والے شخص کی حالت	66	49	قربت الٰہی کیلئے ابتدا و انتہا ہے	70
50	مومن کو پہلے کیا کام کرنا لازمی ہے	70	51	مخلوق و دنیا اور آخرت میں خواہشات کے فنا کے بعد نتیجہ	73
52	سیر الی اللہ و فی اللہ و من اللہ کی تشریح	74	53	بعد الٰہی سے قرب الٰہی کس طرح حاصل ہو	71
54	بعض اولیاء اللہ پر بلا نازل ہونے کا سبب	72	55	محبت اور محبوب	76
56	معرفت کی ایک قسم	77	57	موت ابدی حیات ابدی	77
58	مرید اور مراد کی تشریح	78	59	اللہ تعالیٰ اپنے کسی خاص ولی کو کسی گمراہ کے عیوب پر مطلع کرتا ہے	79
60	آٹھ خصلتوں پر تصوف کی بنیاد	81	61	اغنیا اور فقرا سے ملنے کا طریقہ	82
62	خدا کے ساتھ کس طرح رہے اور مخلوق کے ساتھ کس طرح	83	63	سالکین مجاہدہ کیلئے دس خصلتیں	84
64	حضور غوث الثقلینؓ کی وصیتوں اور مرض الوصال کا حال	88	65	بقیہ کلام اور حضرت کا وصال	89
66	مومن کیلئے ضروری تین چیزیں	90	67	نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا	91
68	عقل کی بات	92	69	صحابہؓ کی غائبانہ نماز جنازہ	93
70	حضورؐ نے دعائے بخشش کی	94	71	صحابہؓ کا جنازہ سرکارؐ خود پڑھاتے	94
72	حضورؐ کا دعا کے بارے میں ارشاد	94	73	حضرت عبداللہؓ کا فرمان	94

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
74	حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ	95	75	امام حسن بصریؒ کا طریقہ	95
76	شاہِ حبشہ کی نمازِ جنازہ	95	77	حضورؐ کی ایک مسلمان کے بارے میں جنازہ کے بعد دعا	96
78	دوبارہ جنازہ نہ کرنے کا حکم	96	79	غوث الاعظمؒ کا فرمان پاک	96
80	حضرت عمیرؓ بن عامر کے بارے میں دعا	96	81	طلحہ بن براء انصاریؓ کیلئے دعا	96
82	نماز جنازہ کا طریقہ	97	83	حضور پاکؐ کا فرمان پاک	97
84	خلاصہ کلام	97	85	حقوق وفرائض پیرومرشد ووالدین	97
86	سب سے خطرناک جھوٹ	106	87	پیغمبرانہ پیشہ	113
88	خطرناک گناہ	116	89	خواب اوران کی تعبیر	117
90	عزیز مصر کا خواب اوراس کی تعبیر	118	91	فرعون کا خواب اوراس کی تعبیر	118
92	ملکہ زبیدہ کا خواب اوراس کی تعبیر	119	93	قطب عالمؒ کے ایک مرید کا خواب	119
94	حدیث پاک	120	95	نفسانی خواب	120
96	شیطانی خواب	120	97	رحمانی خواب	120
98	ایک خواب اوراس کی تعبیر	120	99	خواب پرعمل کرنے میں جلدی نہ کرو	121
100	شیطان کا دھوکہ	121	101	ایک مسلمہ حقیقت	121
102	خلفاء سے ارشاد	122	103	خواب ہرشخص سے نہ کہے جائیں اور نہ خود تعبیر کی جائے	122
104	شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ قادری چشتی ابوالعلائی جہانگیری شکوری	123	105	شجرہ شریف منظوم	126
106	مناجات	128			

رموز طریقت اور شریعت:۔

ولایت کیلئے دو باتیں شرط ہیں اول شقِ صدر یعنی سینہ کھولنا اور نور سے پاک کرنا دوسرے اللہ تعالیٰ کی معراج۔

نبی بغیر شقِ صدر نہیں ہوتا اور ولی بھی بغیر شقِ صدر نہیں ہوسکتا۔ نبوت اور ولایت کے لیے معراج اور شقِ صدر ضروری ہیں۔ نبی اور ولی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک ایک ہے لیکن مراتب میں فرق ہے نبوت فرض عبادت کی حیثیت رکھتی ہے اور ولایت نفلی عبادت کی حیثیت رکھتی ہے پڑھنے کا طریقہ ایک ہے جس طرح فرض پڑھے جاتے ہیں اسی طرح نفل۔

ہر ایک نبی اور ولی کے معراج اور شقِ صدر کی نوعیت میں فرق ہے۔ کسی کو عالم بیداری یعنی جاگتے ہوئے اور کسی کو خواب میں۔ حضور نبی کریم کا شقِ صدر تین بار ہوا کیفیت اُس کی وہی جانتا ہے جس کا شقِ صدر ہو دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ معراج کسی کو عرش پر کسی کو کوہِ طور پر کسی کو مچھلی کے پیٹ میں۔ نبی کو ظاہر جاگتے میں اور ولی کو خواب میں ہوتی ہے اور بلند مراتب اولیا کرام کو جاگتے میں بھی ہوسکتی ہے۔ ولایت ظلِ نبوت ہے اسی لیے رفتار اولیاء رفتار انبیاء کے قدم بقدم ہے شرائط اور سلوک ایک ہے مرتبہ میں فرق ہے۔ البتہ حضرات انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں اور حضرات اولیاء اللہ محفوظ۔ حضرات انبیاء اور اولیاء میں فرق یہ ہے۔

۱) انبیاء علیہم السلام معصوم اور خطا سے پاک ہیں۔

۲) سوتے جاگتے ہر حالت میں بیدار اور ہوشیار ہیں۔ غفلت سے مبرا ہوتے ہیں۔

۳) خواب یعنی سو جانے سے ان کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

۴) وحی کو سمجھنے میں نبیؑ سے غلطی نہیں ہوتی۔

۵) نبیؑ معزول نہیں ہوتے۔ مگر اولیاء کرام کیلئے خطرات ہوتے ہیں۔

۱) اولیاء اللہ محفوظ ہیں یہ کثرت ریاضت اور رحمتِ خداوندی سے درجہ محفوظ کو پہنچتے ہیں اور خداوند تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے بچاتا ہے اور ان کی حفاظت فرماتا ہے۔

۲) ولی اللہ کو الہام کے سمجھنے میں غلطی ہوسکتی ہے۔

۳)اولیاء اللہ ولایت سے معزول ہو سکتے ہیں اس لیے ہر وقت خائف اور ترساں رہتے ہیں کہ اگر کوئی قصور ہو گیا اور معاف نہ ہوا تو بس معزول۔

نبی اور ولی کے درمیان مشترک امور شق صدر اور معراج ہیں ان کا ہونا ضروری ہے۔وحی اور الہام خواب اور بیداری میں یکساں ہوتے ہیں۔چالیس سال کی عمر نبوت اور ولایت نصیب ہونے کیلئے یکساں ہے۔انسانی عقل چالیس سال سے پہلے پوری نہیں ہوتی اسی لیے نبوت چالیس سال سے پہلے نہیں ملی اس سے پہلے نبوت کے بھاری بوجھ کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

ایسا ہی حال ولایت کا ہے جس زمانہ میں نبوت کا دروازہ کھلا تھا اور نبوت کو خاص خاص لوگوں نے پایا اُسی طرح ولایت بھی خاص حضرات کا حصہ ہے۔البتہ نبی کیلئے اظہار نبوت اور دعوت تبلیغ اسلام ضروری ہے مگر ولی کیلئے اظہار ولایت ضروری نہیں یہی وجہ ہے کہ عورت ولیہ ہوسکتی ہے مگر نبی نہیں ہوسکتی۔بعض لوگوں نے حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت آسیہ کو نبی کہا ہے مگر یہ کہنا صحیح نہیں ہے۔

کب درویش ہوگا:۔ سالک درویش اس وقت ہوتا ہے کہ جب اس کی روح کا تعلق عالم غیب یعنی عالم بالا سے ہو جائے عالم ناسوت سے تعلق کٹ جائے اور عالم غیب سے تعلق ایک عرصے بعد ہوتا ہے عالم غیب سے تعلق ہوئے بغیر درویشی اور ولایت کا درجہ نصیب نہیں ہوتا ہاں کشف وکرامت زہد وتقویٰ پرہیز گار صوفی ہوسکتا ہے مگر ولی نہیں ہوسکتا۔

طریقت کا بلوغ:۔ طریقت میں آدمی بیعت سے بیس سال بعد بالغ ہوتا ہے اس سے پہلے نہیں ہوتا اگر پانچ برس کے بچے کو خوب کھلائیں پلائیں اور چاہیں کہ وہ ابھی جوان ہو جائے تو کیا وہ جوان ہو جائے گا؟ وہ ابھی جوان نہیں ہوگا بلکہ جوان اپنے وقت پر ہوگا اِس سے پہلے نہیں ہوسکتا جس طرح شریعت میں بچیوں کی بالغ ہونے کی عمر نو سال کم از کم ہے اس سے پہلے بالغ نہیں ہوسکتی بلکہ کوئی نو کی بجائے دس بارہ اور پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہوتی ہیں ایسا ہی طریقت میں بالغ ہونے کا معاملہ ہے۔طریقت میں بالغ ہونے کی کم از کم عمر بیس سال ہے اور زیادہ کی حد چوبیس، پچیس اور کسی کیلئے تیس اور چالیس سال کی ہوتی ہے یہ ہر کسی کے ذوق شوق مجاہدہ نفس اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور پیرو مرشد کے کرم پر منحصر ہے جیسے جس پر عنایت ہو جائے مگر بیس برس سے پہلے فقیری

اور درویشی کی بات ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ یہ ہوسکتا ہے کہ طریقت میں بالغ ہونے سے پہلے شیخ ہوجائے پیر ہوجائے مگر سمجھ کچھ نہیں سکتا۔ خرق عادت اور کشف ہونا اور شے ہے۔ عارف اور ولی ہونا اور شے ہے اگر بیعت کے بیس سال بعد تک ایک خیال پر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہو تب کہیں سمجھ سکے گا۔

فنا بیس برس سے پہلے نہیں:۔ فنا بیس برس سے پہلے نہیں ہوگی پہلے روح میں اثر ہوگا جسم میں نہ ہوگا فنا میں تغیر روحانی عالم باطن کے اندر ہوتا ہے۔

قطرہ قطرہ دریا۔۔۔۔۔۔ذرہ ذرہ کوہ

ولایت چالیس سال سے پہلے نہیں:۔ قطب عالم سیدنا عبدالحیٔ قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ہمیں عرصے کے بعد معلوم ہوا کہ چالیس برس تک تو پتہ ہی نہیں چلتا کہ ذات کا تعلق کیا چیز ہے۔ ہم پر تو یہی گزری اوروں کا حال ہم کیا جانیں۔ اللہ کی رحمت سے یہ علم نصیب ہوا کہ چالیس سال سے پہلے ولی اللہ نہیں ہوسکتا۔

مقام فنا عالم برزخ میں حاصل ہوسکتا ہے یا نہیں؟:۔

سیدنا فخر العارفین قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک شخص مرید ہوا اور مرید ہونے کے بعد بیس سال زندہ نہ رہ سکا اس مدت کے اندر ہی فوت ہوگیا تو کیا اس سالک کو عالم برزخ میں یہ مرتبہ نصیب ہوسکتا ہے یا نہیں؟ خود ہی جواب ارشاد فرمایا کہ یہ بات اہل طریقت کیلئے کتاب میں بھی موجود ہے اور ہمارا تجربہ بھی ہے کہ اس عالم دنیا میں اگر سالک نے ترقی کا ابتدائی زینہ حاصل کرلیا یعنی فنا فی الشیخ ہوگیا تو عالم ارواح اور برزخ میں اس کی ترقیِ درجات برابر ہوتی رہے گی یہ عالم بھی اللہ کا ہے اور وہ عالم بھی اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اگر خدا چاہے اور رحمت ایزدی شامل حال ہو تو یہ مرتبہ حاصل ہوسکتا ہے اور ترقی جاری رہ سکتی ہے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے درجات کی ترقی ظاہری زندگی اور وصال کے بعد ہمیشہ جاری رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی نبی

پر درود اور سلام بھیجو یعنی طلب رحمت کی دعا کرو۔ ہم ان پر رحمت نازل کرتے رہیں گے اور ان کے مرتبوں کو بلند کرتے رہیں گے۔

یہ آیت پاک حجت اور دلیل ہے کہ اس عالم سے انتقال کیبعد بھی ترقی جاری رہتی ہے ورنہ رحمت طلب کرنا اور اللہ کا حکم فرمانا بے سود اور بے معنی ہو جائیگا آخر میں فرمایا کہ ہم اہل سلسلہ کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرات کے صدقے تمام اہل سلسلہ کو سمجھ بوجھ اور عقل سلیم عطا فرمائیں۔ آمین

صاحب حال اور صاحب مقام:۔ سلسلہ جہانگیری میں برادران طریقت کو جو جوش وخروش اور وجد و حال کی کیفیت محفل سماع میں ہوا کرتی ہے کیا یہ بڑے مقام کی بات ہے؟

جواب ارشاد فرمایا یہ لوگ صاحب جوش وخروش ہیں۔ جوش وخروش دو قسم کا ہوتا ہے ایک جسمانی اور دوسرا روحانی۔ جسمانی جوش وخروش جن کو ہوتا ہے وہ صاحب حال کہلاتے ہیں۔

جن کی روح میں جوش وخروش ہوتا ہے وہ صاحب مقام کہلاتے ہیں صاحب مقام کیلئے مشاہدہ و مکاشفہ اختیاری ہے وہ اپنے اختیاری مکاشفہ اور مشاہدہ سے تمام روئے زمین کے حالات معلوم کر سکتے ہیں مگر ضرورت کے بغیر اور بلا حکم خداوندی ایسا نہیں کرتے۔ ان کا کشف غلط نہیں ہوتا۔

صاحب حال کیلئے مکاشفہ اور مشاہدہ اختیاری نہیں ہے اس لیے بعض اوقات راہ عرفان میں ان سے غلطیاں صادر ہوتی ہیں اور کشف صاحب حال کبھی غلط اور کبھی صحیح ہوتا ہے اس لیے صاحب حال کو اپنے کشف پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ پیر و مرشد کی طرف ہی رجوع کرے۔ ولی اللہ کیلئے شیخ اور پیر ہونا ضروری نہیں لیکن شیخ کیلئے ولی اللہ ہونا ضروری ہے جس طرح پڑھے لکھے آدمی کیلئے مدرس ہونا ضروری نہیں لیکن مدرس کیلئے پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے۔ فرمایا شیخ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک شیخ کامل اور دوسرا شیخ ناقص۔ شیخ کامل وہ ہیں جنہوں نے سیر الی اللہ، سیر فی اللہ، سیر من اللہ کے تینوں درجوں کو طے کر لیا اور شیخ ناقص وہ ہیں جن سے مخلوق خدا یعنی امت محمدیہ کی رشد و ہدایت کی ضرورت پوری ہو جائے اور طالب خدا کا کام چل جائے۔

قلب درست تو سب درست:۔ انسانی اجزائے جسم میں وہ کونسا عضو ہے جس کے فاسد

ہونے سے سب اعضا خراب ہوجاتے ہیں اور جس کے صالح ہونے سے سب اعضا صالح ہوجاتے ہیں۔ وہ قلب ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ انسان کے جسم میں ایک گوشت کا مچہّ ہے اگر وہ پاک ہوجائے تو سارا جسم پاک ہوجاتا ہے اگر وہ غلیظ ہوجائے تو سارا جسم غلیظ ہوجاتا ہے یادرکھو وہ گوشت کا مچہ انسان کا دل ہے۔ مولانا رومؒ نے اس کی مثال حوض سے دی ہے کہ پانی کا ایک حوض ہے اس کے چاروں طرف ٹوٹیاں لگی ہوئی ہیں اگر حوض میں پانی گندہ ہوتو ٹوٹیوں میں بھی پانی گندہ آئے گا ان کو جتنا صاف کرو پھر بھی پانی گندہ آئے گا کیونکہ حوض میں پانی گندہ ہے ٹوٹیوں کو صاف کرنے کی بجائے حوض کو صاف کر کے صاف پانی بھر دو تو پانی ہر ٹوٹی سے صاف برآمد ہوگا کیونکہ اب حوض میں پانی صاف ہے اسی طرح جب قلب پاک ہوجائے گا تو اس میں ارادے پاک پیدا ہونگے تمام اعضا سے خود بخود اعمال صالح سرزد ہوں گے۔

لعل بے بہا کی پیدائش:۔ سب سے قیمتی شے لعل ہے لعل اور دوسری اشیاء کی پیدائش میں فرق ہے۔ دوسری اشیاء اپنی ظاہری سطح سے اپنی اندرونی سطح یعنی مغز تک بتدریج تکمیل کو پہنچتی ہیں لیکن لعل کی پیدائش اس کے برعکس ہے لعل اسطرح پیدا ہوتا ہے کہ پتھر کے اندر پہلے اس کے جگر میں ایک نقطہ پیدا ہوتا ہے اور پھر اس کے جگر سے نقطے کی نشوونما ہوتی ہے یہی نقطہ بڑھتے بڑھتے اپنی سطح ظاہر تک ترقی کرتا ہے اور بتدریج تکمیل اور بلوغ کو پہنچتا ہے۔

اسی طرح آدمی کے دل میں لعل بے بہا پید ہوتا ہے کہ اول سالک کے قلب میں روحانیت کا ایک نقطۂ نور پیدا ہوتا ہے پیرومرشد کی توجہ سے۔ اور جوں جوں یہ نقطہ روحانیت ترقی کرتا ہے بتدریج ظلمتِ جسمانی دور ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ سالک کا کل جسم روح کے حکم میں ہوجاتا ہے۔

اس شخص کو اب اتنی قدرت اور لطافت نصیب ہوتی ہے کہ اگر دو شخص شانے سے شانہ ملا کر کھڑے ہوں تو وہ ان کے درمیان سے نکل جائے گا اور اُن کو محسوس بھی نہیں ہوگا جس طرح حضور نبی کریم ﷺ ہجرت کی رات کفار کے دائرے میں سے گزر گئے حضرت علی علیہ السلام کو بلا کر لائے امانتیں سپرد کیں اپنے بستر پر لٹایا اور چلے گئے اور کفار کو نہ نظر آئے اور نہ ہی محسوس ہوئے۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسول کریم ﷺ جہاد سے واپس تشریف لائے تو

حضرت بی بی فاطمہ علیہا السلام نے پٹکے پر جو آپ کی کمر مبارک میں تھا ہاتھ ڈالا اور کھینچ لیا پٹکے کا حلقہ ویسا ہی رہا اس سے ثابت ہوا کہ آپکا جسم مبارک روح کا حکم رکھتا تھا اسی لیے آپؐ نے فرمایا کہ روح ہماری جسم ہے اور جسم ہمارا روح ہے۔ آپ کی اتباع سے آپ کی امت کے اولیاء عظام کو یہ مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔

راہ ورسم منزل:۔ قطب عالم فخر العارفین سیدنا عبدالحیٔ قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ پہلے آدمی اپنے جوش وخروش کے ساتھ ایک عرصے تک اس راستے پر چلتا ہے جب کچھ ثابت قدمی پیدا ہو جاتی ہے تو پھر مشکل کا سامنا ہوتا ہے دشمن اور مخالف اس آدمی کو تکلیفیں پہنچانے کیلئے کمر بستہ ہو جاتے ہیں ہر کام ہر بات میں مخالفت شروع ہو جاتی ہے لوگ اور شیطان چاہتے ہیں کہ اس کو راستے سے ہٹا دیں دوبارہ بے دین کر دیں ہدایت سے ہٹانے کی سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ اگر اللہ کی رحمت شامل حال ہو اور مصیبت میں آزمائش میں نہ ڈالا جائے تو جان بڑی ہے ورنہ مشکل ہے لوگوں کے علاوہ دو زبردست دشمن ہیں جو گمراہ کر دینا چاہتے ہیں ایک خیالات نفسانی یہ ذکر اور مراقبہ میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں اور آخر میں ہجوم کرتے ہیں فوج در فوج مقابلہ کرتے ہیں۔

دوسرا دشمن شیطان ہے پہلے ایک نظر آتا ہے پھر بہت سے آجاتے ہیں۔ فوج کشی اور چڑھائی کر دیتے ہیں۔

پس شیطان اور اس کی اولاد راہِ خدا میں چلنے والے سالک یعنی مرید کا مقابلہ کرتے ہیں اور اسے راہِ ہدایت سے بھٹکاتے ہیں حضرت غوث الثقلینؓ سے بھی ابلیس کا مقابلہ ہوا تھا شیاطین ایک ایک کر کے سب آپؓ کے سامنے آئے آپ تصور شیخ میں کھڑے لاحول پڑھتے رہے سب مایوس ہو کر بھاگ گئے پھر آپؓ نے دیکھا کہ شیطان ملعون ایک طرف بیٹھا ہوا اپنا سر پیٹ رہا ہے۔ آپؓ نے پوچھا ابلیس تو کیا کر رہا ہے اُس نے جواب دیا ہم لوگ آپ سے مایوس ہو گئے ہیں اب آپ پر ہمارا زور نہیں چلتا آپؓ ہمارے قابو سے باہر ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا مردود ہم سے دور ہو جا ہم تو اب بھی تجھ سے ڈرتے ہیں۔ فرمایا ہمارے پاس بھی شیاطین آئے فوج کشی کی اور مقابلہ کیا ہم کھڑے ہو گئے اور کہا یا اللہ ہم عاجز ہیں ہمیں تیری رحمت مدد اور نصرت درکار ہے۔

آدمی جب اس مقام کو پار کر جاتا ہے تب مقام اشراق میں پہنچتا ہے۔

مقام اشراق:۔ مقام اشراق پر پہنچ کر کسی منصب پر فائز ہوتا ہے حضرت غوث پاکؓ نے تین سال

میں اس مقام کو طے کیا اس مقام میں تعلقاتِ قلب کشف وغیرہ کے ہیں۔

سلوک کے درجے:۔ سلوک کے تین درجے ہیں پہلا درجہ رضائے مولا، دوسرا درجہ الہام، تیسرا درجہ افعال۔

رضائے مولا کیا ہے:۔ رضائے مولا یہ ہے کہ سالک کا ہر فعل اللہ کی مرضی اور رضا کیلئے ہو۔ مگر اس بات میں کہ یہ فعل رضائے مولا کیلئے ہے کہ نہیں اس کی تمیز کیسے ہو مثلاً کھانا اظہار امارت کیلئے بھی کھلایا جاتا ہے اور کھانا ثواب آخرت کیلئے بھی کھلاتے ہیں اور محض رضائے مولا کے خیال سے بھی کھانا کھلاتے ہیں۔

رضائے مولا یہ ہے کہ دینے کو جی نہیں چاہتا مگر خوف خدا سے خالص اللہ کی خاطر دے دے۔

سالک مقام رضا سے جب ترقی کرتا ہے تو الہام کا درجہ ہے یعنی اب سالک کے تمام کام الہام کے ذریعے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کیطرف سے الہام ہوتا ہے کہ اس کام کو کرو یا نا کرو مگر الہام مباح چیزوں میں ہوتا ہے فرائض اور واجبات میں نہیں ہوتا اگر الہام فرائض اور واجبات میں ہو تو شریعت میں فتور واقع ہو جائیگا اور دین کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

سالک جب اس مقام الہام سے ترقی کرتا ہے تو اب اسے یہ مقام حاصل ہوتا ہے کہ اس کے سب افعال اللہ سے ہوتے ہیں اور وہ خود کچھ نہیں رہتا۔

فنا فی العالم:۔ انبیاء علیہم السلام کے افعال فنا فی العالم ہوتے ہیں یعنی تمام افعال عالم ان کے افعال سے ہوتے ہیں۔ اولیاء اللہ میں بھی سب نہیں بعض ایسے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ ہو اپنی قدرت کاملہ سے ان کو یہ مرتبہ عنایت فرماتا ہے کہ ان کے افعال فنا فی العالم ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بات عام لوگوں کی سمجھ سے باہر ہے۔

توحید شریعت وطریقت:۔ توحید شریعت یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کو ایک معبود اور خالق جاننا اور اپنے آپ کو ایک بندہ عاجز اور مخلوق سمجھنا اور عبادت کے وقت سب کی طرف سے نظر اُٹھ جانا کہ دھیان صرف اللہ کی طرف ہی ہو۔ توحید طریقت یہ ہے کہ ایک ذات کے سوا کسی کی ہستی نہیں ہے۔

توحید شریعت اور توحید طریقت کے مقامات:۔ فخر العارفین قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا کہ والد صاحب قبلہ سیدنا مخلص الرحمٰن شاہ جہانگیر قدس اللہ سرہ العزیز فرمایا کرتے تھے کہ شریعت اُتر کر کرنی چاہیے جب میں نے سنا تو ایک عرصے تک غور کرتا رہا کہ اس ارشاد کا کیا مطلب ہے آخر عرصہ دراز کے بعد معلوم ہوا کہ یہ اشارہ توحید شریعت وطریقت کے مقامات کے تعین کیلئے ہے۔توحید شریعت کا تعلق مقام ناسوت سے ہے اور توحید طریقت کا تعلق مقام لاہوت سے ہے مطلب یہ کہ عبادات فرض واجبات کا وقت آئے تو مقامِ لاہوت سے مقام ناسوت میں اُتر آنا چاہیے اور لاہوت کے عروج سے ناسوت میں نزول کر کے نماز اور بندگی یعنی اللہ کی عبادت کا حق ادا کرنا چاہیے۔

حضرت غوث الاعظمؓ کا ارشاد پاک:۔ اے میرے مرید۔اے سالک راہ عرفان عشق۔تو اس میدان محبت میں تن تنہا مضبوط عزم وارادہ کے ساتھ باہمت حوصلہ ریاضت اور مجاہدہ اور سفر کی مشقتوں کو برداشت کرتا ہوا چل اور ہمہ وقت اس یار کے خیال میں مستغرق ہوجا تاکہ فنا اور وصال کی نعمتوں سے سرفراز کیا جائے۔اے خدا ہمیشہ میرا وقت تیرے خیال میں گزرا وہ مبارک وقت ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ابدی ہوا اور فنا کیا تو نے مجھے بشریت سے۔پس ہوگیا میں نئی صورت نئی فطرت وطینت اور رنگت والا۔اس کلام میں آپؓ کا اشارہ ولایت معنوی یعنی دوسری دفعہ ولادت کی طرف فرمایا گیا ہے جو کہ خلاصہ ہے سیر الی اللہ، سیر فی اللہ، سیر من اللہ کا۔مشہور قول ہے **کلام الملوک ،ملوک الکلام** بادشاہوں کا کلام کلام کا بادشاہ ہوتا ہے حضرت غوث الاعظمؓ شہنشاہِ دین ہیں آپ کا کلام بھی اسی شان کا مکمل عارفانہ کلام ہے اور اسرار وحقیقت سے لبریز ہے۔

قصیدہ حضرت سیدنا غوث الاعظمؓ:۔ آپؓ کا فرمان ہے کہ وفا پر قائم رہنے والے مرید کیلئے بشارت ہے ۔جب تکلیف میں ہو میری ہمت سے نجات ڈھونڈ۔اے میرے مرید میرا ہاتھ پکڑ اور مضبوط ہوجا۔پس میں دین ودنیا میں تیری حمایت کرونگا۔میں خوف کی حالت میں مرید کا محافظ

ہوں۔میں کل بلااور فسادوں سے اس کی حفاظت کرتا ہوں۔اے میرے مرید تو اپنے وعدوں کی حفاظت کر جو تو نے میرے ساتھ کیے ہیں۔قیامت کے دن میں میزان پر موجود ہونگا۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔ جب میری آنکھ چہرہ محبوب کو دیکھتی ہے شب معراج میں میری نماز یہی ہے۔جمال محبوب سے میرا دل روشن ہو جاتا ہے۔اُس سے چاروں طرف تمام عالم روشن ہو جاتا ہے ۔جس نے محبت کا حق ادا نہ کیا اُس نے اپنے فرائض کو ہرگز پورا نہ کیا اے میرے مرید میرے نزدیک تیری شفا اس کے سوا نہیں ہے کہ تجھے فرش محبت پر بیمار دیکھوں۔آگاہ ہو جو عاشق ایسے معشوق کیلئے اپنی جان دے دیتا ہے موت کی تلخی اس کے لئے شیریں اور مزیدار ہو جاتی ہے۔تحقیق میرے جگر کو محبت کے زہریلے سانپ نے ڈس لیا ہے اب حکیم کے پاس اس کا کوئی علاج اور منتر نہیں۔مگر میرا محبوب ہی میرا طبیب وحکیم ہے اُسی کے پاس میرے مرض کا علاج اور منتر ہے۔ہر وقت تیری محبت میں میری راحت ہے اور تیرا ذکر ہر حال میں میرا محسن وغمخوار ہے۔محبت نے مجھے دیدار کے پیالے پلائے تو میں نے شراب محبت سے کہا تُو میری طرف آ۔ اے میرے مرید تو بالکل نہ ڈر۔اللہ میرا پروردگار ہے اُس نے مجھے بلندی عطا فرمائی ہے اور میں نے مقصد کو پالیا ہے۔جس وقت خاص مرید اللہ کی محبت کی سیڑھی چڑھتے ہیں تو مخلوق انہیں طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتی ہے۔جس طرح لوہے کو تلوار بنانے کیلئے لوہار آئرن پر رکھ کر کوٹتا ہے۔

مرید کو بلا میں کیوں مبتلا کیا جاتا ہے۔فتوح الغیب۔ غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ مرید جب بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے تو پہلے اپنے نفس کی خلاصی میں خود کوشش کرتا ہے جب اس کوشش سے رہائی نہیں پاتا تو اپنے غیر سے مدد مانگتا ہے جیسے بادشاہوں، رشتہ داروں، افسروں اور دنیادار مالداروں سے بیماری کی حالت میں طبیبوں اور حکیموں کے پاس جاتا ہے اور جب ان سب کی مدد سے بھی رہائی نہیں ملتی تو پھر اپنے رب کی طرف آہ زاری حمد وثنا اور دعا کرتا ہوا رجوع کرتا ہے۔جب تک کہ مرید اپنے نفس یعنی جان میں طاقت اور سکت پاتا ہے مخلوق سے مدد نہیں چاہتا اور جب تک مخلوق سے مدد کی امید ہوتی ہے خدا سے رجوع نہیں کرتا اور جب مخلوق سے ناامید ہوتا ہے تو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور جب خدا

سے بھی نصرت نہیں پاتا تب ہمیشہ کیلئے سوال دعا زاری ثنا اور اظہار احتیاج کرتا ہوا خوف اور امید کے ساتھ خدا کے سامنے عاجزانہ گر پڑتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو دعا سے بھی عاجز کرتا ہے اور اس کی دعا قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ وہ تمام اسباب ظاہری سے ناامید ہو جاتا ہے تو اس وقت اُس پر قضا و قدر اور افعال الٰہیہ جاری ہوتے ہیں اور وہ تمام اسباب و تعلقات سے فنا ہو جاتا ہے اور فنا کے بعد بندہ محض روح باقی رہ جاتا ہے اب اس مقام میں وہ صرف اللہ کے فعل کو دیکھتا ہے اور وہ صاحب یقین ہو جاتا ہے پھر یقین کرتا ہے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی فاعل حقیقی نہیں اور اللہ کے سوا ہلانے اور ٹھہرانے بھلائی اور برائی نفع اور نقصان موت اور حیات عزت و ذلت دولتمندی ومحتاجی دینا اور نہ دینا کھولنا اور بند کرنا اللہ کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں بس اس وقت صادق مرید مقام قضا و قدر کے اندر دایہ کے ہاتھ میں شیر خوار بچے کی طرح۔ نہلانے والے کے ہاتھ میں مُردے کی طرح ایک حال سے دوسرے حال پر ایک وضع سے دوسری وضع پر ایک فعل سے دوسرے فعل پر پلٹایا اور پھرایا جاتا اب اس کو اپنے حق میں اور غیر کے حق میں کسی طرح جنبش کرنے کی قدرت باقی نہیں رہتی۔ بس اب وہ اپنے مولا کے فعل میں اپنے آپ سے غائب ہے اب اپنے مولا اور اس کے فعل کے سوا نہیں دیکھتا سنتا اور نہیں سمجھتا۔ اگر دیکھتا ہے تو اسی کی نظر قدرت سے اگر سنتا اور جانتا ہے تو اسی کے کلام اور علم کو اُسی کی نعمت سے نعمت یافتہ اُسی کے قرب سے نیک بخت اُسی کے قرب سے بزرگ اور اُسی کے وعدے سے خوش اور آرام یافتہ ہوتا ہے اُسی سے اطمینان حاصل کرتا ہے اُسی کی بات سے مانوس ہوتا ہے اور اس کے غیر سے بھاگتا اور متوحش ہوتا ہے۔ اس کے ذکر کی آرزو اور اُسی کی پناہ پکڑتا ہے اللہ کے ساتھ مضبوط اور اُسی پر بھروسہ کرتا ہے اُسی کے نور معرفت سے روشنی حاصل اور جامہ و پیراہن پہنتا ہے اور اس کے نادر علوم اور قدرت کے بھیدوں پر آگاہ اور خبردار ہوتا ہے اسی سے سنتا یاد رکھتا نعمتوں پر حمد و ثنا کرتا شکر بجالاتا اور دعا کرتا ہے۔ یہ سب کچھ مرشد کامل کے فضل و کرم عنایت اور صادق مرید کے ذوق و شوق عقیدت و محبت سے نصیب ہوتا ہے۔

موت معنوی:۔ غوث الاعظمؓ نے فرمایا جب تو مخلوق سے مر جائے گا تو کہا جائے گا کہ تجھ پر اللہ کی رحمت ہو اور اللہ تعالیٰ تجھ کو خواہشات نفسانی سے مارے گا اور جب تو اپنی خواہشات سے مر جائیگا تو تیرے لیے کہا جائیگا کہ اللہ تجھ پر رحمت کرے اور تجھے تیری خواہش و آرزو اور ارادہ سے مار دے گا پھر تو اپنے ارادہ اور

آرزو سے مرجائے گا تو کہا جائے گا تجھ پر اللہ رحم کرے اب تجھے اللہ زندہ کریگا اور اس وقت تو ایسی حیات کے ساتھ زندہ کیا جائیگا جس کے بعد موت نہیں۔ ایسی دولت سے مال دار بنایا جائیگا جس کے بعد محتاجی نہیں ایسی بخشش کی جائیگی جس کے بعد رکاوٹ نہیں ایسی راحت عطا ہوگی جس کے بعد غم اور برائی نہیں ایسی نعمت دی جائیگی جس کے بعد بختی یعنی آزمائش نہیں ایسا علم دیا جائیگا جس کے بعد خوف نہیں ایسا نیک بخت بنایا جائیگا جس کے بعد بدبختی نہیں ایسی عزت عطا ہوگی جس کے بعد ذلت و رسوائی نہیں ایسا مقرب کیا جائیگا کہ پھر کبھی دور نہ کیا جائیگا ایسا بلند مرتبہ کیا جائیگا کہ پھر کبھی گرایا نہ جائیگا ایسی بزرگی عطا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کبھی حقیر نہ کرینگے ایسا پاک کیا جائیگا کہ کبھی آلودہ نہ کیا جائیگا۔ اب اللہ تعالیٰ تجھے قبلہ حاجات بنا دیں گے اور مخلوق کا تیری تعریف کرنا سچ ہوگا پس تو اکسیر اعظم بن جائیگا پھر لوگ تیرے مرتبے کو پہنچان نہ سکیں گے تجھے ایسی بزرگی عطا ہوگی کہ کوئی تیری مثل نہ ہوگا تو ایسا یکتا و تنہا ہوگا کہ تیرا ہم جنس نہ ہوگا پھر تو طاق و یکتا غیب الغیب فرید سر السر یعنی راز کا بھید اور راز کا راز ہو جائیگا اُس وقت تو ہر رسول و نبی اور صدیق کا وارث ہوگا۔ تجھ پر ولایت ختم ہوگی تیرے پاس ابدال آئیں گے تجھ سے مشکلیں حل ہونگی تیری دعا سے بارش ہوگی تیری رحمت سے کھیتیاں اگائی جائیں گی تیری دعا سے ہر خاص و عام راعی اور رعایا سردارانِ امت اور امت اور تمام مخلوق سے مصیبتیں اور بلائیں دور کی جائیں گی بس شہروں پر اور انسانوں اور جنوں پر تو کوتوال ہو جائیگا۔ پھر لوگ رواں دواں تیرے پاس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام احوال میں ہدیے تحفے نقد اور جنس تیری خدمت میں پیش کریں گے اور ہر جگہ تیرے پاکیزہ چرچے ہونگے اور حمد و ثنا کرینگے تیری شان میں دو اہل ایمان کے اندا ختلاف نہ ہوگا منافق اور حاسد اختلاف کریں گے اے مرشد کریم کے فضل و کرم سے اس مقام پر پہنچنے والے بہترین شخص یہ تجھ پر اللہ کا فضل ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

مخلوق اور خواہش سے فنا ہو جانیکا بیان: ۔ غوث الاعظمؓ نے فرمایا مخلوق سے اپنی خواہش اور ارادے سے اللہ کے حکم اور فعل کیساتھ فنا ہو جا تجھ میں صلاحیت و قابلیت، علم الٰہی کا ظرف ہونے کی آجائیگی ۔ مخلوق سے فنا ہونے کی علامت کیا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ لوگوں سے اور ان کے یہاں

آنے جانے سے بے لگاؤ ہو جا اور ان کی چیزوں سے نا امید ہو جا۔ اور اپنی خواہش سے فنا ہو جانے کی علامت یہ ہے کہ حصول نفع اور دفع ضرر میں علاقہ سبب اور کسب کا چھوڑ دینا۔ پھر چاہئے کہ تو اپنے نفس میں اپنے لئے جنبش نہ کرے اور اپنے نفس پر اپنے نفع کا اعتماد نہ کرے اور نقصان کو اپنے سے دور نہ کرے اور اپنے نفس کی مدد نہ کرے بلکہ سب امور خدا کو سونپ دے یہ اس لیے کہ اللہ ہی ہے جو پہلے بھی ان امور کا ذمہ دار تھا اور اب بھی رہے گا جسطرح کہ سب چیزیں اس حال میں اُسی کے ذمہ تھیں جب کہ تو ابھی ماں کے پیٹ میں چھپا ہوا تھا۔ یا ہنڈولے میں شیر خوار بچہ تھا۔ اپنے ارادہ سے خدا کے فعل میں فنا ہو جانے کی علامت یہ ہے کہ تو کسی مراد کا قصد نہ کرے اور تجھ میں کوئی آرزو کوئی حاجت اور کوئی مطلب و مدعا باقی نہ رہے۔ اس لیے کے تو ارادہِ خدا کیساتھ ارادۂ غیر خدا کا قصد نہ کرے بلکہ اللہ کا فعل تجھ میں جاری ہو پھر تو اللہ کے ارادہ و فعل کے وقت بلاحرکتِ اعضاء قلب مطمئن فراخ و کشادہ سینہ روشن چہرہ باطن آباد اور خالق کے تعلق کے سبب تمام چیزوں سے بے پرواہ ہو جائیگا۔ دست قدرت تجھے پھرائے گا زبانِ قدرت تجھے پکارے گی اور پروردگارِ عالم تجھے علم سکھائیگا۔ خلعت نورانی اور لباس معرفت پہنائیگا۔ تجھے سلف صالحین عارفین اوّلین کے مقامات پر پہنچائیگا پھر تو ہمیشہ دل شکستہ رہے گا اور تجھ میں خواہش و ارادہ کچھ باقی نہ رہے گا جیسے کہ ٹوٹے ہوئے برتن میں پانی اور میل کچھ نہیں ٹھہرتا۔ اب تو اخلاق بشریت سے پاک ہو جائیگا اور تیرا دل اللہ کے ارادہ کے سوا کسی چیز کو قبول نہ کرے گا۔ اس وقت کرامات و تصرفات کی نسبت تیری طرف کی جائیگی۔ پس یہ تصرفات فعل و حکم میں ظاہراً تو تجھ سے دیکھے جائیں گے لیکن حقیقت میں وہ خدا کا فعل و ارادہ ہونگے۔

اس کے بعد تو ان شکستہ دلوں کے زمرہ میں شامل کیا جائیگا جن کی خواہشات نفسانی اور ارادہ بشری ٹوٹ چکے ہیں پھر از سر نو اُن میں ارادہ ربانی اور روزمرہ کی خواہش پیدا کی گئی ہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ تمہاری دنیا سے تین چیزیں میری طرف محبوب کی گئی ہیں۔ خوشبو، عورت اور آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں۔ ان اشیاء کی نسبت آپ کی طرف خواہشات کے نکلنے اور دور ہونے کے بعد کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ان کے پاس ہوں جن کے دل میری وجہ سے شکستہ ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ تیرے پاس نہ ہوگا جب تک تیری سب خواہشیں اور تیرے سب ارادے ٹوٹ نہ جائیں۔ جب سب کچھ ٹوٹ جائے اور تجھ میں کچھ

باقی نہ رہے اور ذات باری کے سوا تو کسی شے کے قابل نہ رہے تو پھر اللہ تعالیٰ تجھے نئے سرے سے پیدا کریگا اور تجھ میں نئے ارادے پیدا کریگا اور تو انھیں ارادوں سے ارادہ کریگا یعنی تجھ میں اللہ کے ارادے پیدا ہونگے جب تجھ میں اللہ کا ارادا پیدا ہو جائیگا تو اُسے بھی تیرے تزکیہ کامل کیلئے اللہ تعالیٰ توڑ دیگا تو شکستہ دل پھرے گا پھر اسی طرح تجھ میں نیا ارادہ پیدا کرتا اور اس میں تیرا علاقہ یعنی تعلق پائے جانے کی وجہ سے اس تعلق کو توڑتا رہے گا یہاں تک کہ تقدیر اپنی مدت کو پہنچ جائے گی۔ پھر دیدار حاصل ہوگا۔

حدیث قدسی میں وارد ہے میرا بندۂ مومن عبادات نافلہ سے ہمیشہ میری نزدیکی چاہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے دوست کر لیتا ہوں۔ جب دوست کر لیتا ہوں تو اُسکا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

فنا کی کوئی اور حالت اس کے سوا نہیں ہے جبکہ تو اپنے سے اور مخلوق سے فانی ہو جا۔ مخلوق نیک ہے یا بد ہے اُسی طرح تو بھی نیک ہے یا بد۔ پس جب تو مخلوق سے بہتری کی امید نہ کریگا اور اس کے شر سے نہ ڈرے گا تو اللہ ہی اللہ باقی رہ جائے گا۔ خیر وشر اللہ ہی کی قدرت میں ہے اور اللہ تجھے قدر کے شر سے بے خوف کر دے گا اور خیر کے دریا میں ڈبو دے گا۔ پھر تو ہر خیر کا محل ہر نعمت وسرور خوشی نور وضیا امن وآرام کا سرچشمہ ہو جائیگا ۔بس سالکوں کی آرزو مطلوب و منتہٰی حد اور واپسی کی جگہ یہ ہی فنا ہے اور اولیاء اللہ کی سیر کا اختتام ہے۔

اپنے ارادہ سے فنا ہو کر خدا کے ارادے پر استقامت کو اولیاء کرام نے طلب کیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک ارادۂ حق میں اپنے ارادہ کو شریک کرنا گناہ ہے۔ سہو ونسیان اور غلبہ حال وخوف کی صورت میں خدائے پاک ان کو یاد دلانے اور ہوشیار کرنے کیساتھ خبردار کر دیتا ہے پھر وہ اس سے باز آتے ہیں اور دربارِ الٰہی میں استغفار کرتے ہیں کیونکہ فرشتوں کے سوا کوئی بھی ارادہ سے معصوم نہیں فرشتے ارادہ سے پاک اور انبیاء کرام خواہش نفس سے بری رکھے گئے ہیں باقی مخلوق جن وانسان ارادہ وخواہش سے معصوم نہیں لیکن یہ بات ضرور ہے کہ اولیاء خواہش نفس سے اور ابدال ارادہ سے محفوظ ہیں معصوم نہیں ہیں اس لیے یہ جائز ہے ان کے حق میں ان دونوں کی طرف کسی وقت مائل ہو جانا اور خدائے پاک کا اپنی رحمت سے بیداری میں ان کو جتلا دینا

اور تدارک فرما دینا۔

دل کی پریشانی کیونکر دور ہو؟:۔ غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا تو اپنے نفس سے باہر آ اس سے کنارہ کر اور اپنی ہستی سے بیگانہ ہو جا ہر چیز اللہ کو سونپ دے اور اپنے دل کے دروازے پر اللہ کا دربان بن جاوہ دل میں آنے کا جسے حکم دے اُسے آنے دے اور جسے منع کرے اُس کو روک دے۔ نفسانی خواہشات کو دل سے نکل جانے کے بعد پھر دل میں نہ آنے دے خواہشات نفسانی کا دل سے نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں ان کی مخالفت کرنا اور ان کی پیروی نہ کرنا۔ خواہش کا دل میں داخل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اُس خواہش نفس کی پیروی کرنا۔ یعنی نفس کا مرید بن جانا اے صادق مرید غور کر نفس کا مرید نہ بن۔ بس ارادہ حق کے سواء کسی ارادہ کی خواہش مت کر۔ ارادہ حق کے سوا تیرا ارادہ آرزو ہے۔ آرزو اور خواہش بیوقوفوں اور احمقوں کا جنگل ہے۔ اس جنگل میں پڑ جانا تیری موت و ہلاکت اور اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے گر جانے تیرے حجاب میں پڑ جانے کا سبب ہے۔ اے صادق مرید نفس اور شیطان سے ہوشیار رہ ہمیشہ احکام کی حفاظت کر جن کاموں سے اللہ نے روکا ہے اُن سے بچ اپنے سب کاموں کو اللہ کے حوالے کر دے۔ اس کی مخلوقات میں سے کسی چیز کو اس کا شریک نہ کر۔ تیرا ارادہ و خواہش اور آرزو سب اسی کی مخلوق ہیں ان کی پوجا اور پیروی نہ کر۔ کسی چیز کی خواہش چاہت اور ارادہ نہ کرتا کہ تو مشرک نہ ٹھہرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میرے دیدار کا امیدوار ہے اُسے چاہیے کہ اچھے کام کرے عبادت میں اپنے رب کا کسی کو شریک نہ بنائے ۔صرف بت پرستی ہی شرک نہیں بلکہ نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا اور اللہ کے ساتھ دین و دنیا میں کسی چیز کا اختیار کرنا بھی شرک ہے پس جو اللہ تعالیٰ کے سوا ہے وہ غیر اللہ ہے بس جب تو اس کے سوا اس کے غیر کی طرف مشغول ہوا تو بیشک تو نے غیر خدا کو اللہ کا شریک ٹھہرایا۔ اِس شرک سے پرہیز کر آرام نہ لے خوف کر بے خوف نہ رہ تلاش کر غافل نہ رہ پھر آرام حاصل کر اور کسی حال یا کسی مقام کی نسبت اپنے نفس کی طرف مت کر۔ اور ان میں سے کسی چیز کا دعویٰ نہ کر۔ پھر اگر تجھے کوئی حال دیا جائے اور تو کسی مقام پر قائم کیا جائے تو کسی کو اِسکی خبر نہ دے اِس لیے کہ حالات کے بدلنے میں ہر روز اللہ تعالیٰ کی نئی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ بندے اور اس کے قلب

کے درمیان حائل ہے شاید کہ جس چیز کی تو نے خبر دی اُس سے تجھے دور کر دے اور جس کی پائیداری اور بقا یعنی ہمیشہ رہنے کا تو نے خیال کیا اس سے تجھے بدل دے تو پھر تو نے جس سے کہا ہوگا اس کے روبرو شرمندہ ہوگا اس لیے اس حال اور مقام کو دل میں محفوظ کر کسی سے نہ کہہ۔ اس حال کے قائم رہنے پر اللہ کا شکر ادا کر اور اس کی بخشش جان اور اللہ تعالیٰ سے شکر ادا کرنے اور نعمت کی زیادتی کا سوال کرنے کی توفیق طلب کرتا رہ۔

اگر وہ حال باقی نہ رہا اور تو نے کسی کو بتایا بھی نہیں تو وہ تیرے لیے علم معرفت میں ترقی کا باعث ہوگا اور باادب لوگوں میں تیرا شمار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم جس آیت کو منسوخ کرتے ہیں اس سے بہتر دوسری آیت لاتے ہیں تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کو اس کی قدرت میں عاجز نہ جان اس کے وعدے میں شک نہ کر بس تجھے لازم ہے کہ رسول اللہ کی سنت اختیار کر سمجھ لے کہ آپؐ پر جو آیتیں اور سورتیں نازل ہوئیں جن پر عمل کیا گیا اور محرابوں میں پڑھی گئیں صحیفوں میں لکھیں گئیں پھر منسوخ کی گئیں اور ان سے بہتر دوسری آیتیں لائی گئیں اور حضورؐ ان کی طرف متوجہ کیے گئے یہ حال شریعت ظاہرہ میں ہے باطنی حال میں تبدیلی اور باطنی علم جو اللہ تعالیٰ اور آپؐ کے درمیان ہے اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ میرے دل پر پردہ کیا جاتا تھا اور میں روزانہ ستر مرتبہ مغفرت طلب کرتا تھا۔ آپؐ ایک حالت سے دوسری حالت پر پہنچائے جاتے تھے آپؐ منازل قرب اور میدان غیب میں پہنچائے جاتے تھے نورانی خلعتیں پہنائی جاتیں تھیں پھر دوسری حالت پہلی حالت سے بہتر ثابت اور ظاہر ہوتی تھی۔

استغفار بندے کا بہتر حال ہے اور توبہ تمام احوال میں بہتر ہے توبہ و استغفار ہر حال میں بندے کی دو صفتیں ہیں اور یہ دونوں صفتیں حضرت ابوالبشر آدمؑ کی میراث ہیں جب ان کی صفائی حال پر بھول جانے کی تاریکی آئی اور انہوں نے ہمیشہ جنت میں رہنے قرب الٰہی اور فرشتوں کے سجدہ تعظیم کرنے کا سوچا کہ یہ ہمیشہ اسی طرح قائم رہے تو اس وقت خواہش نفسانی اور ان چیزوں کا ارادہ کرنا اللہ کے ارادے کا شریک ٹھہرا پس یہ ارادہ توڑ دیا گیا پہلی حالت مٹا دی گئی ولایت معزول کر دی گئی وہ مقام جاتا رہا اور انوار تاریک ہو گئے۔ پھر حضرت آدم خبردار کیے گئے یاد دلائے گئے اور لغزش و نسیان کا اقرار کرایا گیا اور لغزش و نقصان کا اعتراف کرنے کی تلقین کی گئی پھر آدمؑ نے عرض کیا اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا اگر تو ہماری مغفرت نہ فرمائے تو ہم ضرور خسارہ

پانے والوں میں ہو جائیں گے۔ پھر ان میں انوار ہدایت علوم توبہ اور اس کے معارف اور مصالح مدفونہ ظاہر اور منکشف ہو گئے اس طرح اللہ نے توبہ کی توفیق دی تاکہ توبہ کریں پھر یہ توبہ کا ارادہ حق کے ارادہ کے ساتھ پہلی حالت بہتر حالت کے ساتھ بدل دی گئی اور ولایت کبریٰ اور دنیا و عقبیٰ میں رہنے کی جگہ ملی۔ دنیا ان کی اور ان کی اولاد کے رہنے کی جگہ ہو گئی عقبیٰ ان کی پناہ واپسی اور ہمیشہ رہنے کی منزل ہو گئی پھر تجھے بھی اے صادق مرید اعتراف قصور اور ہر حال میں توبہ و نیازمندی حضرت رسول کریم اور آدم علیہ السلام کی سنت و طور طریقہ اختیار کرنا چاہیے جو اللہ کے نبیوں ولیوں اور دوستوں کا اصل ہے اور خدا رسیدہ ہونیکا ذریعہ ہے۔

اللہ کا قرب کس طرح حاصل ہو:۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو جس حالت پر ہے اس کے سوا کسی اور بلند یا پست حالت کی آرزو نہ کر جب تو شاہی محل کے دروازے پر ہو تو محل میں داخل ہونے کی آرزو نہ کر جہاں تک کہ جبراً تجھے داخل کیا جائے جبراً سے مراد وہ حکم ہے جو بار بار اور تاکیدی ہو محض حکم داخلہ پر قناعت نہ کر ہو سکتا ہے کہ یہ بادشاہ کیطرف سے امتحان اور آزمائش ہو تو اس وقت صبر کر کہ تو داخل ہونے پر مجبور کر دیا جائے۔ جب تو بادشاہ کے بار بار اسرار کے بعد داخل ہوگا تو بادشاہ تجھے عذاب نہ کریگا جب تو محل شاہی میں داخل ہو تو خاموش سرنگوں با ادب اور نظر کو نیچی رکھ۔ کچھ بھی طلب نہ کر جس خدمت پر تجھے مامور کیا ہے اس کا محافظ ہو جا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ نبی سے فرمایا ہم نے کافروں کو دنیاوی زندگی کے عیش آرام کیلئے جو نعمتیں دی ہیں ان کی طرف نہ دیکھو ان کو آزمائش اور امتحان کیلئے دی ہیں آپ کو رب کا دیا ہوا رزق بہت بہتر ہے اور باقی رہنے والا کبھی ختم نہ ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنے حال کی حفاظت اور اپنی دی ہوئی نعمت پر راضی رہنے کا ادب سکھایا ہے کہ جو بھلائی نبوت علم و قناعت صبر و سلطنتِ دین اور غزوہ دین یہ چیزیں جو آپ کو عطا فرمائی ہیں اوروں کو دی ہوئی چیزوں سے بہترین ہیں بس جو کچھ آپ کو عطا فرمایا ہے اس کی حفاظت کرو اور شکر ادا کرو اور اس پر راضی رہو۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے یا تو تیری قسمت کی ہے یا کسی غیر کیلئے ہے یا کسی کا بھی حصہ نہیں ہے بلکہ اللہ نے بندوں کی آزمائش کیلئے پیدا کیا ہے۔ اگر وہ تیرا حصہ ہے خواہ تو اسے چاہے یا نہ چاہے ہر حال میں تجھے پہنچ کر رہے گا تو پھر اس کی طلب میں لالچ و حرص اور بے ادبی

کا ظاہر ہونا ٹھیک نہیں کیونکہ از روئے حکم علم وعقل طلب وطمع ناپسندیدہ ہے اگر وہ دوسرے کی قسمت میں ہے تو تُو اسے ہرگز نہ پائے گا وہ تجھے نہ ملے گی پھر اس کیلئے مصیبت بھگتنا نادانی ہے بس یہ بات ثابت ہوگئی کہ خیرو سلامتی حفاظتِ حال میں ہے۔ پھر جب تو بالا خانے اور وہاں سے چھت پر چڑھایا جائے تو نگہبان خاموش اور مودب رہ بلکہ ان امور میں زیادتی کر اس لئے کہ تو بادشاہ کے قریب تر اور خطرے کے نزدیک تر ہے پھر اس سے ادنیٰ واعلیٰ ثبات وبقا اور تغیرِ حال موجودہ کی آرزو نہ کر اور اس میں تیرا ہرگز کوئی اختیار نہ رہے اس لیے کہ نعمتِ موجودہ کی یہ ناشکری ہے اور ناشکری ناشکر گزار کو دنیا وآخرت میں ذلیل وخوار کرتی ہے بس اس پر ہمیشہ عمل کرتا کہ تو ایسے مقام پر ترقی دیا جائے کہ وہاں تو قائم ہو جائے اور وہ تیرا مقام ہو۔ اور تو جان لے کہ وہ مقام علامات وآیاتِ ظاہرہ کیساتھ بخشش حق ہے پس وہاں سے نہ ہٹ اور اس کی حفاظت کر پس احوال اولیاء اللہ کیلئے ہیں اور مقامات ابدال کیلئے ہیں۔

کشف اور مشاہدہ:۔ فرمایا رضی اللہ عنہ نے کہ کشف ومشاہدہ اور افعالِ اولیاء اور ابدال کے واسطے افعال الٰہی سے ایسی چیز ظاہر ہوتی ہے جو عقلوں کو مغلوب کر لیتی ہے اور عادت ورسوم کو چیرتی اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہے۔ یہ افعال الٰہی دو قسم کے ہیں۔ جلالی اور جمالی۔ ظہورِ جلال وعظمت کیا ہے یہ بے آرام کرنے والے خوف اور جگہ سے اکھاڑ دینے والے ڈر ہیں جو قلب پر غلبہ عظیم لاتے ہیں جس سے اعضائے بدن پر دہشت اور خوف کے آثار ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپؐ کے سینہ مطہر سے نماز میں جوش کھانے والی دیگ کی آواز کی طرح سنائی دیتی تھی اس لیے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے جلال کو دیکھتے تھے اور آپؐ پر عظمت اور جبروتِ الٰہی کا انکشاف ہوتا تھا اور اسی کے مثل حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حال میں منقول ہے لیکن مشاہدہ جمال کیا ہے دلوں پر انوار وسرور کے ساتھ کلام لذیذ اور محبت بھری باتوں اور بڑی بڑی بخششوں اور بلند منزلوں قرب ونزدیکی مولا کی بشارتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تجلی ہے۔ یہ ہی چیزیں ہیں جن کی طرف آخر کار ان کی بازگشت ہے اور ازل میں قلم ان چیزوں کو ان کے حق میں لکھ کر خشک ہو گیا ہے اب ان میں تبدیلی نہیں اللہ کا اپنے فضل ورحمت سے ان نعمت یافتگانِ مشاہدہ جمال کو اس دنیا میں

وقتِ معین اجل کے آنے تک قائم اور باقی رکھنا یہ ان کے لیے فضل خاص ہے تا کہ فرطِ شوق کے سبب ان کی محبت حد سے گزر کر ان کی قوتیں شکستہ اور قیام عبودیت میں سست اور ہلاک نہ ہو جائیں اور خدائے پاک کا اپنی رحمت و لطف سے ان پر تجلی فرمانا ان کے دلوں کے معالجہ تربیت اور نرمی کیلئے ہے یہاں تک کہ ان کو موت آ جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ حکیم و دانا ان پر مہربان اور راؤف و رحیم ہے اس لیے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت ہے آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے اے بلالؓ اذان و تکبیر سے ہمیں راحت پہنچا تا کہ ہم نماز میں داخل ہو جائیں اور جمال الٰہی کا مشاہدہ کریں ان صفات کے ساتھ جن کا ہم نے ذکر کیا اسی لیے آپؐ نے فرمایا میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور آرام نماز میں رکھا گیا ہے۔

نفس اور اس کے احوال میں اللہ کا فرمان:۔ اللہ تعالیٰ اور تیرے نفس کے سوا اور کوئی چیز نہیں۔ تو مخاطب ہے نفس اللہ کا دشمن اور مخالف ہے باقی سب چیزیں اللہ کی فرمانبردار ہیں۔ نفس اللہ کی مخلوق ضرور ہے لیکن یہ شہوات لذات جھوٹے دعوے آرزوئیں خواہشیں اور بڑا تکبر کرنے والا ہے کیونکہ یہ چیزیں اس کی مناسب طبع ہیں ان چیزوں کو چھوڑنے اور ترک کرنے کیلئے نفس کا دشمن ہونا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام سے فرمایا میں تیرا لازمی چارہ کار ہوں تو میرا بندہ ہے بندہ ہونے کا حق اس وقت ادا ہوگا کہ تو میرے لیے اپنے نفس کا دشمن ہو جا۔ پھر اللہ کے ساتھ تیرا تعلق اور عبودیت ثابت ہو گی اُس وقت تجھے صاف پاک خوشگوار حصے ملیں گے اور تو عزیز و مکرم بنایا جائیگا تمام اشیاء تیرے تابع ہونگی تیری خدمت اور تعظیم و احترام کریں گی اس لیے کہ سب چیزیں اللہ کی تابع ہیں کیونکہ وہ سب کا خالق ہے سب چیزیں اللہ کی حمد و ثنا ذکر اور عبادت کرتی ہیں جب اللہ نے آسمانوں اور زمینوں سے کہا کہ میری فرمانبرداری میں آؤ تو انہوں نے بخوشی قبول کیا بس پوری بندگی اور اطاعت اپنے نفس اور خواہش کی مخالفت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام سے فرمایا خواہش کی پیروی چھوڑ دے یہ تجھے اللہ کے راستے سے گمراہ کر دے گی نفس کی خواہش کے سوا اللہ سے جھگڑنے والا کوئی نہیں حضرت بایزید بسطامیؒ نے خواب میں رب العزت کو دیکھا اور عرض کیا کہ تیری طرف پہنچنے کا راستہ کونسا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا نفس کو چھوڑ دے اور آجا آپ نے سانپ کی کینچلی کی طرح نفس کو چھوڑ

دیا اور معرفت حق نصیب ہوگئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہر حال میں بہتری اسی میں ہے کہ نفس کیساتھ دشمنی رکھو۔ اگر تو پرہیز گاری اور اللہ کا قرب چاہتا ہے تو اپنے نفس کا دشمن ہوجا۔ مخلوق سے کسی چیز کی امید نہ رکھ اللہ سے ہر چیز کی امید رکھ کیونکہ فاعلِ حقیقی صرف اللہ کی ذات ہے۔ بندے کو عذاب اللہ کے کسی کام میں دخل دینے کی وجہ سے پہنچتا ہے ہر حال میں نفس کی مخالفت اور اللہ سے مطابقت رکھ یہ کام صاحب ولایت کا ہے۔ اللہ کے حکم کی پیروی یہی ہے کہ تو اپنا مخالف ہوجا دنیا و آخرت کی کسی چیز کی طرف تیرا ارادہ نہ ہو اُس وقت تو بندہ بادشاہ ہوگا اللہ کے حکم کا بندہ نہ کہ خواہش کا بندہ۔ اس وقت تجھ میں اللہ کے ارادے پیدا ہونگے۔

احکام خداوندی مان لینے کا بیان:۔ نعمتوں کو حاصل کرنے اور بلاؤں کے دور کرنے کو اختیار نہ کر۔ نعمت اگر تیری قسمت میں ہے تو خواہ تو اسے طلب کرے یا نہ کرے تجھے مل جائے گی اسی طرح اگر مصیبت تیری قسمت میں ہے تو وہ تدبیر اور دعا سے ٹل نہیں سکتی آکر رہے گی۔ تجھے چاہیے کہ ہر کام میں سرِ تسلیم جھکا دے تا کہ فاعلِ حقیقی یعنی اللہ کا فعل تجھ میں جاری ہو پھر اگر نعمت نصیب ہو تو ہر وقت شکر میں مشغول رہ اگر مصیبت ہے تو صبر اختیار کر اور اللہ کی خوشی کے لیے مصیبت کو نعمت سمجھ کیونکہ تجھے مولا کی اطاعت کا حکم ہے ۔نعمت اور مصیبت میں اللہ کی اطاعت کر اور خوش رہ تا کہ تجھے سلف صالحین اور شہداء و صدیقین کے مقام پر قائم کیا جائے اور تو ان مقامات کا معائنہ کرے جو اللہ کے قرب کے مقام ہیں جن کو خاص خاص بزرگوں نے پایا۔

بس بلا کو چھوڑ دے تا کہ تجھ پر آئے اس کے مقابل دعاؤں سے کھڑا نہ ہو اس کے نازل ہونے پر بے صبری نہ کر کیونکہ اس کی آگ دوزخ کی آگ سے بڑھ کر نہیں۔ مخلوق میں سب سے اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ہیں آپؐ نے فرمایا دوزخ کی آگ مومن سے کہے گی جلدی گزر جا تیرا نور مجھے بجھا رہا ہے۔ مومن کا نور جو دوزخ کی آگ بجھا سکتا ہے وہی نور ہے جو دنیا میں بھی مومن کے ساتھ تھا۔ یعنی نور ایمان۔ بس وہی نور بلا کی آگ کو بھی بجھا دے گا تیرے صبر کی سردی بلا و مصیبت کی گرمی کو ٹھنڈا کر دے گی۔ بلا تجھے ہلاک کرنے نہیں آتی بلکہ تجھے آزمانے تیری صحت ایمانی کو ثابت کرنے تیرے یقین کو مضبوط کرنے اللہ کی خوشنودی کو ظاہر کرنے کی بشارت دینے آتی ہے تا کہ تم میں جو جہاد کرنے والے اور صابرین ہیں ان کو آزمالیں اور معلوم کرلیں پھر جب

اللہ کیساتھ تیرا ایمان ثابت ومحکم ہوگیا اور اس کے فعل میں یقین کے ساتھ تو نے موافقت ومطابقت کی تو یہ سب اسی کی توفیق واحسان ہیں۔

بس تو صبر موافقت کرنے والا ہمیشہ احکام ماننے والا ہو جا۔ اپنے حق میں اور غیر کے حق میں ایسی بات زبان سے نہ نکال جو احکام الٰہی سے باہر ہو جب تو حکم خدا کو پالے تب سن سرعت وجلدی کر قوت دکھلا حرکت کر آرام نہ لے تقدیر اور فعل الٰہی کی محض تسلیم پر نہ رہ کوشش کر طاقت خرچ کرتا کہ امر الٰہی تجھ سے ادا ہو جائے اگر اللہ کے حکم کو ادا کرنے میں عاجز ہو گیا تو اپنے مولا کی پناہ پکڑ التجا وگریہ زاری کر کے معذرت کر کسی وجہ سے اللہ کا حکم ادا نہ ہو سکا رکاوٹ پیش آنے کے سبب کی تفتیش کر کیونکہ دنیا اور دنیا کی چیزیں اللہ کی نظر رحمت سے تجھ کو گرانے والی ہیں ان سے پرہیز کر کہیں تجھے ماسوا اللہ کی طرف نہ پھیر دیں جو چیز اللہ کے سوا ہے وہ غیر اللہ ہے بس غیر اللہ کو مت قبول کر۔ اللہ نے تجھے اپنے لیے پیدا کیا اپنے نفس پر اس طرح ظلم نہ کر کہ غیر اللہ کے باعث اللہ کے حکم سے پھر جائے اگر ایسا ہوا تو پھر تو شرمندہ ہوگا مگر ندامت کچھ نفع نہ دے گی عذر وفریاد کرے گا لیکن سنی نہ جائے گی رضائے وخوشنودی مانگے گا پر خدا تجھ سے راضی نہ ہوگا اس لیے اپنے نفس پر رحم کھا شفقت کر اور جو عقل وعلم ایمان ومعرفت تجھے عطا ہوئے ہیں انہیں مولا کی بندگی میں لگا دے ان کے نور سے روشنی کی راہ حاصل کر اور اللہ کے حکم کے مطابق راہِ مولا پر چل۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے نبی آدم میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں جس چیز کو کہہ دیتا ہوں ہو جا وہ عدم سے وجود میں آ جاتی ہے میری ہی خدمت واطاعت کرتا کہ میں تجھے ایسا بنا دوں کہ تو بھی جس چیز کو کہے ہو جا وہ ہو جائے۔ دنیا سے اللہ نے فرمایا۔ اے دنیا جو میری خدمت کرے تو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے اسے سختی میں رکھ۔ اللہ کی طرف سے جب تجھ پر کوئی بلا آئے تو ایسا ہو جا گویا کہ ڈھیلے اور سست جوڑوں والا بے حواس زخمی دل تنگ سینہ مردہ جسم بے خواہش علامات بشریت سے فارغ لذات شہوات مفقود اندھیرا صحن خالی مکان گری ہوئی چھت ایک غیر محسوس بے نشان ہستی کان بہرے آنکھ پر پٹی بندھی ہوئی دکھیاری پیدائشی نابینا ہونٹ زخمی سوجے ہوئے زبان گونگی شکم پُر خواہشِ طعام سے بے نیاز عقل مجنوں کی سی مجہول جسم مردہ قبر طرف لایا گیا ہے بس اس شربت کو پی اس دوا سے اپنا علاج کر اس غذا سے طاقت حاصل کر آسودہ

وصحت مند ہو جائیگا۔ گناہوں کے امراض اور خواہشات نفسانی کی بیماریوں سے شفا اور عافیت حاصل کرے گا۔

واصلانِ حق کی حالت کا دعویٰ نہ کرنے کی تاکید:۔ اے نفس کے بندے واصل حق ہونے کا دعویٰ نہ کر کیونکہ تو نفس کی پوجا کرنے والا اور وہ مولا کی پرستش کرنے والے ہیں تجھے دنیا کی رغبت ان کو عقبیٰ میں رغبت ہے تو دنیا کو دیکھتا ہے وہ پروردگارِ زمین وآسمان کو دیکھتے ہیں تیرا آرام اور محبت مخلوق کے ساتھ ہے ان کا آرام ومحبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے تیرے قلب کا تعلق زمین پر رہنے والوں سے ہے واصلانِ حق کے قلوب پروردگار عرش کے ساتھ مشغول ہیں تو جس چیز کو دیکھتا ہے اس میں پھنس جاتا ہے وہ اس چیز کو نہیں دیکھتے بلکہ ذات میں محو ہیں اُس قوم نے رہائی پائی نجات حاصل کی تو اب تک نفسانی خواہشات کا قیدی ہے۔ واصلان حق مخلوق خواہش ارادہ اور آرزو سے فنا ہو گئے اور خدائے برتر کے قرب میں جا پہنچے حق تعالیٰ نے ان کو اس چیز سے واقف کر دیا جو ان کو پیدا کرنے کی غرض تھی یعنی اطاعت۔ اللہ کی اطاعت ان کی روح اور غذا ہو گئی دنیا ان کے حق میں نعمت وسرور بن گئی بس ان ہی لوگوں سے زمین وآسمان قائم ہیں اور یہ مردوں اور زندوں کا آرام ہیں کیونکہ انکے مولا نے ان کو فرش زمین کے اوتار بنا دیا ہے ان میں ہر ایک پہاڑ کیطرح اپنی جگہ پر قائم ہے۔ انکے راستے سے کنارے ہو جا انکی مزاحمت مت کر انکے قصد سے باپ اور بیٹے تک ان کو باز نہ رکھ سکے۔ وہ بہترین مخلوق ہیں جن کو اللہ نے پیدا کیا اور زمین پر پھیلا دیا اللہ کیطرف سے ان پر سلام اور برکتیں نازل ہوں جب تک کہ زمین وآسمان قائم ہیں۔ اگر تو بھی ایسا ہو جائے اللہ تعالیٰ پیر ومرشد کے صدقے فضل وکرم فرما دیں تو پھر بھی نعمت کا دعویٰ نہ کرنا کہ تو اللہ کے قرب میں رہے

ڈر اور امید کے بارے میں:۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک مسجد میں بیٹھا ہوں اس میں ایک قوم لوگوں سے قطع تعلق کرنے والوں کی ہے میں نے اشارہ کر کے کہا اگر اولیاء کرام میں سے فلاں مرد ہوتا تو ان کو ادب سکھاتا ہدایت دیتا ارشاد کرتا۔ پھر وہ لوگ میرے گرد جمع ہو گئے ان میں سے ایک نے کہا آپ کلام کیوں نہیں کرتے میں نے کہا اگر آپ مجھ سے راضی ہیں تو

میں کلام کرتا ہوں۔ میں نے کہا جب تم مخلوق سے قطع تعلق کر کے حق کی طرف آئے ہو تو پھر لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو جب تم نے زبان سے سوال کرنا چھوڑ دیا ہے تو اپنے قلوب سے بھی سوال نہ کرو کیونکہ دل کا سوال بھی زبان کے سوال کی طرح ہے پھر جان لو ہر دن اللہ کی نئی شان ہے بگاڑنے اور بدلنے میں بلند کرنے اور پست کرنے میں ایک قوم کو بلند کرتا ہے علیین تک دوسری کو گرا دیتا ہے اسفل السافلین میں۔ پھر جس قوم کو بلند کرتا ہے اس کو گرا دینے کا خوف دلاتا ہے اور ساتھ ہی امید دلاتا ہے کہ انہیں اس بلند مقام پر باقی رکھے گا اور ان کی حفاظت کرے گا۔ جن کو انتہائی پستی میں گرایا ہے انہیں ڈراتا ہے کہ ان کو ہمیشہ اسی پستی میں رکھے گا اس کے ساتھ ہی امید دلاتا ہے کہ آخر ان کو بھی بلند کرے گا علیین تک۔ اللہ تعالیٰ اسطرح خوف اور امید دلاتے ہیں غوث الاعظمؒ نے فرمایا پھر میں خواب سے جاگ گیا۔

توکل اور اس کے مقامات:۔ غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو اللہ کے فضل سے بے واسطہ بلا سبب نعمتوں کے پہنچنے سے محجوب و محروم نہیں ہوا مگر اس لئے کہ تو نے مخلوق و اسباب پر پیشوں اور کسبوں پر ٹیک لگائی بھروسہ کیا توکل مسنون حاصل کرنے میں مخلوق تیرا حجاب ہے اور توکل مسنون تیرا کسب ہے۔ جب تک تو مخلوق کی بخشش اور مہربانی کا امیدوار ہے اور ان کے دروازوں پر تیرا آنا جانا ہے اس وقت تک تو مخلوق کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا مشرک ہے اس لیے اللہ تعالیٰ تجھے عذاب دیتا ہے تجھے توکل مسنون سے محروم رکھتا ہے توکل مسنون کیا ہے کسب کر کے رزق حلال دنیا سے حاصل کرنا پھر اگر تو نے خلق کے ساتھ قائم رہنے اور پروردگار کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھہرانے سے توبہ کر لی اور اس کے بعد کسب کی طرف رجوع کیا پھر کسب سے کما کر کھانے لگا کسب پر بھروسہ و اعتماد کیا اور مطمئن ہوا اور پروردگار کے فضل کو بھولا تب بھی تو مشرک ہے یہ شرک اول شرک سے زیادہ پوشیدہ ہے اس پر اللہ اس طرح تجھے عذاب کرے گا کہ اپنے فضل اور بلا واسطہ سبب روزی عطا کرنے سے تجھے محروم کر دے گا۔ پھر جب تو نے اس پوشیدہ شرک سے بھی توبہ کر لی اور تو نے جان لیا کہ وہی اللہ رزق دینے والا ہے وہی آسانی کرنے والا وہی کسب پر قوت دینے والا اور ہر کارِ خیر کی توفیق دینے والا ہے رزق اسی کے ہاتھ میں ہے جب تو تمام وسائل کو چھوڑ کر اپنے

آپ کو اللہ کے آگے ڈال دے گا اس وقت اللہ اپنے فضل اور تیرے درمیان سے پردہ اُٹھا دے گا اور اپنے فضل سے تیری ہر حاجت بے واسطہ اور بے سبب پوری فرمائیگا جب تیرے قلب سے ہر ارادہ اور خواہش لذت و مطلب تمام محبوب چیزیں منقطع ہوجائیں گی اور تیرے قلب میں اللہ کے ارادہ کے سوا کسی کو بقا نہ ہوگی تو اللہ تیرا مقسوم بھیجے گا جو ضرور تجھے مل کر رہے گا جب تیری حاجت کا وقت ہوگا پھر تجھے شکر کرنے کی توفیق دے گا جب تیرا یقین اور علم قوی ہوجائے گا اور تیرا شرح صدر ہوجائے گا اور تیرا قلب نورِ نسبت سے منور ہوجائے گا سوقت اللہ کے نزدیک تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور اس کے فضل و کرم اور ہدایت سے تیرے مرتبہ اور کرامت کے سبب تجھے بتایا جائے گا کہ وہ تیرا حصہ کب آئے گا پیشگی تجھے آگاہ کیا جائے گا۔

جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں یقیناً ہم انھیں اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں۔ اللہ سے ڈرو وہ تمہیں تکوین کا علم یعنی چیزوں کی پیدائش کا علم سکھا دے گا پھر تو کائنات میں تصرف کرے گا اللہ کی ظاہری اجازت یعنی خلافت کے ساتھ جس میں شبہ کا غبار نہ ہوگا ایسی دلیل کے ساتھ جو آفتاب کی طرح منور و روشن ہے ایسے کلام کے ساتھ جو ہر لذیز سے لذیز ترین ہے ایسے الہام کے ساتھ جو حق ہے نفسانی خطروں اور شیطان لعین کے وسوسوں سے محفوظ و پاک ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے فرزند آدم میں اللہ ہوں میں جس چیز کو کہتا ہوں ہوجا وہ ہوجاتی ہے میری اطاعت رسولؐ کی اطاعت اولوالامر یعنی مرشد کامل کی اطاعت کر تجھے بھی ایسا ہی بنادوں گا تو جس چیز کو کہے گا ہوجا وہ ہوجائے گی بیشک اللہ نے اپنے انبیاء کرام اولیاء عظام اور اولادؑ میں سے خاص بندوں کو ایسا ہی بنایا ہے۔

وصول الی اللہ کے معنی یعنی اللہ تک پہنچنے کا مطلب:۔ جب تجھ کو وصول الی اللہ ہوا تو اس وقت تو اللہ کی توفیق سے اس کا مقرب بنا۔ وصول الی اللہ یعنی اللہ تک پہنچنے کے معنی یہ ہیں کہ تیرا خلوق اور خواہش و ارادہ اور آرزو سے نکل آنا اور اللہ کے فعل و ارادہ میں ثابت رہنا بغیر اس کے تجھ میں کوئی حرکت نہ ہو تجھ سے جو ظاہر ہو اُسی کے حکم سے ہو بس یہ حالتِ فنا ہے جسے وصول الی اللہ یعنی اللہ تک پہنچنا سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اللہ تک پہنچنا کسی مخلوق کی طرف پہنچنے کی طرح نہیں ہے کیونکہ اس کی مثل کوئی شے نہیں ہے وہ اس سے پاک اور اعلیٰ

ہے کہ اس کی تشبیہ اس کی پیدا کی ہوئی چیزوں سے دی جائے۔اولیاء اللہ کے نزدیک یہ بات معروف ہے کہ جو لوگ اللہ تک پہنچ گئے ہیں وہی دوسرے لوگوں کو اللہ سے شناسا کرا سکتے ہیں جن کا ان سے تعلق ہو۔

ہر ایک واصل باللہ مرتبہ میں جدا جدا ہے وہ ایک کے راز پر دوسرے کو آگاہ نہیں کرتا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مرید کا جو اللہ سے تعلق ہے اس کے پیر کو بھی آگاہی نہیں ہوتی اور کبھی شیخ کے راز سے وہ مرید بھی آگاہ نہیں ہوتا جو حالتِ شیخ کے دروازے کی چوکھٹ تک پہنچ چکا ہے جب ایسا ہوتا ہے کہ مرید اپنے پیر کی حالت پر پہنچ جاتا ہے تو اسے شیخ سے جدا کر لیا جاتا ہے اس وقت اس کا والی اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے پھر وہ سب مخلوق سے جدا کر لیتا ہے پھر شیخ اس کے حق میں دایہ کی مانند ہو جاتا ہے جس کے بچے نے دو سال کے بعد دودھ پینا چھوڑ دیا ہو۔جب تک مرید میں خواہش و ارادہ موجود ہے اسے توڑنے کیلئے پیر و مرشد کی ضرورت ہے زوال خواہش و ارادہ کے بعد ظاہراً شیخ کی ضرورت نہیں یہ اس لیے کہ اب مرید میں کدورت اور نقصان باقی نہیں اُسے اپنے مولیٰ کا نور پیر و مرشد کے کرم سے نصیب ہو گیا ہے۔جب تو حق کی طرف پہنچ گیا واصل حق ہو گیا تو پھر ہمیشہ کیلئے بے خوف ہو جا کہ تو خدا کے سوا اس کے غیر کو نفع و نقصان میں عطا و منع میں خوف و امید میں ہرگز موجود نہ دیکھے بلکہ اُسی سے ڈر اور امید مغفرت رکھ اس کے بعد اللہ ہی کے فعل کی طرف نظر رکھ تمام مخلوق سے دنیا و آخرت میں جدا رہ تیرے قلب کا تعلق اللہ کے سوا کسی چیز سے نہ ہو۔تمام مخلوق کو اُس شخص کی طرح بے بس اور عاجز سمجھ جو ایک بڑی سلطنت والے بڑی شان و شوکت والے زبردست بادشاہ کی حراست میں ہو اس کی گردن میں طوق اور پاؤں میں بیڑیاں ہوں بادشاہ نے اسے صنوبر کے درخت کیساتھ پھانسی دے دی ہو اور بادشاہ بہت بلند تخت پر جلوہ افروز ہو اس کے پاس جانا نہایت دشوار ہو بادشاہ نے اپنے پہلو میں تیروں نیزوں اور تلواروں کا انبار لگا رکھا ہو اور بادشاہ اس شخص کی طرف جس ہتھیار کو چاہے پھینک رہا ہو تو کیا یہ ماجرا دیکھنے والے کیلئے جائز ہے کہ ایسے بادشاہ کی طرف نظر کرنا چھوڑ دے اُس سے خوف نہ کرے اور اُس شخص سے ڈرے جس کو بادشاہ نے پھانسی دے دی ہے۔بس اللہ سے پناہ مانگ کیونکہ بنی آدم میں نفسانی لذات و شہوات میں روزانہ زیادتی ہوتی ہے۔بادشاہ کے تیر و تلوار کیا ہیں وہ بلائیں سختیاں مصیبتیں اور آزمائشیں ہیں جو انسانوں پر غالب ہیں نعمتوں اور لذتوں سے جو کچھ پاتے ہیں آفتوں سے بھری ہوئی ہیں۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا عیشِ

آخرت کے سوا کوئی عیش نہیں اور یہ عیش مومن کیلئے ہیں دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت۔ بس راحت تمام راحتوں میں یہ ہے کہ مخلوق سے قطع تعلق کر اللہ کی طرف آ اس کیساتھ موافقت کر اس کے ارادوں کے سامنے اپنے آپ کو عاجزانہ ڈال دے پھر تو دنیا سے آزاد ہو جائیگا اس وقت تجھ میں سلطان حقیقی کے لطف و مہر اور عطا و فضل سے ناز و وقار پایا جائیگا۔

بلا کے نازل ہونے پر شکایت نہ کرنا:۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہماری وصیت ہے کہ تجھ پر جو نقصان نازل ہو اس کی شکایت کسی سے نہ کر یہ شکایت دوست سے بھی نہ کر اور دشمن سے بھی نہ کر۔ اپنے پروردگار کے اُس فعل کی وجہ سے جو اُس نے تیرے ساتھ کیا اور تجھ پر بلا نازل کی اُس کا شکوہ نہ کر بلکہ خیر و شکر کا اظہار کر۔ نعمت کے بغیر شکر کا اظہار کرنا تیرے نزدیک اگر جھوٹ ہے تو یہ جھوٹ اپنے ظاہر حال کی شکاتیں اور شکوے کرنے والے تیرے سچ سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے کوئی محروم نہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری نعمتوں کو اگر شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتیں ایسی ہیں جن کو تو نہیں جانتا۔ مخلوق میں سے کسی سے بھی تسکین و آرام نہ لے اور کسی کو بھی اپنی حالت سے آگاہ نہ کر بلکہ تیری محبت تیرا آرام تیرا شکوہ اسی سے ہو کسی دوسرے کو نہ دیکھ اس لیے کہ نفع و نقصان، عزت و ذلت، لینا و دینا، بلندی و پستی، محتاجی و تونگری، حرکت و سکون یہ چیزیں کسی دوسرے سے نہیں یہ سب خدا کی مخلوق ہیں اسی کے قبضہ و اختیار میں ہیں اسی کے حکم اور اجازت سے حرکت کرتی ہیں ہر چیز اللہ کے اندازے کے مطابق جاری ہے جس کو اللہ نے آخر میں کیا اُس کو اوّل میں کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو اوّل کیا اُس کو آخر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اگر اللہ تجھے نقصان پہنچائے تو اسے ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر اللہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو کوئی نہیں جو اس کے فضل کو تجھ سے دور کر دے۔ پھر اگر تو نعمت و عافیت میں ہوتے ہوئے اللہ سے شکوہ کرے نعمت کو اور زیادہ چاہے تو تُو نے اپنی نادانی کی وجہ سے موجودہ نعمت کو حقیر سمجھا۔ ایسا کرنے سے اللہ تجھ پر ناراض ہو جائیگا اور اس نعمت و عافیت کو تجھ سے دور کر دیگا اور تیری شکایت کو سچ کر دیگا اور تیری بلا کو دوگنا کر دیگا اور تجھ پر سزا کو سخت کر کے تجھ پر ناراض ہوگا اور تیرے ساتھ دشمنی کریگا تجھے اپنی نظر رحمت سے گرا دے گا۔ بس شکایت سے لازمی طور پر پرہیز کر

چاہے تیرے گوشت کو قینچیوں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے بچا اپنے آپ کو بچا پھر بچا اللہ سے ڈر اللہ سے ڈر پھر اللہ سے ڈر بھاگ جلدی بھاگ پرہیز کر شکایت سے پرہیز کر۔ کیونکہ مصیبتیں اولادِ آدم پر اپنے پروردگار کی شکایت کی وجہ سے ہی نازل کی جاتی ہیں۔ ذرا سوچ کس طرح تو ایسے پروردگار کی شکایت کرتا ہے جو ارحم الراحمین خیر الحاکمین حلیم خبیر مہربان رزاق نرمی اور رحمت کرنیوالا ہے اور وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ اللہ ایسے والدین کی طرح ہیں جو حلیم بردبار حبیب شفیق لطف فرما اور بہت عزیز ہیں تو کیا ایسے شفیق والد پر اور مشفق و مہربان والدہ پر تہمت لگائی جاتی ہے حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جس قدر ماں اپنے بیٹے پر مہربان ہے۔ اے مسکین سالک مرید بہترین ادب اختیار کر بلا پر صبر کر اگرچہ تو صبر کرتے کرتے ضعیف ہو جائے پھر صبر کر اگرچہ تو رضا اور مرضی مولیٰ سے ضعیف ہو جائے۔

پھر خوشنودی اور رضاء مولیٰ کی دربارِ خداوندی میں خواستگاری کر عاجزی کر اگر تیرا وجود یعنی کوئی نفسانی خواہش اور ارادہ باقی ہے تو نیست و نابود ہو جا فنا ہو جا یہاں تک کہ تو اپنے آپ سے گم کر دیا جائے۔

اے کبریت احمر یعنی اے مقام فنا تو اکسیر ہے لیکن تو ہے کہاں؟ تجھے کہاں سے پایا جائے؟ تجھے کہاں دیکھا جائے؟

اے سالک تو نے اللہ کا فرمان نہیں سنا کہ تم پر جہاد فرض کیا گیا حالانکہ تم اُسے مکروہ سمجھتے ہو پسند نہیں کرتے اپنی جان پر بوجھ سمجھتے ہو۔ قریب ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بھلائی ہو اور قریب ہے کہ تم کسی شے کو پسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لیے برائی ہو اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے تجھ سے اللہ نے اشیاء کی حقیقت کا علم سمیٹ لیا ہے اور تجھے علم سے محجوب کر دیا۔ بس کسی شے کو برا جان کر یا بھلا جان کر بے ادبی نہ کر ہر چیز یعنی نعمت یا بلا و مصیبت جو تجھ پر آئے شرع کی پیروی کر پیران عظام کے نقش قدم پر ثابت قدم رہ۔

اگر تو حالت تقویٰ میں ہے تو تقویٰ خواہشات کے وجود کو مارنے اور نابود کر دینے میں پہلا قدم ہے تو تُو اللہ کے حکم کی پیروی کر۔ اور اگر تو حالتِ ولایت میں ہے تو امرِ باطن یعنی جو تیرے قلب میں اللہ کی طرف سے الہام ہوں خضر علیہ السلام کی طرح ان کی پیروی کر اور اس امرِ باطن سے آگے نہ بڑھ تجاوز نہ کر اور یہ تیرا دوسرا قدم ہے۔ فعلِ الٰہیہ پر رضا مندرہ موافقت کر فنا ہو جا حالتِ ابدالیت غوثیت اور صدیقیت میں یہ انتہائی

مرتبہ ہے۔ تقدیر کے راستہ سے ہٹ جا اس کا راستہ چھوڑ دے اپنے نفس اور خواہش کو پھیر لے شکوہ شکایت کرنے سے زبان کو بند کر لے جب تو ایسا کرلے گا تو اگر وہ تقدیر خیر ہے تو اللہ تیری حیات کو پاکیزہ اور تیری لذت وسرور کو زیادہ کر دیگا اور اگر وہ قضا و قدر شر ہے تو اللہ اس حال میں اپنی اطاعت کیوجہ سے تیری حفاظت کریگا تجھ سے ملامت کو دور کر دیگا تجھے اپنی قضا و قدر گم کر دیگا یہاں تک کہ تجھ پر سے قضا و قدر کا یہ دورہ گزر جائے اور وقت پورا ہونے کی مدت کو پہنچ جائے جیسے کہ رات کا گزرنا دن کو روشن کرتا ہے سردی کا گزر جانا بہار اور گرمی کا موسم پیدا کرتا ہے یہ تیرے پاس ایک نمونہ ہے۔ اس سے عبرت حاصل کر کیونکہ انسانی نفس میں گناہ وجرائم ہیں اور یہ طرح طرح کے گناہوں اور غلطیوں سے آلودہ ہے خداوند کریم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ مگر جو نفسانی لذات شہوات گناہوں لغزشوں اور نجاستوں سے پاک ہوگا وہ دربارِ خداوندی میں اِذن واجازت سے باریاب ہوسکتا ہے اور جواب تک نفسانی اور دنیاوی میل کچیل سے پاک و طاہر نہیں ہوا وہ ذاتِ باری تعالیٰ کے آستانہ قدس کو بوسہ نہیں دے سکتا۔ جس طرح کہ بادشاہوں کی ہم نشینی کی صلاحیت کوئی نہیں رکھتا بلکہ صرف وہ شخص جو ہر قسم کی نجاستوں بوؤں میل کچیل اور نفسانی لذات شہوات سے پاک ہو پس بلائیں دکھ اور مصیبتیں گناہوں کا کفارہ ہیں اور میل کچیل سے پاک کرنے والی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ایک دن کا بخار سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

ایمان کی قوت وضعف کا بیان:۔ اے سالک تو ضعیف الایمان اور ضعیف الیقین ہے اللہ تعالیٰ جب تجھ سے کوئی وعدہ کریگا تو پورا کریگا اس کے خلاف نہیں کریگا تا کہ تیرا ایمان نہ گھٹے اور تیرا یقین پختہ ہو جائے۔ جب تیرے قلب میں ایمان و یقین مضبوط ہو گیا تب خدا کے اس قول کا مخاطب ہوگا۔ کہ آج کے دن سے تو ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امین ہے یہ خطاب بار بار وقتاً فوقتاً ہوگا تو پھر تو بندگان خاص بلکہ خاص الخاص میں سے ہو جائے گا اب تجھ میں مطلب وارادہ باقی نہ رہے گا نہ کوئی عمل جسے تو پسند کرے نہ کوئی عبادت نہ کوئی مرتبہ کہ اُسے دیکھ کر تو خوش ہو سکے تیری ہمت اللہ کی طرف بلند ہوگی۔

اس وقت تجھے کوئی ارادہ کوئی خصلت دنیا وآخرت کی کسی شے کی طرف کوئی قصد اور رغبت نہیں

رہے گی اب تو اللہ کے سوا ہر چیز سے پاک ہوا تجھے اللہ سے رتبہ رضا عطا ہوگا اور وعدہ کیا جائیگا تجھ سے اللہ راضی ہوا اس وقت تو خدائے پاک کے تمام افعال سے لذت وانعام یافتہ ہوگا اور تجھے وعدہ دیا جائیگا جب تو اس وعدہ پر مطمئن ہوگا تو تجھ میں کسی ارادہ کی علامت پائی جائیگی پھر تو اُس وعدے سے ایسے وعدے کی طرف پھرایا جائیگا جو اس وعدے سے بھی اعلیٰ ہے اس وعدے سے مستغنیٰ ہونے کی وجہ سے اس سے اشرف وعدے کا بدلہ تجھے دیا جائیگا اور تجھ پر اللہ کی معرفت کے علوم کا دروازہ کھل جائے گا۔ اللہ کے خاص امور وحکمت اور وعدہ اول سے وعدہ ثانی کی طرف منتقل ہونے میں جو مصلحتیں پوشیدہ ہیں ان سب پر تجھے آگاہی دی جائیگی اور تیرے حال کے اس مرتبہ کی زبردست حفاظت کی جائے گی۔ اس مقام میں تیرے لیے حفظِ اسرار کی امانت شرح صدر میں زیادتی قلب کی روشنی فصاحت، کلام حکمتِ بالغہ اور القائے محبت میں زیادتی کی جائیگی اس کے بعد تجھے تمام مخلوق جن وانس کا دنیا وآخرت میں محبوب بنایا جائیگا (سوائے منافقوں حاسدوں کے)۔ اس لیے کہ تو خدا کا محبوب ہے اور مخلوقات خدا کی تابع ہے مخلوق کی محبت خدا کی محبت میں داخل ہے جیسا کہ ان کا بغض خدا کے بغض میں داخل ہے۔

اسی طرح جب تو اس مقام میں پہنچایا جائے گا جس میں تیرے لیے کسی شے کا ارادہ قطعاً نہیں ہے تو تجھ میں کسی شے کا ارادہ پیدا کیا جائیگا۔ تیرا ارادہ اُس میں ثابت ہونے کے بعد وہ شے دور اور معدوم کردی جائیگی اور تو اس چیز سے واپس کیا جائیگا وہ شے دنیا میں تجھے نہیں دی جائیگی بلکہ اس کے عوض آخرت میں ایسا دیا جائے گا جو دربارِ باری تعالیٰ میں تیرے قرب کو زیادہ کردے۔ جس سے جنت الماویٰ اور فردوس اعلیٰ میں تیری آنکھیں روشن ہوں۔ اگر تو نے اس دنیا دارِ فنا اور دارِ تکلیف میں اس چیز کی طلب نہ کی امید نہ رکھی اس کی طرف مائل نہ ہوا بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے تیری امید صرف ذاتِ باری تعالیٰ ہی رہی جس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا اور ظاہر کیا کسی کو دیا اور کسی کو نہ دیا زمین کو بچھایا آسمان کو بلند کیا بے شک وہی ذات مراد ومطلوب اور آرزو ہے۔ تو اکثر اوقات یہ ہوگا کہ تیرا دل شکستہ ہونے کے بعد اپنے مراد ومطلوب اور آرزو سے باز رہنے اور دنیا میں ان کی خواہش نہ کرنے کے سبب ان کا بدلہ آخرت میں تیرے لیے ثابت وبرقرار رکھتے ہوئے ان کی مثل یا ان سے کم دنیا میں بھی تجھے دیا جائیگا اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے خاص بندوں میں ارادے پیدا کرتے ہیں پھر اُس

ارادے کو توڑتے ہیں اس طرح اپنے قرب میں ترقی دیتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بڑی بڑی نعمتیں دکھاتے ہیں پھر مایوس کر دیتے ہیں اسطرح دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے قطع تعلق کر کے دنیا سے متنفر کر کے اپنے خاص بندوں کو اپنے قرب میں ترقی دیتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ ہم نے ارادوں کے ٹوٹنے سے اللہ کی ذات کو پہنچانا۔

مومن پر بلا اس کے ایمان کے مطابق آتی ہے:۔ عادت الٰہی جاری ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندۂ مومن پر اس کے ایمان کے بقدر بلا ڈالتا ہے۔ جس شخص کا ایمان زیادہ قوی ہے اس کی بلا زیادہ عظیم ہے رسول کی بلا نبی کی بلا سے عظیم ہے کیونکہ رسول کا ایمان اعظم ہے اور نبی کی بلا ابدال کی بلا سے زیادہ بڑی ہے اور ابدال کی بلا ولی کی بلا سے زیادہ عظیم ہے۔ ہر شخص بلا میں اپنے اندازۂ ایمان و یقین کے مطابق مبتلا کیا جاتا ہے۔ اس کی اصل فرمان رسولؐ ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہم گروہ انبیاؑ بلحاظ بلا کے اور لوگوں سے سخت تر ہیں پھر انبیاء کے بعد اسی طرح دوسرے لوگ درجہ بدرجہ بلا میں مبتلا کیے جاتے ہیں ان بزرگوں کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ بلا میں اس لیے مبتلا رکھتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اللہ کے قرب اور حضوری میں رہیں۔ اور شہود حق کی بیداری سے غافل نہ رہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ انھیں دوست رکھتا ہے۔ وہ اہل محبت اور محبوبین حق ہیں اور دوست کبھی اپنے محبوب سے دوری کو پسند نہیں کرتا۔ پس بلا ان کے دلوں کو حق کی طرف کھینچنے والی ہے ان کے نفوس کیلئے قید ہے۔ غیر مطلوب کی طرف مائل ہونے اور خالق کے غیر سے آرام لینے اور اس طرف جھکنے سے روکتی ہے پھر جب ان پر نزولِ بلا ہمیشہ رہتا ہے تو ان کی خواہشیں پگھل جاتی ہے ان کے نفوس ٹوٹ جاتے ہیں اور باطل سے حق ممتاز ہو جاتا ہے۔ پھر شہوتیں اور ارادے اور لذتوں کی خواہشیں دنیا و آخرت کی راحتیں یہ سب ان کے گوشۂ نفس میں سمٹ آتی ہیں پھر اللہ کے وعدے پر سکون قضا پر رضا عطا پر قناعت بلا پر صبر اور خلق کے شر سے امن ان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے دل کی شان و شوکت قوی ہو جاتی ہے پھر قلب کو تمام اعضائے جسم پر بادشاہی حاصل ہو جاتی ہے۔

بلا دل اور یقین کو قوی و مستحکم اور ایمان و صبر کو قائم، نفس اور خواہش کو سست کر دیتی ہے۔ جب درد آیا مومن کی طرف سے صبر اور اپنے پروردگار کے فعل پر رضا و تسلیم اور شکر پایا گیا تو اللہ اُس سے راضی ہوتا ہے اور خدا کی طرف سے مدد اور مزید توفیق عمل میں آجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو بیشک میں اور زیادہ نعمتیں عطا فرماؤں گا۔ جب نفس اپنی خواہشوں میں سے کسی خواہش اور لذتوں میں سے کسی لذت کو دل سے طلب کرنے میں حرکت کریگا اور قلب نفس کے مطلب کو پورا کرنے میں موافقت کرے گا تو دل کا نفس کی موافقت کرنا اللہ کے امر کے بغیر ہوگا تو اس کے سبب غفلتِ یادِ حق سے شرک و معصیت حاصل ہوگی اس وقت اللہ تعالیٰ قلب اور نفس کی بلا ورسوائی تسلطِ مخلوق تکلیف و آفت درد و بیماری کے ساتھ گرفت کرتا ہے پھر نفس اور قلب ان آفات میں سے حصہ پالیتے ہیں۔ پھر اگر قلب نے نفس کی موافقت نہ کی بلکہ یہاں تک انتظار کیا کہ خدا کی طرف سے حکم آجائے اور حکم اولیاء کرام کو الہام نبیوں اور رسولوں کو وحی کیساتھ ہوتا ہے وحی و الہام کے بموجب دینے یا نہ دینے کا جو حکم ہو جب اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ قلب اور نفس کو رحمت برکت عافیت رضا نور معرفت قرب و غنا عطا فرمائیگا اور ہر آفت سے سلامتی عطا فرمائیگا بس اے سالک اس سے آگاہ ہو جا اور اسے یاد رکھ نفس اور خواہش کی موافقت میں جلدی کرنے سے یقیناً نزولِ بلا ہوگا خوفِ خدا کر خواہشِ نفس کو پورا کرنے میں جلدی نہ کر اس میں توقف کر اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کر جو حکم عطا ہو اس کے مطابق عمل کر پھر تو دنیا و آخرت میں بلا و مصیبت اور اللہ کے عذاب سے سلامت رہے گا۔

قسمت الٰہی پر راضی رہنے کی تاکید:۔ اللہ کی معرفت کا حصہ ہو یا رزقِ حلال تھوڑے پر قناعت کر اسے ضرور لازم کر لے یہاں تک کہ نوشتہء تقدیر اپنی مدت کو پہنچ جائے اور تو موجودہ حالت سے زیادہ بلند اور نفیس حالت کی طرف منتقل کیا جائے اور اس حال میں تجھے مبارکباد دی جائے اس حال میں تو دنیا و آخرت کی سختی اور انجام بد اور حد سے تجاوز کیے بغیر باقی رکھا جائیگا اور اس میں تیری حفاظت کی جائے گی۔ پھر اس حال سے ایسے حال کی طرف تجھے ترقی دی جائے گی جو اس حال سے زیادہ آنکھوں کی ٹھنڈک اور خوشگوار

ہے اور آگاہ ہو جا کہ طلب کو ترک کرنے سے تیرا مقسوم تیرا حصہ فوت نہ ہو گا تمہیں مل کر رہے گا یعنی ضرور ملے گا اور جو چیز کہ تیرا حصہ نہیں ہے وہ تیرے طلب کرنے کوشش کرنے اور لالچ کرنے سے بھی نہیں ملے گا۔ بس صبر کر اور حال کو لازم پکڑ لے اور اس پر راضی رہ اپنی تدبیر سے نہ لے نہ دے یہاں تک کہ حکم کیا جائے اپنے ارادے سے نہ حرکت کر نہ آرام لے ورنہ تو اپنے اور اس شخص کے حال کو پسند کرنے کی شامت میں مبتلا کر دیا جائیگا جو خدا کی مخلوق میں تجھ سے بدتر ہے اس لیے کہ تو طلب اور کوشش کیوجہ سے اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے تو ظالم سے درگزر نہیں کی جاتی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس طرح ہم بعض ظالموں کو بعض ظالموں کے سپرد کر دیتے ہیں ۔ یہ اس لیے کہ تو ایسے بادشاہ کے محل میں ہے جو سب سے بڑا اور اس کا حکم سب سے بڑا ہے جس کی شان و شوکت سب سے اعلیٰ اور جس کا لشکر سب سے زیادہ ہے جس کی مرضی جاری جس کا حکم غالب جس کا ملک باقی اور جس کا فرمان ہمیشہ رہنے والا ہے۔

جس کا علم دقیق جس کی حکمت کامل جس کا حکم عدل اور جس کے علم سے زمین و آسمان میں ذرہ برابر شے بھی غائب نہیں اور جس سے کسی ظالم کا ظلم پوشیدہ نہیں ہے۔ تُو نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اس لیے تو گناہ کے اعتبار سے ظالموں سے بھی بڑھ کر ہے اور اس واسطے بھی کہ تو نے اپنے آپ میں اور خدا کی مخلوق میں اپنی خواہش سے تصرف کرنے کی وجہ سے شرک کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ اپنے ساتھ شرک کرنے والوں کو معاف نہیں کرتا شرک کے سوا جس چیز کو جس کیلئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ بس شرک سے پرہیز کر شرک کے قریب نہ جا اپنی حرکات وسکنات میں جلوت وخلوت میں دن اور رات میں شرک سے اجتناب کر یعنی بچ۔ معصیت اعضاء سے اور معصیت دل سے پرہیز کر ہر حال میں ظاہر و باطن کے گناہ ترک کر دے خدا سے فرار اختیار نہ کر تو اس سے بھاگ نہیں سکتا وہ تجھ کو پکڑے گا اس کی قضا میں جھگڑا نہ کر وہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اس کے حکم میں تہمت نہ لگا وہ تجھے رسوا کر دے گا اللہ سے غفلت نہ کر وہ بھی تجھے بھلا دے گا اور بلا میں مبتلا کر دے گا اس کے گھر میں نئی بات پیدا نہ کر وہ تجھے ہلاک کر دے گا یعنی اس کے دین میں نفسانی خواہش سے کوئی بات اپنے منہ سے نہ نکال وہ تجھے ہلاک اور تیرے قلب کو تاریک کر دے گا تیرے ایمان و معرفت کو سلب کر لے گا اور تجھ پر تیرے نفس و شیطان کو تیری خواہش و شہوت کو تیرے گھر والوں او ہمسائیوں کو

ساتھیوں اور دوستوں کو اپنی تمام مخلوق کو غالب کر دیگا۔

یہاں تک کہ گھر کے سانپوں بچھوؤں جنوں اور کاٹنے والے جانوروں کو بھی تجھ پر غالب و مسلط کر دیگا۔ اس طرح دنیا میں تیرے عیش و آرام کو برباد و تاریک اور آخرت میں تیرے عذاب کو طویل اور دراز کر دے گا۔ نفسانی خواہشات کے پیچھے چلنے کیوجہ سے آجکل کے جاہل درویش اور علما ذلیل وخوار ہیں خواہشات اور ارادہِ نفسانی کی پوجا کرتے ہیں اللہ سے دور ہیں۔

ایمان کے درخت کی بالیدگی:۔ اے خالی ہاتھ والے فقیر تجھ سے دنیا اور اہل دنیا کا منہ پھر گیا ہے اے گم نام اے بھوکے اے پیاسے اے برہنہ بدن اے تشنہ جگر اے ہر گوشۂ زمین مسجد و ویرانہ سے پراگندہ ہونے والے ہر دروازے سے لوٹائے ہوئے ہر مراد کو پیوندِ خاک اے ٹوٹے دل ہر حاجت و مطلب کے ارمان بھرے قلب والے یہ مت کہہ کہ اللہ نے مجھے فقیر بنا دیا اور دنیا کو مجھ سے سمیٹ لیا مجھے گرا دیا چھوڑ دیا اور مجھے دشمن جانا پریشان کر دیا اور مجھے جمیعت نہ دی ذلیل کر دیا مجھے دنیا میں گزارہ کے لائق بھی نہ دیا مجھے گمنام کیا میرے نام کو مخلوق میں اور برادری میں بلند نہ کیا اور میرے غیر کو اپنی نعمت سے پورا حصہ دیا وہ رات دن اس کی نعمت میں چین کرتا ہے اسے مجھ پر اور میرے اہل دیار پر بڑا کر دیا حالانکہ ہم دونوں مومنین میں سے ہیں ہم دونوں کی ماں حوّا اور باپ خیر الانام حضرت آدم علیہ السلام ہیں لیکن یہ معاملہ اللہ نے تیرے ساتھ کس لیے کیا ؟ اس لیے کہ تیری سرشت کی مٹی اچھی اور بے ریگ ہے رحمت الٰہی کی تری تجھ پر صبر و رضا اور یقین و موافقت اور علم سے پیاپے پہنچنے والی ہے تیرے لیے ایمان و توحید کے انوار تیرے نزدیک جمع ہونے والے ہیں۔ بس تیرے ایمان کا درخت ایسا ہے کہ اس کی جڑ قائم و مضبوط ہے اس کی کونپلیں بڑھنے والی پھل لانے والی اور شاخ در شاخ سایہ ڈالنے والی ہیں اس کی شاخیں اونچی اور بلند ہونے والی ہیں اور پھر یہ درخت ہر دن زیادتی اور نمو کی حالت پر ہے اسے اپنی نشو و نما اور پرورش کے لیے کھاد کی ضرورت نہیں تیرے اس حال میں اللہ نے تیرے کام سے فرصت پائی اور آخرت میں ہمیشہ قائم رہنے والی بہشت عطا فرمائی اور تجھے اس کا مالک بنایا۔ آخرت میں اپنی بخشش کو تجھ پر زیادہ کیا ان نعمتوں کیساتھ کہ ایسی نعمتیں نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں نہ کسی

دل پر ان کا خطرہ گزرا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے عمل کی جزا میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا چیزیں پوشیدہ رکھیں گئی ہیں جن لوگوں نے اللہ کے احکام کو تسلیم کیا گناہوں کو چھوڑا ہر بلا پر صبر کیا اور اللہ کی رضا پر راضی رہے ان اعمال کا انعام اللہ بہشت عطا فرمائیں گے۔ لیکن وہ لوگ جن کو اللہ نے دنیا کی نعمتوں سے نوازہ ان پر اپنا فضل پورا کیا ان کیساتھ ایسا معاملہ اس لیے کیا کہ ان کا ایمان کمزور ہے ان کا دل ایسی زمین کی طرح ہے جو سخت اور شور ہے جس پر درخت نہیں اگتے کھیتی پرورش نہیں پاتی میوے پیدا نہیں ہوتے بالکل بے کار ہے ایسی زمین کو آباد کرنے کیلئے قسم قسم کی کھاد اور کیمیکل استعمال کرنے پڑتے ہیں جس سے وہ زمین کاشت کے قابل ہو جاتی ہے اور اس میں پھل دار درخت گھاس اور فصلیں اگنے لگتی ہیں۔

بالکل اسی طرح کھاد کیمیکل اور پانی وغیرہ دنیا اور اس کے اسباب ہیں جن سے امیر آدمی کے دل میں ایمان کے درخت اور اعمال کے پودوں کی اللہ تعالیٰ حفاظت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں کو میں اس لیے امیر رکھتا ہوں کہ اگر وہ غریب ہو جائیں تو ایمان چھوڑ کر کافروں میں شامل ہو جائینگے لیکن میرے نبی ولی کاملین اور صالحین ایسے بندے ہیں انکو میں جس حال میں رکھوں وہ ایمان اسلام اور میرے احکام پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ بس غنی کے ایمان کا کمزور جڑ والا درخت اس چیز سے خالی ہے جس سے اے فقیر تیرے ایمان کا درخت بھرا اور پھلا ہوا ہے بس غنی کے ایمان کے درخت کی قوت اور بقا اس چیز کے سبب سے ہے جسے تو اس غنی کے پاس دنیا اور دنیا کی قسم قسم کی نعمتوں کیساتھ دیکھتا ہے اگر وہ نعمتیں اس کے ایمان کے درخت کی کمزوری کی وجہ سے غنی سے لے لی جائیں تو اس کے ایمان کا درخت ہی خشک ہو جائیگا اور پھر وہ مال دار کافر و منکر ہو جائیگا۔ منافقوں مرتدوں اور کفار میں جا شامل ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ صبر و رضا، یقین و علم اور اپنی معرفت کا علم عطا فرمائیں تو پھر اس غنی کا ایمان بھی مضبوط ہو سکتا ہے۔ تو پھر اس وقت وہ غنی امارت تونگری اور نعمتوں کے چلے جانے سے بے پرواہ ہو جائے گا اور ایمان و اسلام پر پختہ کار ہو جائے گا اب وہ امیر رہے یا غریب اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط رکھے گا۔

عظمت و جبروت کی تلوار عطا ہوگی:۔ غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ اے سالک مرید تو اپنے منہ سے برقع اور پردہ دور نہ کر یہاں تک کہ تو علائق مخلوق سے نکل جائے اور اپنے تمام احوال میں اپنے قلب کی پیٹھ لوگوں سے پھیر لے یہاں تک کہ تیری خواہش دور ہو جائے پھر تیرا ارادہ اور تیری آرزو دور ہو جائے اور تو دنیا و آخرت کی ہستی سے فنا کر دیا جائے پھر تو ایک سوراخ دار ٹوٹے ہوئے برتن کی طرح ہو جائے کہ تجھ میں تیرے پروردگار کے ارادے کے سوا کوئی ارادہ باقی نہ رہے اس وقت تو اپنے پروردگار کے نور سے بھر جائے گا پھر تیرے دل میں تیرے پروردگار کے غیر کیلئے کوئی امکان اور دخل نہ ہوگا۔ تجھے تیرے دل کا نگہبان اور دربان بنا دیا جائے گا اور تجھے توحید اور عظمت و جبروت کی تلوار عطا ہوگی۔

اب تو جس کو بھی دیکھے گا کہ تیرے سینہ کی فضا سے اُٹھ کر تیرے قلب کے دروازے کے قریب ہوا تو تُو اس کے سر کو گردن سے اڑا دے گا پھر تیرے نفس کی خواہش اور دنیا و آخرت کی تیری آرزو اور ارادہ سے تیرے پاس کوئی سر اُٹھانے والا نہ ہوگا اور کوئی کلام تیرے لیے قابل سماعت نہ ہوگا کوئی رائے نہ رہے گی جس کی تو پیروی کرے اب صرف تیرے پروردگار کے حکم کی پیروی تیرے لیے رہ جائے گی تیرا اُٹھنا بیٹھنا اسی کیساتھ ہوگا تیری رضا و فنا اسی کی قضا و قدر پر ہوگی پھر تو اپنے پروردگار کا فرمانبردار اور غلام ہوگا جب اس حکم پر تو ہمیشہ عمل کرنے والا ہو جائیگا اس وقت تیرے قلب کے آس پاس غیرت کے خیمے کھڑے کیے جائیں گے عظمت کی خندقیں بنائی جائیں گی اور تیرے قلب پر جبروت کا غلبہ ہوگا۔ تیرا قلب حقیقت اور توحید کے لشکروں سے گھیر دیا جائے گا اور تیرے دل کے قریب پاسبان حق قائم کیے جائیں گے تا کہ تیرے دل کی طرف کوئی مخلوق یعنی نفس ،شیطان، خواہش و ارادہ باطل آرزوؤں سے راستہ نہ پا سکے۔ اور نہ ایسے جھوٹے دعوے تیرے دل کی طرف راہ پا سکیں جو نفس امارہ سے پیدا ہونے والے ہیں اور نہ وہ گمراہیاں جو خواہشات سے پیدا ہونے والی ہیں۔

اگر تیری تقدیر میں ہے کہ مخلوق بکثرت تیرے پاس آئے تیری بزرگی پر اتفاق کرے اور یہ اس لیے کہ تجھ سے چمکتا ہوا نور اور کھلی نشانیاں پائے اور لوگ تیرے قول و فعل کی سچائی تیری ظاہری بزرگی اسوۂ حسنہ پر تیری ثابت قدمی ہر قول و فعل سے قرآن و سنت کی جھلک دیکھیں اور یہ دیکھتے ہوئے اپنے پروردگار کا قرب تلاش کریں اللہ کی اطاعت و عبادات زہد و تقویٰ اور مجاہدہ نفس میں زیادہ محنت و کوشش اختیار کریں تو اس وقت تُو ان سب کے ضرر سے اور لوگوں کے بکثرت اپنے پاس آنے ان میں اپنی مقبولیت کے سبب تیرے نفس میں خود

بنی فخر اور بڑائی پیدا ہونے کے خطرہ سے محفوظ رکھا جائیگا اسی طرح اگر حسین وخوبصورت بیوی کا آنا تیرے لیے مقدر ہو چکا ہے جو اپنی کفالت اور تیرے تمام اخراجات خود اٹھائے تو اس بیوی کے شر سے اور اس کے اہل قرابت کا بار اٹھانے سے تو محفوظ رکھا جائے گا یہ زوجہ تیرے لیے بخشش اور کفالت کرنے والی مبارک موافق اور مطیع ہوگی۔میل وخباثت، دغا وکینہ، غصہ وغیبت میں تیرے حق کی خیانت کرنے سے پاک وصاف ہوگی اس وقت تیرے لیے وہ اور اس کے رشتہ دار فرمانبردار ہونگے اور یہ بیوی تجھ سے اپنے اخراجات کی سختی اور اذیت دور کرنے والی ہوگی اور اگر مقدر میں اس سے کوئی فرزند ہے تو وہ صالح اور پاک اولاد اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہو گا۔اس طرح پاک بیوی اور اس کے فرزند سے تیرا دین ودنیا کا ستارہ چمک جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ذکریا علیہ السلام کی شان میں فرمایا۔کہ ہم نے اِن کی زوجہ کو ان کیلئے نیک بنایا ۔اللہ نے بعض متقیوں اور صالحین کی دعاؤں کا بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ اے اللہ ہمیں بخشش عطا کر ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں متقیوں کا امام وپیشوا بنا۔حضرت ذکریا علیہ السلام کی دعا ہے کہ اے پروردگار میرے بیٹے کو اپنا پسندیدہ بنا بس یہ دعائیں تیرے لیے مقبول ہو جائیں گی خواہ یہ دعائیں تو کرے یا نہ کرے کیونکہ یہ دعائیں اپنے محل پر ہیں اپنے مقام پر ہیں جب وہ مقام عطا ہوگا اس کے انعامات خود بخود عطا ہو جائینگے۔نعمت کے زیادہ حقدار وہی لوگ ہیں جنہیں وہ دی گئی ہیں اور اس نعمت کے قابل حضرات انبیاء کے بعد وہی لوگ ہیں جو اس مرتبہ کے اہل ہیں اور اس مقام پر قائم کیے گئے ہیں ان کیلئے فضل خداوندی اور قرب الٰہی مقدر ہے۔اسی طرح دنیا سے کسی چیز کے تیرے طرف آنے کی تقدیر کر دی گئی ہے تو اس حالت میں اس کا آنا تجھے نقصان نہ دے گا۔پھر جو چیز دنیا سے تیرا حصہ ہے وہ ضرور ملے گی اس کا تیرے لیے پاک ہونا اللہ کے فعل وارادہ اور حکم سے ہے تو نے اللہ کا حکم مانا اس پر تجھے ثواب دیا جائے گا جس طرح فرض نماز اور روزوں کو ادا کرنے پر دیا جاتا ہے۔

جو نعمت تیرے مقسوم میں نہیں بلکہ تیرے واسطے سے دوسروں کیلئے ہے۔اہل حاجت پر دوستوں ہمراہیوں بھائیوں فقیروں زکوٰۃ کے حقداروں ان کے حال مطابق خرچ کرنے کا تجھے حکم دیا جائیگا پھر تم پر حالات کھولے جائیں گے اور تم ان میں فرق وتمیز کرو گے کیونکہ سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی بات کے برابر نہیں

پھر اس وقت تو اپنے کام میں ایک صاف پاکیزہ اور روشن حالت پر ہوگا جس میں نہ غبار نہ شک وشبہ کچھ نہ ہوگا۔ بس صبر و رضا حفظِ حال گمنامی اور خاموشی کو لازم پکڑ۔ اللہ سے ڈر سرنگوں رہ نیچی نظر رکھ حیا کر یہاں تک کہ آزمائش کا وقت پورا ہو جائے۔

پھر تیرا ہاتھ اللہ تعالیٰ پکڑیں گے تجھے آگے کیا جائیگا تجھ سے سختی اور بوجھ اُٹھا لیا جائیگا تجھے احسان رحمت اور کمالات کے سمندروں میں غوطہ دیا جائیگا اور نور و اسرار کا لباس اور علم لدنی عطا فرمایا جائیگا تجھے مقرب بنایا جائیگا اللہ کی ذات تجھے الہام کریں گے تجھ سے باتیں کریں گے تجھے عطا کیا جائیگا تجھے بے نیاز اور دلیر بنا کر تیرا مرتبہ بلند کیا جائیگا پھر اس کلام سے تجھے مخاطب فرمایا جائیگا کہ آج کے دن تو ہمارے نزدیک مکین اور ہر چیز کا امین ہے بس اس وقت تو اپنے آپ کو حضرت یوسفؑ کے حال پر قیاس کر جب کہ وہ مصر کے بادشاہ سردار اور عزیز کی زبان سے اسی خطاب کے ساتھ پکارے گئے تھے ظاہر میں خطاب کرنے والی زبان بادشاہ کی زبان تھی حقیقت میں یہ اللہ کا کلام تھا حضرت یوسف علیہ السلام کو ظاہر میں مصر کی سلطنت اور باطن میں ملک نفس اقلیم معرفت وعلم اور اللہ کے نزدیک بلندی مرتبہ کی باطنی سلطنت سپردی کی گئی تھی۔

اللہ نے فرمایا ہم نے اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر کی زمین میں قدرت دی کہ وہ جہاں چاہتے ٹھکانہ بناتے تھے۔

اسی طرح ملک نفس کے بارے میں فرمایا کہ ہم نے یوسفؑ کو ثابت قدم اور قائم رکھا تا کہ وہ کسی قسم کے گناہ میں ملوث نہ ہو ہم نے یوسفؑ سے بدی اور فحاشی کو پلٹ دیا بے شک حضرت یوسف علیہ السلام میرے مخلص بندوں میں ہیں۔

ملک علم کے بارے فرمایا۔ حضرت یوسفؑ نے فرمایا تم دونوں کی تعبیرِ خواب میری ان معلومات سے ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے تعلیم فرمائی اور بالیقین میں نے اس قوم کا راستہ چھوڑ دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے۔ بس اے سچے مرید جب تجھ سے ایسے خطاب کیساتھ کلام کیا جائے گا تو تجھے علم اعظم کا پورا حصہ دیا جائے گا۔

اس کے بعد تجھے اس کے احسان و توفیق پر اور ولایت عامہ جاندار اور بے جان سب اشیاء میں تیرا

حکم جاری ہوگا اس تیری ولایت اللہ کے احسان وتوفیق پر تجھے مبارک باد دی جائے گی اور تکوین یعنی عدم سے وجود میں لانے کی قدرت چیزوں کو پیدا کرنے والے اللہ کے حکم سے دنیا میں ہی تجھے عطا کی جائے گی اور آخرت میں دارالسلام اور اعلیٰ جنت کے اندر مولائے کریم کے پیارے چہرے کا دیدار ہوگا جو اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے۔ دیدار الٰہی وہی آرزو ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

خیر اور شر دو میوے ہیں:۔ خیر اور شر ایک درخت کے دو پھل ہیں یہ اس طرح کہ ایک شاخ پر میٹھا پھل لگتا ہے اور دوسری پر کڑوا۔ بس تو ان شہروں علاقوں اور ملکوں کو چھوڑ دے جن میں اس درخت کے میٹھے اور کڑوے دونوں قسم کے پھل بھیجے جاتے ہیں اور ان علاقوں کے رہنے والوں سے تعلق توڑ لے ان سے دور ہوجا اور اس درخت کے قریب ہوجا اس کی دیکھ بھال اس کا نگہبان ہوجا اس درخت کے پاس کھڑا رہنے والا خادم بن جا اور اس کے دونوں پھلوں کی پہچان کر کہ کس ٹہنی پر میٹھا اور کس ٹہنی پر کڑوا پھل لگتا ہے، پھلوں کی پہچان کر لینے کے بعد میٹھے پھل کی ڈالی کی طرف ہوجا پھر وہی میٹھا پھل تیری غذا اور خوراک ہوجائے گا۔

دوسری ڈالی کی طرف آنے اور اس کا پھل کھانے سے بچ گریز کر کیونکہ اس کی تلخی تجھے ہلاک کر دے گی جب تو ہمیشہ اسی طریقہ پر رہا یعنی کڑوے پھل سے دور رہا تو تُو خوش اور سب آفات سے سلامتی میں رہے گا اس لیے کہ اس کڑوے پھل سے طرح طرح کی آفات اور بلائیں پیدا ہوتی ہیں۔

بس تیری خیریت درخت سے دور رہنے اور اس کے پھل سے انجان رہنے میں نہیں ہے بلکہ سلامتی اس کے قریب رہنے اور اس پر قائم رہنے میں ہے۔

اے اللہ کے دوست اب غور کر خیر اور شر اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اللہ دونوں کا فاعل ان کو جاری کرنے اور پھیلانے والا ہے اللہ نے فرمایا اللہ نے تمہیں اور تمہارے عملوں کو پیدا کیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے ذبح کرنے والے اور ذبح ہونے والے کو پیدا کیا ہے اور بندوں کے اعمال اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور بندے ان اعمال کے کاسب ہیں اللہ نے فرمایا تم جنت میں اپنے اعمال کے عوض داخل ہوجاؤ۔ سبحان اللہ کیا انعام اور رحمت اس کی ہے کہ اعمال کی نسبت بندوں کی طرف فرمائی گئی اور بندے اپنے اعمال کے سبب

دخولِ جنت کے مستحق ہوئے حالانکہ اعمال بھی اس کی توفیق اور رحمت سے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں کوئی اپنے اعمال کے سبب داخل نہ ہوگا آپؐ سے عرض کیا گیا کہ آپؐ یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا میں بھی نہیں۔ مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ کو اپنے سر پر رکھا یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ پھر جب تو اللہ کا فرمانبردار اس کے حکم کا بجالانے والا اور اس کی تقدیر کو تسلیم کرنے والا ہوا تو اللہ تجھے اپنے شر سے بچائیگا اور تجھ پر اپنے خیر سے فضل فرمائیگا اور دین و دنیا کی تمام برائیوں سے بچنے میں تیری حمایت و تائید کریگا۔ لیکن دین کی برائی کے متعلق اللہ کا فرمان پاک یہ ہے کہ۔ البتہ بدی اور فحاشی کو ہم نے حضرت یوسفؑ کی طرف سے پھیر دیا کہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ہیں دنیاوی برائی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول یہ ہے کہ اللہ کو کیا غرض پڑی ہے کہ تم کو عذاب کرے اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ۔ تو مومن اور شکر گزار بندے کا اس کی بلا کیا کرے گی کیونکہ مومن شاکر بلا کی نسبت عافیت سے زیادہ قریب ہے اس لیے کہ وہ اللہ کی شکر گزاری کے سبب زیادتی ءِ نعمت کے مقام میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم شکر کرو گے تو ہم تم کو زیادہ دینگے۔ جب تیرا نور ایمان اس آگ کو جو آخرت کو ہر گناہ گار کی سزا ہے۔

بجھادے گا تو پھر دنیا میں بلا کی آگ کو کیوں نہ بجھائیگا۔

لیکن اگر بندہ محبوبان الٰہی میں سے ہو جو ولایت محبت خالص اور مراتب عالیہ کیلئے پسندیدہ اور برگزیدہ بنائے گئے ہیں۔ تو بلا ان کیلئے ضروری ہے تاکہ اس کو بلا کے سبب خالص اور پاک وصاف کردیا جائے۔ خواہشات کی برائی اور میلان طبع سے نفس کی لذات شہوات میں آرام حاصل کرنے سے لوگوں کے قرب پر راضی رہنے اور سکون و راحت پانے اس طرح نفسانی خواہشات پر قائم رہنے والے بندے کو اللہ بلاؤں میں جتلا کردیتا ہے۔

ایسا شخص جب تک اللہ کے دشمنوں سے تعلق رکھتا ہے اللہ اس کا شمار نفس پرستوں میں کرتا ہے تو ایسے نفس پرست کو اللہ تعالیٰ طرح طرح کی مصیبتوں بیماریوں اور پریشانیوں میں جتلا رکھتا ہے اور عذاب نازل کرتا رہتا ہے جب تک اللہ کے دشمنوں سے تعلق ختم نہیں کرتا عذاب میں جتلا رہتا ہے دکھوں مصیبتوں اور

بیماریوں سے نجات اُس وقت ہوگی جب نفسانی خواہشات ترک کریگا اور اللہ کے دشمنوں کو دشمن جانے گا اگر ایسا نہیں کرتا تو دنیا میں بھی ذلیل رہے گا اور آخرت میں جہنم اس کا مقدر ہے اگر تو مقام ولایت پر فائز ہے اور اپنے گمراہ دشمن خدا رشتہ داروں سے تعلق نہیں توڑتا نفسانی خواہشات کے پیچھے چلتا ہے گمراہی پر قائم بیوی بچوں کو خوش رکھنے کیلئے اللہ کے دوستوں کے دشمنوں سے تعلق قائم رکھتا ہے ایسے شخص پر اللہ کو ترس نہیں آتا بلکہ اس شخص کو جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے اور اُسے ہمیشہ اپنے دشمنوں میں رکھتا ہے اے بے حال دشمن خدا نفس کی دوستی اور دشمنانِ خدا کی تعلق داری سے بچ دور بھاگ تا کہ تجھے جہنم سے نجات حاصل ہو جائے۔

اللہ تو اسی لیے بلاؤں میں مبتلا کرتا ہے تا کہ سب خرابیاں پگھل جائیں اور قلب ان سب خرابیوں کے نکل جانے سے پاک وصاف ہو جائے اور توحید الٰہی معرفت حق طرح طرح کے اسرار وعلوم الٰہیہ کا محل اور نزول انوار قربِ الٰہی کا مقام باقی رہ جائے یہ اس لیے کہ قلب ایک گھر ہے جس میں دو کی گنجائش نہیں ہے اور اللہ نے کسی سینہ میں دو دل نہیں بنائے اور بالتحقیق بادشاہ جب کسی ملک کو فتح کرتے ہیں تو اُس کو برباد کر دیتے ہیں وہاں کے عزت والوں کو ذلیل وخوار کر کے قتل کر دیتے ہیں یا ملک سے نکال دیتے ہیں ان کو اچھے مقام اور اچھی زندگی سے محروم کر دیتے ہیں۔

بس اسی طرح قلب پر شیطان نفس اور خواہش کی بادشاہی تھی اعضاء انھیں کے حکم سے قسم قسم کے گناہوں برائیوں اور گمراہیوں کیلئے حرکت کرتے تھے پھر وہ حکومت ختم ہوگئی تمام اعضاء کو سکون ہو گیا شاہی محل خالی ہوا وہ قلب ہے صحن پاک وصاف ہوا وہ سینہ ہے۔ اب قلب توحید ومعرفت اور علم کیلئے جگہ مقرر ہوگئی اور سینہ غیبی عجائبات اور واردات کے نازل ہونے کی جگہ بن گیا۔ یہ سب نتیجہ ہے بلاؤں کا کیونکہ بلاؤں بیماریوں مصیبتوں اور دکھوں سے پریشان ہو کر تو نے نفس اور نفسانی خواہشات شیطان مخلوق اللہ اور اللہ کے دوستوں کے دشمن رشتہ دار اقربا اور مخلوق میں سے جو بھی دشمن خدا تھے ان سے ہر قسم کا تعلق توڑ لیا تھا اس طرح تمام دشمنانِ سے علیحدگی کا انعام اللہ کی معرفت خوشنودی اور ولایت عطا ہوئی۔ اگر تو اللہ کے دشمنوں کا دشمن نہ ہوتا تو لعنتی مردود دین ودنیا میں ذلیل ہو کر اللہ کے غضب کی جگہ جہنم میں جاتا اور اللہ کے غضب سے تجھے بچانے والا کوئی نہیں تھا اے سالک مرید اپنے حالات پر غور کر ایسا نہ ہو کہ دنیا میں عذاب میں رہے اور آخرت میں بھی

دوزخی ہو جائے دنیا وآخرت دونوں برباد بلعم باعور کی طرح بیوی بچوں اور رشتہ داروں کیوجہ سے دوزخی نہ بن ان کی محبت اللہ کے غضب کو نہیں ٹال سکتی۔ اگر وہ اللہ کے دوستوں کے دشمن ہیں تو وہ اللہ کے دشمن ہیں اللہ کے دشمنوں سے تعلق توڑ لے گریز کر ان سے پرہیز کر ابھی وقت ہے قہر خدا سے بچ بلاؤں تکلیفوں اور مصیبتوں کو برداشت کرنے کی وجہ سے تجھ پر جو انعام ہونے والا ہے اس کو برباد اور ضائع نہ کر انعام والوں میں ہونے کی بجائے غضب والوں میں شامل نہ ہو۔ اے مومن میں نے سب کچھ بیان کر دیا اب جنت و دوزخ اللہ کی خوشنودی اور ناراضگی خوشبختی اور بدبختی انعام اور لعنت تیرے سامنے تیرے ہاتھ اور تیرے اختیار میں ہے اب تو جسے چاہے اختیار کر اگر تو نے اللہ کے دشمنوں کا ساتھ اختیار کیا تو تجھے اللہ کی لعنت اور غضب سے چھوڑانے والا کوئی نہیں نہ کوئی نبی اور نہ کوئی ولی۔ کیونکہ پھر تو ازلی بدبخت اور منافق ہے ہدایت ملنے کے بعد تو نے گمراہی اختیار کی اور خدا کا دشمن بنا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم گروہ انبیاء از روئے بلا اور لوگوں سے زیادہ سخت ہیں پھر اسی طرح درجہ بدرجہ اور لوگ مزید فرمایا میں اللہ کو تم سے زیادہ پہچاننے والا ہوں اور زیادہ ڈرنے والا ہوں۔

جو شخص بادشاہ سے زیادہ قریب ہوتا ہے یقیناً اس کا خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بادشاہ کی نظر میں ہے اور بادشاہ پر اس کے تصرفات اس کی حرکات اور اس کا ملاحظہ ظاہر ہے لیکن اگر تو یہ کہے کہ اللہ کے نزدیک تمام مخلوق شخص واحد کی طرح ہے اور اللہ سے کسی کی بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں تو اس کلام کا کیا مطلب اور کیا فائدہ۔ تجھ سے کہا جائے گا کہ جب اس شخص کا اللہ کے قرب کیوجہ سے مرتبہ بلند ہوا تو اس کا خطرہ بھی بڑا ہو گیا اس لیے اس پر اس چیز کا شکر کرنا واجب ہو گیا جو اللہ نے اپنے بڑے فضل سے انعام کیا ہے پھر خدا کی خدمت وحضوری سے اس کے غیر کی طرف معمولی دھیان کرنا ڈرنا یا امید وتعلق رکھنا اللہ کی ناشکری ہے اور اطاعت میں صاف کوتاہی اور کھلی بے شرمی و بے حیائی ہے۔

اللہ تعالٰی نے فرمایا اے ازواج نبی کریم ﷺ تم میں سے جو کھلی ہوئی بے شرمی کریں انھیں اوروں کی نسبت دوگنا عذاب دیا جائیگا یہ اللہ نے ان کی نسبت اس لیے فرمایا کہ وہ بارگاہِ رسالت سے ہر وقت فیض یاب ہوتی تھیں نبی کی بیویاں ہونے کی سعادت بھی نصیب تھی۔

پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جو اللہ سے واصل ہوا اللہ کے دوست سے نزدیکی نصیب ہوئی اور پھر شیطان اور نفس کے بہکاوے میں آ کر اللہ کے دشمن لعنتیوں کے گروہ سے تعلق کر کے لعنتی ہو جائے۔ایسی ازلی بدبختی سے خدا کی پناہ۔

احوال مرید کی تفصیل:۔ حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو ہر وقت یہ چاہتا ہے کہ راحت وسرور خوشی وآسودگی امن وسکون اور ناز ونعمت نصیب ہو اور تو عیش وآرام میں رہے لیکن تیری حالت یہ ہے کہ ابھی تک تو نفس کو مارنے مجاہدہ نفس کر کے خواہشات کو ختم کرنے اور عبادت کے عوض جنت حاصل کرنے کی نیت کو ختم کرنے کیلئے بلاؤں اور آزمائشوں میں گرفتار ہے اور ان چیزوں کی خواہش تجھ میں نمایاں طور پر موجود ہے۔اے جلد باز انتظار کر آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر چل یاد رکھ نفسانی خواہشات کے ختم ہو جانے تک نعمتوں کے دروازے تجھ پر بند ہیں جب تک ذرہ برابر بھی خواہش نفس موجود ہے نعمتوں اور آسائشوں کے دروازے نہیں کھلیں گے جب تک تجھ میں کھجور کی گٹھلی چوسنے کے برابر بھی دنیا باقی ہے اسوقت تک تو قرب الٰہی سے دور رکھا جائیگا

دنیا کیا ہے:۔ تیری خواہش تیری مراد تیری آرزو دنیا کی کسی شے کو دیکھنا اور طلب کرنا دشمنِ خدا مخلوق سے تعلق داری دنیا وآخرت میں اللہ کے سوا کسی شے کو چاہنا۔بس جب تک تیرے اندر ان چیزوں میں سے کچھ بھی باقی ہے تو اللہ سے بہت دور ہے ان خواہشوں آرزوؤں اور مرادوں کو دل سے نکالنے کی ازحد کوشش کرتا کہ یہ فنا ہو جائیں اور تجھے معرفت کا زیور ملبوس پہنایا جائے تجھے خوشبو لگائی جائے اور بڑے بادشاہ کے پاس پہنچایا جائے اور پھر تو اس کلام سے مخاطب کیا جائے کہ آج کے دن تو ہمارے نزدیک صاحب قدرت اور امین ہے اب تجھے آرام دیا جائیگا تجھ سے نرمی کی جائیگی تجھ کو اس کے فضل سے کھلایا پلایا جائیگا اب تو اللہ کا مقرب اور زیادہ نزدیک کیا جائیگا۔اللہ کے بھید اور اسرار تجھ سے پوشیدہ نہ رہیں گے۔پھر تو اس نعمت دیے جانے کے سبب تمام اشیاء سے بے پرواہ کیا جائیگا۔

اے سالک مرید جب تو نے تقدیر الٰہی کے جاری ہونے پر صبر کیا اور اس کی قضاوقدر پر راضی رہا تو تُو دنیا میں اپنے مولیٰ کا مقرب بنایا جائیگا۔ تجھے معرفت اور علم واسرار کی نعمت دی جائیگی اور تیری آرام گاہ آخرت میں انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ اللہ کے جوارِ رحمت اور قُرب واُنس میں دار السلام یعنی بہشت ہے بس صبر کر جلدی نہ کر قضا پر راضی اور خدا کے دشمنوں کا دشمن رہ اللہ تعالیٰ پر تہمت نہ رکھ اُس کے دشمنوں سے تعلق داری کر کے اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش نہ کر اللہ کو تو ہرگز ہرگز دھوکا نہیں دے سکتا اگر تو قضاوقدر پر راضی اور اللہ کے وعدوں پر قائم رہا تو اللہ کی بخشش کی ٹھنڈک اور اس کی معرفت اور لطف وکرم اور اس کے احسان کی حلاوت تجھے پہنچ جائے گی۔

محبت الٰہی میں شرکت نہیں:۔ آپؓ نے فرمایا تعجب ہے کہ تو اکثر کہتا ہے کہ جس شخص کو میں دوست رکھتا ہوں اس کے ساتھ میری دوستی ہمیشہ نہیں رہتی بلکہ ہمارے درمیان جدائی ڈال دی جاتی ہے اور یہ جدائی اسطرح ہوتی ہے کہ یا تو وہ کہیں دور چلا جاتا ہے یا مر جاتا ہے یا کسی وجہ سے اُس سے دشمنی ہو جاتی ہے۔

اسی طرح دنیاوی مال وزر بھی ضائع ہو جاتا ہے کبھی بیوی بچوں کی بیماری پر خرچ ہو جاتا ہے اور کبھی اور کسی جگہ خرچ ہو جاتا ہے یعنی ہاتھ سے نکل جاتا ہے سمجھ نہیں آتی رشتہ دار خوامخواہ ناراض ہو جاتے ہیں جبکہ میں ان کے کام آتا ہوں محبت رکھتا ہوں اسی طرح مال بھی ضائع ہو جاتا ہے محنت سے کماتا ہوں فضول خرچی بھی نہیں کرتا سوچ سمجھ کر خرچ کرتا ہوں پھر بھی ہاتھ سے نکل جاتا ہے اس میں برکت نہیں ہوتی خاص کر بیماریوں پر خرچ ہو جاتا ہے۔

اس کے متعلق تجھ سے کہا جاتا ہے کہ اے حق کے محبوب اے اللہ کے نعمت یافتہ اللہ کے دوستوں سے تیری عقیدت رشک کرنے کے قابل ہے کیا تو یہ نہیں جانتا کہ اللہ سب سے زیادہ غیور یعنی غیرت کرنے والے ہیں تجھے اس لیے پیدا کیا کہ تو اللہ سے محبت کرے لیکن تو اللہ کے دشمنوں سے محبت کرتا ہے قرابت داری کرتا ہے کیا تو نے یہ نہیں سنا کہ اللہ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں مزید یہ فرمان کہ میں نے جن وانسان کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ مجھ سے محبت کریں میری معرفت حاصل کریں اور تو اللہ اور اس کے

دوستوں سے بھی محبت رکھتا ہے اور اللہ کے دشمنوں سے بھی محبت کرتا ہے دشمنان خدا کی محبت کی وجہ سے تجھ پر ہر وقت بلاؤں کا نزول ہوتا ہے تجھے اللہ پریشان کرتے ہیں اس لیے کہ تو اللہ کے دشمنوں سے تعلق توڑ لے ورنہ تیرا شمار منافقوں میں ہوگا اور تو نے خود اپنی دنیا و آخرت برباد کرلی اور اپنے لیے جہنم کو پسند کیا۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دوست بناتا ہے تو اُسے بلا میں ڈالتا ہے اگر اس نے بلا پر صبر کیا تو اُسے ذخیرہ بناتا ہے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ذخیرہ بنانے کے کیا معنی ہیں آپؐ نے فرمایا اللہ کا اپنے کسی بندے کو ذخیرہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اس بندے کیلئے نہ مال چھوڑتا ہے نہ اولاد و رشتہ دار۔ یہ اس لیے ہے کہ اگر اس کے پاس یہ چیزیں ہونگی تو وہ ان سے محبت کرنے لگے گا پھر اس کی محبت اللہ اور اس کے غیر کے درمیان مشترک پائی جائے گی اللہ شریک کو قبول نہیں کرتا اللہ غیور ہے ہر شے پر غالب ہر شے مغلوب کر دینے والا ہے پھر وہ اپنے شریک اور مشرک کو ذلیل و خوار کر کے ہلاک کر دیتا ہے۔

اللہ ان سے ہی محبت کرتا ہے جو دشمنان خدا کو چھوڑ کر صرف اللہ اور اسکے دوستوں سے محبت کرتے ہیں۔

جب بندہ کا قلب تمام انبار الٰہی اور شریکوں یعنی بیوی بچوں مال و دولت لذات و شہوات حکومت و ریاست کرامت و حالت منازل و مقامات اور عزیز و اقربا کی طلب سے پاک ہوگیا تو پھر اس قلب میں نہ کوئی ارادہ باقی رہتا ہے نہ کوئی آرزو۔ اگر اب کوئی ارادہ اس میں پیدا ہوگا تو اللہ کی غیرت اور اس کے فعل وہیں اُسے توڑ دیں گے۔

بس اب اس قلب کے آس پاس عظمت و جبروت اور ہیبت الٰہیہ کے پردے ڈالے جاتے ہیں اور اس کی کبریائی کی خندقیں بنائی جاتی ہیں پھر اشیا میں سے کسی شے کا بھی کوئی ارادہ قلب کی طرف راستہ نہیں پاتا اس وقت یہ حال ہو جاتا ہے کہ دنیاوی مال و سامان اہل و عیال دوست احباب اور رشتہ دار دینی سامان میں سے کرامت و حکم اور عبادات قلب میں کوئی نقصان اور خلل نہیں لاتے کیونکہ اب حالت یہ ہے کہ یہ سب چیزیں قلب سے باہر رہتی ہیں پھر اس وقت اللہ ان چیزوں کے بندہ کے پاس ہونے کے سبب غیرت نہیں کرتا بلکہ یہ تمام سامان اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندے کیلئے لطف و کرم اور اس کے پاس آنے والوں کیلئے نعمت و رزق اور منفعت یعنی نفع کا سبب ہوتے ہیں۔ پھر ان ہی اسباب سے دین دار لوگوں کی خاطر مدارت کی جاتی ہے لنگر

طریقت رسولؐ

اور رہائش کا بندوبست کیا جاتا ہے اور اللہ کے نزدیک اس بندہ کی جو کرامت اور قبولیت ہے اس کی وجہ سے دین پر چلنے والے لوگوں پر رحمت ہوتی ہے اور ان کی حفاظت کی جاتی ہے اور یہ خاص بندہ اللہ اور اللہ کے دین سے محبت رکھنے والے اہل سلسلہ لوگوں کا ہمدرد نگہبان کوتوال پشت پناہ آفات سے بچاؤ اور دنیا و آخرت میں ان کا شفیع یعنی شفاعت کرنے والا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندوں کی اطاعت و فرمانبرداری اور نقش قدم پر چلنے کی سمجھ اور توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

خدا کیلئے بغض اور محبت کرنا:۔ غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو اپنے دل میں کسی شخص کی محبت پائے تو اُس شخص کے اعمال کو قرآن وسنت پر پیش کر اگر اُس کے اعمال قرآن وسنت کے مطابق ہیں تو وہ اللہ کا دوست ہے اُس سے دوستی پختہ کر اپنی دوستی پر خوش ہو جا کہ تیری دوستی اللہ کے دوست کیساتھ ہے اُس سے تعلق داری رکھ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو میرے محبوب کی اطاعت کرو۔ اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اللہ کے دوستوں سے محبت رکھتا ہے اس لیے جس سے بھی دوستی اور محبت ہو وہ اللہ کیلئے ہو حضرت علی علیہ السلام سے روایت منسوب ہے کہ ایک جنگ میں آپؑ نے اپنے بالمقابل مشرک کو گرالیا اور اُسے قتل کرنے کیلئے اُس کے سینے پر چڑھ گئے تا کہ اُس کا سر قلم کر دیں آپؑ مشرک کا سر قلم کرنے ہی والے تھے کہ اُس نے آپؑ کے چہرہ مبارک پر تھوک دیا آپؑ فوراً اس کے سینہ سے اُتر گئے اور اُس کا سر قلم نہ کیا وہ مشرک بہت حیران ہوا اور حضرت علی علیہ السلام کی بارگاہِ قدس میں عرض گزار ہوا کہ حضور آپؑ نے مجھے کیوں چھوڑ دیا حالانکہ میں نے بہت ذلیل حرکت کی تھی کہ آپؑ کو غصہ آجائے اور مجھے فوراً قتل کر دیں آپؑ نے فرمایا اسی لیے میں نے تجھے چھوڑ دیا کہ مجھے غصہ آگیا اب اگر تجھے قتل کرتا تو اپنے ذاتی نفسانی غصے کی وجہ سے اپنا دشمن سمجھ کر قتل کرتا جبکہ میں تجھے دشمنِ خدا سمجھ کر قتل کر رہا تھا کیونکہ ہمارے پاک نبیؐ کا فرمان پاک ہے کہ دوستی اور دشمنی اللہ کی خاطر ہو۔

اگر تیرے دوست قرابت دار کے اعمال قرآن وسنت کے خلاف ہیں وہ اللہ کے دوستوں سے بغض رکھتا ہے تو وہ دشمن خدا ہے تُو اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم مان اُس سے قطع تعلقی کر فوراً قرابت داری اور دوستی

طریقت رسولؐ

توڑ دے ایسے شخص کو بھول جا اس سے دور ہو جا اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کر ورنہ اس کی دوستی اور قرابت داری کی وجہ سے تو بھی اللہ کے دشمنوں لعنتیو اور منافقوں میں شمار ہوگا۔

اگر اس کے اعمال قرآن وسنت میں پسندیدہ ہیں اور اس کے باوجود تو اُس سے بغض رکھتا ہے تو اس بات سے آگاہ ہو جا کہ تو نفس کا بندہ ہے نفس کی پوجا کر رہا ہے اور اپنی نفسانی خواہش کیوجہ سے اُسے دشمن جانتا ہے اُس سے بغض اور دشمنی رکھنے کی وجہ سے تو اُس پر ظلم کرنے والا اللہ اور اُس کے رسول گا نافرمان اور اللہ رسول کی مخالفت کرنے والا ہے تو بس تُو اس کیساتھ بغض رکھنے سے اللہ کی طرف توبہ کر اور اللہ سے اس کی محبت اور اللہ کے تمام دوستوں کی محبت اور اللہ کے دوستوں سے محبت کرنے والوں کی محبت کا سوال کر توفیق مانگ اور اللہ کے دوست سے محبت رکھنے میں تیری مرضی اللہ کے ساتھ ہو جائے۔

اس طرح تو ہر اُس شخص کی جانچ کر جس سے تو محبت رکھتا ہے یعنی قرآن وسنت پر اس کے اعمال اور عقائد پیش کر اگر اُس کے اعمال کتاب وسنت کے مطابق محبوب ہیں اور وہ اللہ کے دوستوں کا دوست ہے ان سے محبت رکھتا ہے تو تُو بھی اس سے محبت وقرابت داری کر اور اگر اس کے اعمال اور عقائد کتاب وسنت کے خلاف ہیں تو وہ اللہ کا دشمن ہے تو بھی اُسے دشمن جان اس سے دور بھاگ قطع تعلقی کر تا کہ تو اسے اپنی نفسانی خواہش سے دوست اور دشمن رکھنے والا نہ ہو بیشک تجھے اپنی نفسانی خواہش کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نفس کی خواہش کا اتباع نہ کر یہ نفس کی خواہش کی پیروی تجھے اللہ کے راستہ سے گمراہ کر دیگی اور تیرا دین وایمان برباد کر کے تجھے دونوں جہانوں میں ذلیل وخوار کر دے گی۔ نفسانی خواہشات کی پیروی دشمن خدا سے دوستی۔ اللہ کے دوستوں سے دشمنی سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھیں اور توفیق عطا فرمائیں کہ کسی سے بھی دوستی اور دشمنی اللہ کی خاطر ہو۔ آمین ثم آمین۔

لوگوں کی تقسیم اور تعریف:۔ لوگ چار قسم کے ہیں۔ پہلی قسم ایسے لوگ ہیں جن کیلئے نہ زبان ہے نہ دل۔ یہ عام غافل اور ذلیل وخوار لوگ ہیں یہ دین سے بالکل غافل حیوانوں کیطرح زندگی گزارتے ہیں۔ اللہ ان کی پرواہ نہیں کرتا ان میں کوئی بھلائی نہیں ایسے لوگوں کا کوئی وزن نہیں اور یہ کسی گنتی میں نہیں تو ایسے لوگوں

طریقت رسولؐ

میں ہو جانے سے احتراز کر بچ انمیں پناہ نہ لے ان سے خوف نہ کر ان میں کھڑا نہ ہو اس لیے کہ یہ لوگ عذاب و غضب اور اللہ کی ناراضگی کے اہل ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے دوزخی ہیں ہم ان لوگوں میں ہو جانے سے اللہ سے پناہ مانگتے ہیں۔

لیکن اگر تو اللہ کے جاننے والوں نیکی سکھانے والوں دین کے ہادیوں دین کی دعوت دینے والوں اور دین کی طرف بلانے والوں میں سے ہے تو پھر ایسے عام لوگوں کی صحبت میں بیٹھ ان کے پاس جا اور انہیں اطاعت الٰہی کی دعوت دے انہیں اللہ کی نافرمانی کے عذاب سے ڈرا اگر تو ایسا کرے گا تو تُو اللہ کے نزدیک بڑا مجاہدہ کرنے والا ہوگا اور تجھے رسولوں اور نبیوں کا ثواب ہوگا حضرت رسول کریم ﷺ نے امیر المومنین مولیٰ علی علیہ السلام سے فرمایا کہ تمہاری تبلیغ سے اگر ایک آدمی بھی ہدایت اختیار کر کے اللہ کی معرفت حاصل کر لے تو تمہارے لیے ہر اُس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوا یعنی تمام دنیا و جہاں کی نعمتوں سے اعلیٰ و افضل ہے تمہاری بخشش کیلئے کافی ہے۔

دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جن کیلئے زبان ہے دل نہیں ہے وہ حکمت و نصیحت کی باتیں کرتے ہیں لیکن خود عمل نہیں کرتے لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں خود اللہ سے بھاگتے ہیں دوسروں کے عیبوں کو برا بتلاتے ہیں خود وہی گناہ کرتے رہتے ہیں لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں کہ ہم بڑے پرہیزگار اور پارسا ہیں مگر بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا رہتے ہیں یہ لوگ بھیڑ کے لباس میں بھیڑیے ہیں لوگ ان کو بھیڑ کی طرح معصوم سمجھتے ہیں یہ درندے بھیڑیے کی طرح لوگوں کی جان ایمان اور عزت کو برباد کرتے ہیں۔

ان لوگوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ڈرایا اور فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ ڈر کی بات جس سے میں امت پر خوف کرتا ہوں علماء السو ہیں یعنی برے عالم۔ مزید فرمایا کہ میں تمہیں علماء کی گمراہی سے ڈراتا ہوں کیونکہ شیطان جب بھی کوئی گمراہی کی بات کہتا ہے علماء دین کی زبان سے کہلواتا ہے ایسے علماء میرے دین کو برباد کریں گے خود گمراہ ہونگے اور مخلوق کو گمراہ کر کے دوزخ کے راستے پر لگا دیں گے ہم ایسے لوگوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں بس ایسے لوگوں سے دور بھاگ جلدی کر کہیں ان کی زبان کی لذت مٹھاس دلچسپ تقریر تجھے گمراہ نہ کر دے اور تو اس کی باتوں میں پھنس جائے پھر اس کی گناہ کی آگ تجھے جلا دے اس کے باطن اور

طریقت رسولؐ

طریقت رسول ﷺ 57

قلب کی گندگی اور اندھیرا تیرے قلب پر نہ چھا جائے اس لیے ان کی صحبت سے دور بھاگ اپنا دین وایمان بچا۔ تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جن کیلئے دل ہے زبان نہیں ہے۔ یہ لوگ مومن ہیں اللہ نے انہیں اپنی مخلوق سے چھپا رکھا ہے اور ان پر اپنا پردہ ڈال دیا ہے ان کو ان کے نفس کے عیبوں کی بصیرت اور سمجھ عطا فرمائی ہے اور ان کے قلب کو نورانی کر دیا ہے اور اسے آدمیوں کے میل جول کی سختیوں خرابیوں اور فضول بات چیت کی برائی سے آگاہ اور واقف کر دیا ہے اور اسے یقین ہو چکا ہے کہ سلامتی، خاموشی اور گوشہ نشینی ہی میں ہے۔ جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، عبادت کے دس حصے ہیں ان میں سے نو حصے خاموشی میں ہیں بس جو شخص اللہ کا ولی ہے اور سلامتی والا صاحب عقل مقرب خدا اور نعمت یافتہ ہے تمام بہتری اس کے پاس ہے۔ بس تو ایسے آدمی کو لازم پکڑ اس کی دوستی میل جول تعلق داری اور اس کی خدمت کو لازمی جان۔ اس کی جو ضرورتیں اور حاجتیں ہیں ان کو پورا کرنے کیلئے ایسی چیزیں پہنچا جس سے وہ فائدہ اُٹھائے پھر اللہ تعالیٰ اس کی صحبت اور اس سے محبت کرنے کی بدولت تجھ سے محبت کرے گا تجھے برگزیدہ بنا دے گا اور تجھے اپنے احباب اور نیک بندوں کے زمرہ میں شامل کرے گا۔

چوتھی قسم کے وہ لوگ ہیں جو عالم ملکوت میں بزرگی کے ساتھ پکارے جاتے ہیں جو اللہ کو اور اس کی آیات کو جاننے والے ہیں ان کے دل بھی ہیں اور زبان بھی۔ ان کے قلب نور اور علوم الٰہی کے امانت دار بنائے گئے ہیں ان کو اللہ نے ایسے بھیدوں سے آگاہ کیا ہے جن بھیدوں کو اپنے غیر سے پوشیدہ رکھا ہے ان کو برگزیدہ اور مقبول بارگاہ بنایا ہے ان کے مراتب کو اپنی طرف بلند کیا ان کے سینہ کو اپنے اسرار و رموز کے قبول کرنے کیلئے کھول دیا ان کو پرکھنے والے بندوں کو نیکی کی طرف دعوت دینے والے برائی سے ڈرانے والے مخلوق کے درمیان دلیل راہ یافتہ راہ حق دکھانے والے سفارش کرنے والے سفارش قبول کیے گئے صادق راست باز معتبر اور اپنے نبیوں اور رسولوں کے نائب بنائے اور ان کو خلافتیں عطا فرمائیں ان پر اللہ کے درود وسلام اور برکتیں نازل ہوتی ہیں بس یہ ہی اللہ کے بندے انسان کی پیدائش کا مقصد ضرورت اور انتہا ہیں ایسے لوگوں کے مرتبہ پر نبوت اور ولایت کے سوا اور کوئی مرتبہ نہیں۔ بس ایسے شخص کی محبت وعقیدت کو لازم پکڑ اس کی مخالفت کرنے اس سے بھاگنے اس کے ساتھ دشمنی رکھنے سے ڈر اور اس سے ہدایت وارشاد قبول نہ کرنے

طریقت رسولؐ

اس کے قول و نصیحت کی طرف رجوع نہ کرنے اور اس پر عمل نہ کرنے سے بچ احتراز کر کیونکہ ان کا فرمان اللہ اور اللہ کے رسول کا فرمان ہے تیرے لیے سلامتی اس کے پاس ہے تیری بخشش و سرخروئی دونوں جہانوں میں نجات اس کے پاس ہے۔ تیری ہلاکت اور گمراہی اس کے مخالف کے پاس اس کے مخالف سے دوستی اور قرابت داری نہ کر ورنہ تو اپنی آپ بربادی کرنے والا ہے غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تیرے لئے لوگوں کی تقسیم کر دی ہے اب اپنے جی میں سوچ لے اگر تو عقلمند سوچنے والا ہے اور اپنی جان ایمان اور عزت اللہ کے دشمنوں سے بچالے اگر تو اپنے آپ پر اور اپنی اولاد پر مہربان ہے ظلم کرنے والا نہیں ہے تو سوچ لے کہ تو کس گروہ کو پسند کرتا ہے۔

اللہ ہمیں اور تمہیں ہدایت عطا فرمائے ان لوگوں کا ساتھ عطا فرمائے جن کو وہ پسند فرماتا ہے اس راستہ پر چلائے جو دنیا و آخرت میں اُس کو پسند ہے۔

شیطان اور شیطان کی اولاد جو اللہ کے دوستوں کے دشمن ہیں ان سے اپنی پناہ میں رکھیں ان سے بچنے اور ہر طرح سے دور رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ پر ناخوش نہ ہونے کی تاکید:۔ تیرا اپنے پروردگار سے ناخوش ہونا اس پر تہمت لگانا اور اعتراض کرنا اس کی طرف ظلم کی نسبت کرنا تجھے وسیع رزق دینے مالدار بنانے بیماریوں سختیوں کو دور کرنے میں دیر کرنا اللہ کے کاموں پر اعتراض کرنا بڑا عجیب و غریب ہے تو چاہتا ہے کہ تیرا ہر کام تیرے مرضی کے مطابق اور جلدی ہوا کرے تو نہیں جانتا کہ اللہ کے ہاں ہر کام کا وقت مقرر ہے کسی کو غریب کرنا غریب رکھنا امیر کر دینا امیر رکھنا بیماری اور صحت سب کچھ لکھا ہوا ہے یہ وقت آگے پیچھے نہیں ہوتا ہر کام لکھے ہوئے وقت کے مطابق ہوتا ہے تیرے لیے بہتر یہ ہے کہ اللہ کے لکھے کا ادب و احترام کر خاموش رہ صبر کر اپنے پروردگار کی رضا پہ راضی رہ اس پر ناراض ہونے تہمت لگانے سے توبہ کر اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرح نہیں ہیں کہ کسی کا حق مار لیں کسی کو ناحق سزا دیں کسی پر ظلم کریں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بندہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں اور ان کی مصلحتوں خوبیوں اور خرابیوں کو پیدا کیا ہے وہ تمام چیزوں کی

ابتدا اور انتہا ان کے فائدہ اور نقصان اور انجام کو اچھی طرح جانتا ہے وہ اپنے فعل میں حکیم و دانا اور اپنی صنعت کو مضبوط بنانے والا ہے وہ کوئی کام فضول اور بے مقصد نہیں کرتا لیکن بلا میں کیا بہتری ہے تو نہیں جانتا۔ اس لیے تجھے جائز نہیں کہ اللہ کی طرف عیب و نقصان کی نسبت کرے یعنی اللہ کے کاموں میں نقص نکالے کہ یہ کام غلط ہے اللہ جو کرتے ہیں اس میں اللہ کی کوئی حکمت پوشیدہ ہے اس کا انجام خیر ہے اس میں دنیا کی یا آخرت کی تیرے لیے بہتری مقصود ہے اس لیے خیر اور بہتری کی انتظار کر۔

اگر تو اللہ کی رضا پر راضی رہنے سے عاجز ہو گیا ہے اور اللہ کے فعل میں فنا ہو گیا ہے تو پھر بھی انتظار کر کہ تقدیر کا لکھا ہوا اپنی مدت کو پہنچ جائے اور زمانے کے گزرنے اور مدت کے پورے ہو جانے سے تیرے برے حالات بہتر حالات میں بدل جائیں گے تکلیف راحت ہو جائے گی۔ جیسے کہ سردی گزر جاتی ہے گرمی آجاتی ہے رات چلی جاتی ہے دن روشن ہو جاتا ہے۔ اگر تو دن کو رات کے شروع میں طلب کرے تو تجھے ہر گز نہ دیا جائے گا بلکہ رات کے اندھیرے میں اضافہ ہو جائیگا یہاں تک کے رات اپنی انتہا کو پہنچ جائے اور فجر طلوع ہوئی اور صبح صادق ہوئی اور دن اپنی روشنی پھیلانا شروع کرے اسوقت تو چاہے دن کو طلب کرے یا نہ کرے بے شک دن کے ہو جانے کو برا جانے دن ہو جائے گا اب تو رات کی واپسی کی دعا کرے تو تیری دعا قبول نہیں ہو گی تجھے رات نہیں دی جائے گی کیونکہ تو نے ایک چیز کو بے وقت طلب کیا اس وقت تو افسوس کرنے عاجز نا خوش شرمندہ اور مقصود و طلب کو نا پانے والا ہو کر رہیگا۔

بس ان سب باتوں کو چھوڑ دے اللہ کی مرضی پر راضی ہو جا اپنے ارادے مرضی اور خواہش نفس کو فنا کر دے اپنے مولیٰ کے ساتھ حُسنِ ظن اور صبر جمیل کو مضبوطی سے پکڑ پھر جو چیز کہ تیرا حصہ ہے تجھ سے دور نہیں کیا جائے گا اور جو چیز تیرا مقدر نہیں وہ تجھے نہ دی جائے گی۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اپنی زندگی کی قسم تو از روئے اطاعت و عبادت اللہ کا حکم مان کر عاجزی اور گریہ زاری سے پروردگار عالم کی بارگاہ میں دعا کرتا رہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرونگا مزید فرمایا کہ اللہ سے اُس کا فضل مانگو۔ بس تو دعا کرتا رہ وہ تیری دعا کو اسکا وقت آجانے پر قبول فرماتا ہے جس وقت کہ اس نے ارادہ کیا اور چاہا ہے بشرطیکہ اس دعا کے قبول کرنے میں تیرے لیے دنیا و

طریقت رسولؐ

آخرت کا کوئی فائدہ ہو۔

بس تو خدا پر دیر سے دعا قبول کرنے کی تہمت نہ رکھ اور دعا کرنے سے عاجز نہ ہو کیونکہ اگر دعا سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو نقصان بھی کچھ نہیں ہوا۔ اگر تیری دعا دنیا میں اللہ نے قبول نہ فرمائی تو اس کا ثواب آخرت میں ضرور دے گا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بندہ قیامت کے دن اپنے نامہ اعمال میں ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے نہ کی ہونگی اس سے کہا جائے کہ یہ نیکیاں تیرے ان سوالوں کا بدلہ ہیں جو تونے دنیا میں کیے تھے اور دنیا میں ان کو پورا کرنا مقدر نہیں کیا گیا تھا۔ دعا کے وقت تیرا حال یہ ہے کہ تو اپنے رب کا ذاکر ہے اُسی سے مانگتا ہے کسی غیر اللہ سے نہیں مانگتا اس کے سوا کسی کے پاس اپنی حاجت کو نہیں لے جاتا اپنے دن اور رات کے تمام اوقات میں اپنی صحت و بیماری محنت و نعمت تنگی و خوشحالی میں تو دو حالت کے درمیان ہے۔ ایک حالت یہ ہے کہ یا تو دعا اور سوال کرنے سے رک جائیگا اور قضا پر راضی ہو جائیگا جو کچھ تقدیر میں ہے وہ ہو جائے گا اگر نعمت مقدر میں ہے تو تیرا کام اللہ کا شکر کرنا ہے اور اللہ کا کام نعمت میں زیادتی فرمانا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم شکر کرو گے تو ہم نعمتوں میں اضافہ فرمائیں گے۔

اگر تیرے لیے سختی مقدر ہے تو تیرا دعا اور سوال سے رک جانا اللہ کی توفیق سے بلا پر صبر کرنا ہے یہ اسی کے فضل اور اسی کی طرف سے ہے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ میں صبر کرنے والوں کیساتھ ہوں ۔یعنی صابرین کی مدد کرنے اور انہیں صبر پر قائم رکھنے میں ان کیساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے قدموں کو ثابت قدم رکھے گا یعنی جب تو اعتراض اور اللہ کی مخالفت چھوڑ کر اپنی خواہش کی مخالفت کرنے میں اللہ کی مدد کرے گا اور اپنے نفس کا دشمن اور اللہ کے دشمنوں کا دشمن ہو جائے تو اللہ اس جہاد میں جو تو اللہ کے دشمنوں سے کرے گا تیرا مددگار رہو جائیگا اللہ کا فرمان ہے کہ یارسول اللہ ﷺ صبر کرنے والوں کو بشارت دے دیجیے کہ جب ان کو مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں بیشک ہم اللہ کیلئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان پر اللہ کی طرف سے صلوٰۃ و رحمت اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ دوسری حالت یہ ہے کہ تو اپنے رب کو بڑا جان کر اس کے حکم کے مطابق کہ مشکل کے وقت اپنے رب کو پکارو۔ دعا اور عاجزی کیساتھ اس کے سامنے گریہ زاری کرے گا اللہ کو پکارنا اس کی شان کے لائق ہے کیونکہ فرمان الٰہی ہے کہ

مجھ سے سوال کرو مانگو میں عطا کروں گا۔

تجھے نعمتیں استراحت اور اپنی معرفت عطا فرمائے گا بشرطیکہ دیر سے دعا قبول ہونے سے اللہ پر تہمت نہ لگائے اور اس پر نہ خوش ہونے کو چھوڑ دے۔ اللہ کی حدود کے اندر رہ تجاوز نہ کر حد سے بڑھنے والے ظالموں کو اللہ ہلاک کر دیتے ہیں جس طرح سابقہ اُمتوں کو حد سے بڑھنے کی وجہ سے ہلاک کیا گیا۔ دنیا میں ان پر بلا کو سخت اور آخرت میں دردناک عذاب کے ساتھ ہلاک کیا اللہ بزرگ و برتر کی پاکی ہے اے میرے حال کے جاننے والے میرا بھروسہ تجھی پر ہے۔

تقویٰ اختیار نہ کرنے سے ہلاکت ہے:۔ تقویٰ یعنی پرہیزگاری دین کی اصل ہے۔ طمع لالچ دین کی ہلاکت ہے۔ تجھ پر پرہیزگاری کو اختیار کرنا لازم ہے ورنہ ہلاکت کی رسی تیرے گلے کا پھندا ہے اللہ اپنی رحمت سے فضل فرما کر اس پھندے سے نجات دیدیں تو ٹھیک ورنہ اس پھندے سے کبھی نجات نہ پائیگا حدیث پاک سے ثابت ہے کہ جو شخص شیطانی چراہ گاہ کے آس پاس پھرا قریب ہے کہ اس میں داخل ہو جائے جس طرح کھیتی کے پاس چرنے والا جانور اپنا منہ فصل میں ڈال دیتا ہے اور فصل کو کھا لیتا ہے ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم مشکوک دس حلال چیزوں میں سے نو کو چھوڑ دیتے ہیں امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم امر مباح کے ستر دروازے گناہ میں گر جانے کے خوف سے چھوڑ دیتے ہیں۔

ان حضرات نے گناہ سے بچنے کیلئے اس قدر احتیاط کی اور رسول کریم ﷺ کے اس قول پر عمل فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ ہر بادشاہ کیلئے ایک خاص چراگاہ ہوتی ہے جس میں لوگوں کا داخلہ بند ہوتا ہے اگر کوئی داخل ہو جائے تو بادشاہ سزا دیتے ہیں اسی طرح اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں ظاہر ہے جو شخص ان کے آس پاس پھرے گا ہو سکتا ہے کہ ان میں ملوث ہو جائے۔

جو شخص بادشاہ کی پناہ گاہ میں داخل ہوا پھر پہلے دوسرے اور تیسرے دروازے سے گزرا یہاں تک کہ بادشاہ کی چوکھٹ کے قریب پہنچ گیا تو یہ اس شخص سے بہتر ہے جو ابھی میدان میں کھڑا ہے اگر اس پر دروازہ

بند کر دیا جائے تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا کیونکہ وہ شاہی محل میں داخل ہو چکا ہے اب اس کے پاس شاہی خزانہ اور شاہی لشکر ہے ہاں اگر وہ پہلے دروازہ پر ہوتا اور اس پر یہ بند کر دیا جاتا تو وہ میدان میں تنہا رہ جاتا اسے بھیڑیے اور دشمن پکڑ کر ہلاک کر دیتے بس اسی طرح وہ شخص ہے جو پرہیزگاری کے راستے پر چلا اسے مضبوطی سے پکڑا۔ پھر اس سے کوئی لغزش یا غلطی سرزد ہوگئی اور وہ طریقت کے راستے سے گر گیا تو وہ شریعت میں گریگا تو وہ مسلمانی پر قائم رہ جائیگا کفر سے بچ جائیگا۔

اگر وہ شخص پرہیزگاری اور طریقت کے راستے پر چلا ہی نہیں یعنی اس نے طریقت و معرفت کا راستہ اختیار ہی نہ کیا تو اگر اس سے کوئی غلطی ہوگئی اور شریعت سے گر گیا تو وہ کفر میں گرے گا کیونکہ شریعت سے نیچے کفر ہے حدِ شرع سے گر کر وہ اللہ کے دشمن گمراہ شیاطین کے گروہ میں ہو جائیگا پھر اگر توبہ سے قبل اسے موت آجائے تو وہ ہلاک ہونے والوں میں شمار ہوگا اور اگر اللہ اپنے فضل و کرم اور رحمت سے ایمان بخش دیں پورے کا پورا خطرہ شریعت پر قائم رہنے میں ہے پوری ساری اور مکمل سلامتی راہ طریقت اور مرشد کامل اختیار کرنے میں ہے۔

حسد کی برائی:

۔حضور غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ اے مومن مرید میں تجھے پڑوسی کا حاسد کیوں دیکھتا ہوں اس کے کھانے پینے اور پہننے پر اس کے نکاح رہائش اور امیر ہونے پر مولیٰ نے جو نعمتیں اسے دی ہیں اس کے خرچ کرنے پر اس کی صحت اور سواری پر حسد کیوں کرتا ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ حسد تیرے ایمان کو کمزور کرتا ہے اور تجھے اللہ کی نظر رحمت سے گرا دیتا ہے۔ اور تجھے اللہ کا دشمن بنا دیتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حسد کرنے والے میری نعمت کے دشمن ہیں مزید فرمایا کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

پھر تو اے مرید اپنے ہمسائے کی کس چیز پر حسد کرتا ہے۔ آیا اس کی قسمت پر جو نعمت اسے ملی ہے یا اپنی قسمت پر کہ وہ نعمت تجھے کیوں نہ ملی۔

اگر اس کی قسمت پر حسد کرتا ہے تو وہ نعمت اسی کیلئے ہے وہ تجھے ہرگز نہ ملے گی اللہ نے اسے دی ہے

بس تو نے اس پر ظلم کیا اور تجھ سے بڑھ کر ظالم تجھ سے زیادہ کنجوس تجھ سے زیادہ احمق اور کم عقل کون ہوگا کہ دوسرے کے حصے پر حسد کرتا ہے حالانکہ یہ تو تجھے ہرگز نہیں مل سکتا۔

اگر تو اپنے نصیب پر حسد کرتا ہے تو تُو نے نہایت نادانی کی ہے کیونکہ تیرا نصیب تیرے غیر کو ہرگز نہ دیا جائے گا تجھے ہی ملے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے نزدیک حکم نہیں بدلتا اور نہ میں اپنے بندوں پر ظلم کرتا ہوں کہ ایک چیز جو تیرے مقدر میں کی ہے تجھ سے چھین کر دوسروں کو دے دے بس تیرا حسد کرنا نادانی وحماقت اور اپنے بھائی پر ظلم کرنا۔ اپنے بھائی پر حسد کرنے کی بجائے زمین پر حسد کر کہ سب خزانے سونا چاندی جواہرات اور قیمتی معدنیات اس میں موجود ہیں۔ جن کو عاد وثمود فارس کے کسریٰ روم کے قیصر اور اگلے بادشاہوں نے جمع کیا اور زمین میں دفن کر کے مر گئے۔

حسد کرنے میں تیری مثال اس شخص کی سی ہے کہ جس نے ایک بڑے جاہ جلال رعب ودبدبہ اور بڑی شان وشوکت والے بادشاہ کو لشکروں کیساتھ دیکھا اور سپاہیوں کو زمین کے ٹیکس اور بڑی بڑی نعمتیں بادشاہ کی طرف لاتے اور جمع کرتے دیکھا اور بادشاہ کو عیش وآرام کی زندگی گزارتے دیکھا۔

اس نے بادشاہ پر حسد نہ کیا لیکن اس نے ایک جنگلی کتے کو دیکھا جو اس بادشاہ کے کتوں میں سے ایک کتے کی خدمت کرتا ہے اس کیساتھ کھڑا رہتا ہے اس کیساتھ رات دن گزارتا ہے اسی شاہی کتے کا بچا ہوا کھانا اس جنگلی کتے کو دیا جاتا ہے جس پر وہ گزارہ کر لیتا ہے۔

اب یہ حاسد شخص بادشاہ اور بادشاہ کے کتے پر نہیں اس جنگلی کتے پر حسد کرنے اور اسے دشمن سمجھنے لگا اور اس جنگلی کتے کے مرنے اور ہلاک ہونے کا خواہش مند ہوا۔ زہد صبر وقناعت کی وجہ سے نہیں بلکہ کمینگی وکم ظرفی کے سبب اس جنگلی کتے کی جگہ قائم ہونے اس کا بچا کچھا جوٹھا کھانا کھانے میں اس کا جانشین ہونے کی آرزو کرنے لگا۔

غور فرمائیں زمانے میں اس شخص سے زیادہ احمق نادان جاہل اور لعنتی کوئی شخص ہوسکتا ہے ناممکن ہے۔

اے مسکین اگر تو جان لے کہ عنقریب تیرا پڑوسی قیامت کے دن کس عذاب سے دوچار ہوگا حساب

وکتاب کے طویل ہو جانے کی وجہ سے بہت پریشان ہوگا اور رورو کر آرزو کریگا کہ کاش یہ نعمتیں مجھے دی ہی نہ جاتیں میں فقر و فاقہ میں زندگی گزار کر اللہ کے ہاں پیش ہوتا اور اس حساب سے میری جان چھوٹ جاتی۔

حدیث پاک میں وارد ہے کہ دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں میں زندگی گزارنے والوں کو دیکھ کر جماعتیں قیامت کے دن آرزو کریں گی کہ کاش ان کا جسم دنیا میں چھریوں سے کاٹا جاتا اور آج ہم ان کے ساتھ ہوتے جنہوں نے بیماریوں دکھوں اور فقر و فاقہ میں زندگی گزاری۔

بس تیرا پڑوسی کل اپنی درازیِ حساب و دنیا میں نعمت سے نفع اٹھانے کے سبب قیامت کے دن پچاس ہزار برس سورج کی گرمی میں کھڑے ہونے کو دیکھ کر آرزو کریگا کہ کاش دنیا میں وہ تیری جگہ مصیبت کا مارا ہوتا اور تو اس دن عرش کے سایہ میں کھانے پینے والا ناز و نعمت یافتہ آسودہ اور شاداں ہوگا دنیا کے دکھ تنگی محتاجی اور آفات پر صبر کی وجہ سے تیرے لیے دنیا میں جن امور کو اللہ نے تدبیر و حکم کیا تھا مثلاً تیری ذلت تیرے غیر کی عزت تیری تنگی غیر کی فراخی تیری بیماری غیر کی تندرستی تیری محتاجی غیر کی خوشحالی ان سب میں اپنے پروردگار کی مرضی کے مطابق رہنے کے سبب تو اس قدر راحت و سکون اور انعام یافتہ ہوگا بس اللہ ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں رکھیں جنہوں نے بلا پر صبر اور نعمتوں پر شکر کیا اور اپنے تمام کاموں کو زمین و آسمان کے مالک پر چھوڑا اور اسی کے سپرد کیا۔

نفس کے لیے دو حال ہیں تیسرا نہیں:۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا نفس کے لیے دو حالتیں ہیں تیسری کوئی نہیں۔ ایک حالت خیر عافیت صحت اور خوشحالی کی ہے دوسری بلا و مصیبت بیماری اور تنگدستی میں مبتلا ہونا ہے بلا کی حالت میں گھبراتا شکایت کرتا ناراض ہوتا اعتراض کرتا اور اللہ تعالیٰ پر تہمت لگاتا ہے۔ نفس کی حالت یہ ہے کہ بلا و مصیبت پر صبر نہیں قضا پر رضا نہیں اللہ کی مرضی پر راضی نہیں بلکہ نفس کا کام بے ادبی کرنا مخلوق اور اسباب کو خدا کیساتھ شریک کرنا اور کفر کرنا ہے اور جب نفس خیر و عافیت اور خوشحالی میں ہوتا ہے تو اس کا کام حرص و لالچ اور لذات و شہوات کی پیروی اور تکبر کرنا ہے نفس جب ایک خواہش کو پالیتا ہے تو دوسری کی طلب شروع کر دیا ہے نعمتوں میں سے جو نعمت اس کے پاس ہے اس کو حقیر جانتا ہے اور ان میں

نقص نکالتا ہے اور ایسی اعلیٰ اور روشن نعمت کو طلب کرتا ہے کہ جس نعمت میں اس کا حصہ نہیں اور جو نعمت کہ اس کا حصہ ہے اس کو حقیر جان کر اس سے منہ پھیر لیتا ہے اس طرح نفس انسان کو بڑی سختی میں ڈال دیتا ہے۔ اور جو چیز اس کے سامنے موجود اور اس کا مقسوم ہے اس سے راضی نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے نفس ایسی ہلاکت اور سختی میں پڑ جاتا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

اس کے بعد آخرت کی سختی اور عذاب میں مبتلا ہوتا ہے کیونکہ سخت ترین عذابوں میں سے ایک عذاب اس چیز کا طلب کرنا ہے جو قسمت میں نہیں۔ بس نفس جب بلا میں مبتلا ہوتا ہے تو اُس کے دور ہونے کے سوا کوئی آرزو نہیں کرتا اور موجودہ ہر نعمت ہر لذت اور خواہش کو بھول جاتا ہے اور ان میں سے کسی چیز کو طلب نہیں کرتا۔

پھر جب نفس کو بلا سے اللہ تعالیٰ نجات دیتے ہیں تو وہ عاجز ہونے اور شکر کرنے کی بجائے سرکشی عیش و عشرت اور تکبر کی طرف پلٹ جاتا ہے اور اپنے پروردگار کی اطاعت و عبادت سے اعراض اور گناہوں میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ اور اس بلا کو جس میں مبتلا ہوا تھا اور وہ سختی جو اس پر نازل ہوئی تھی بھول جاتا ہے پھر نفس کو بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب ہونے کی سزا دینے اور آئندہ گناہوں سے روکنے اور باز رکھنے کیلئے یہ کیا جاتا ہے کہ وہ جن بلاؤں اور مصیبتوں میں پہلے مبتلا تھا ان سے زیادہ سخت بلاؤں میں مبتلا کر دیا جاتا ہے کیونکہ عافیت اور نعمت نے نفس کی اصلاح نہیں کی تو اب بلا اور سختی میں ہی اس کی حفاظت ہے پھر اگر نفس بلاؤں کے دور ہو جانے کے وقت پر اچھا ادب کرے اطاعت و شکر اور اپنی قسمت پر راضی رہنے کو اپنے اوپر لازم کر لے تو یہ دنیا و آخرت میں اس کیلئے بہتر ہوگا اور پھر وہ نعمت و عافیت میں زیادتی کو رضا الٰہی طیب زندگانی اور لطف و توفیق کو پالیتا ہے بس جو شخص دنیا و آخرت کی خیرت و سلامتی چاہتا ہے اُسے واجب ہے کہ صبر و رضا اختیار کرے مخلوق سے خالق کی شکایت کرنا چھوڑ دے اپنی حاجتوں کو خدا ہی سے طلب کر اس کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم کر لے خوشحالی کی انتظار کر مخلوق کیطرف سے خالق کیطرف لوٹ آ کیونکہ خالق اپنی تمام مخلوق سے بہتر ہے اور اکثر اوقات اس سے کسی چیز کو نہ پانا ہی پالینا ہے۔ سزا اس کی نعمت ہے بلا اس کی دوا ہے وعدہ اس کا نقد ہے کیونکہ سزا اور بلا سے بندے کو پاک کر کے با مراتب کر دیتا ہے جب وہ کہتا ہے ہو جا فوراً ہو جاتا ہے خدا کے

سب افعال اچھے ہیں سب میں حکمت و مصلحت ہے مگر اللہ نے اس مصلحت و حکمت کو بندے سے چھپا رکھا ہے اپنے علم میں وہ تنہا ہے جسے چاہتا ہے تھوڑا سا علم عطا فرما دیتا ہے اپنے نبیوں اور ولیوں میں سے۔

بس بندے کیلئے بہتر یہی ہے کہ اس کی رضا کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے حکم کو قبول کر کے عبادت میں مشغول رہے۔ اور تقدیر کے سامنے گردن کو جھکائے رکھے۔ ربوبیت اور تقدیر کے کاموں میں دخل نہ دے اور اعتراض نہ کرے کہ یہ کام کیوں کر ہوا کب ہوا کس لئے ہوا اپنی تمام حرکات و سکنات میں اللہ تعالیٰ پر تہمت لگانے سے ساکت رہے زبان بند رکھے۔ ابن عباسؓ حضور نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں آپؐ کے پیچھے سوار تھا ناگاہ آپؐ نے مجھے فرمایا اے لڑکے خدا کے حق کی نگہداشت کر خدا تیری نگہداشت کرے گا۔ خدا کو حاضر جان خدا کو اپنے سامنے پائیگا جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر اللہ سے مدد مانگ۔ جو چیز ہونے والی تھی اسے لکھ کر قلم خشک ہو گیا اگر سب بندے مل کر تجھے ایسی چیز سے نفع پہنچانے کی کوشش کریں جو اللہ نے تیرے لیے مقدر نہیں کی تو وہ کچھ نہ کر سکیں گے اگر کوئی چیز تیرے مقدر میں ہے تو اس کو روک نہ سکیں گے۔ پھر اگر تیرا یقین درست ہے تو للہ سے معاملہ کر ورنہ جس چیز کو تو بُرا سمجھتا ہے اور تکلیف اٹھاتا ہے اس پر صبر کرنا تیرے لیے زیادہ بہتر اور نیکی ہے صبر کے ساتھ مدد ہے دکھ کیساتھ آسائش اور ہر سختی کیساتھ آسانی ہے ہر مومن کو لائق ہے کہ اس حدیث کو اپنے قلب کیلئے آئینہ اور اپنے اندر باہر کا آئینہ بنالے اور اپنے دل سے اس کی تکرار کرتا رہے اور اپنے تمام حرکات و سکنات میں اس حدیث پر عمل کرتا رہے تاکہ دنیا و آخرت میں تمام آفات سے سلامت رہے اور اللہ کی رحمت سے دونوں جہاں میں عزت پائے۔

نعمت والے اور بلا والے شخص کی حالت:۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ دو قسم کے ہیں ایک قسم جن کو نعمت دی گئی ہے دوسرے وہ جو بلا میں مبتلا ہیں۔ جنھیں نعمت دی گئی ہے وہ جب گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں تو تقدیر الٰہی سے اس پر طرح طرح کی مصیبتیں امراض اور بلائیں نازل ہوتی ہیں جو اس کے نفس مال اور اولاد کیلئے پریشانیوں کا باعث بن جاتی ہیں۔ پھر وہ ایسا رنجیدہ اور غمگین ہو جاتا ہے گویا کہ اُسے نعمت کبھی ملی ہی نہ تھی وہ اس نعمت اور اس کے لطف کو بالکل بھول جاتا ہے۔ اگر اس کی امیرت حکومت مال اور

مرتبہ لونڈی غلاموں اور دشمنوں سے امن میں رہنے کیساتھ قائم رہتا ہے تو پھر نعمت کی اس حالت میں ایسا مگن رہتا ہے کہ جیسے بلا کا وجود ہی نہیں اور بلا کی حالت میں اس قدر مایوس کہ نعمت کا وجود ہی نہیں۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے مولا کو نہیں جانتا اگر اس بات کو جانتا کہ اس کا مولیٰ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ایک حال سے دوسرے حال میں ایک جگہ سے دوسری جگہ تلخ وشیریں غنی اور فقیر بناتا ہے بلند اور پست کرتا ہے عزت وذلت دیتا ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے آگے لاتا ہے اور پیچھے لے جاتا ہے تو جو نعمت اسے حاصل ہے کبھی اس پر اطمینان نہ کرتا اس پر مغرور نہ ہوتا اور مصیبت کے وقت آرام سے کبھی مایوس نہ ہوتا۔ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ وہ دنیا کی حقیقت کو نہیں جانتا اس کی حقیقت یہ ہے کہ دنیا بلا کا گھر ہے زندگی کو تاریک کرنے والی ہے تکالیف اور جہالت کا جنگل ہے دنیا کی اصل بلا ہے نعمت کا ملنا دنیا کی اصل کے خلاف ہے دنیا ایلوے کے درخت کی طرح ہے کہ اس کا پھل کڑوا ہے اور صحت کیلئے عمدہ ہے۔

اسی طرح جس نے دنیا کی بلا پر صبر کیا اس پر دنیا کی نعمتیں نازل ہوئیں کیونکہ مزدور کو مزدوری اس وقت تک نہیں دیتے جب تک اس کی پیشانی سے پسینہ نہیں بہتا جسم تھکاوٹ محسوس نہیں کرتا اس کی قوت زائل اور اپنے جیسی مخلوق کی خدمت کرنے پر اُس کا نفس ذلیل اور اس کی نفسانیت شکستہ نہیں ہو جاتی مزدور نے جب ان تلخیوں کو پی لیا تو یہ تلخیاں اس کے لیے اچھے اچھے کھانے میوے پھل لباس سرور اور راحتیں لاتی ہیں۔

بس بندہ جب اللہ کے حکم کو ماننے جن چیزوں سے منع کیا ہے ان سے بچنے اور تقدیر سے جو چیزیں جاری ہوتی ہیں ان کو تسلیم کرکے اپنے آپ کو ان چیزوں کے سپرد کر دیتا ہے اور صبر اختیار کرتا ہے ان کی تلخیاں چکھتا ہے ان کے بوجھ برداشت کرتا ہے اپنی خواہشوں کی مخالفت کرتا ہے اپنی مراد کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کے سبب اللہ تعالیٰ اُسے پاکیزہ زندگی آخر عمر تک عطا فرما دیتا ہے۔ پھر ناز ونعمت آرام وعزت اور وقار عطا کرتا ہے اور اللہ اس کا والی ہو جاتا ہے پھر دنیا وآخرت میں اللہ اُس کی اس طرح پرورش کرتا ہے جس طرح شیر خوار بچے کو تکلیف سختی اور مشقت دیے بغیر پالا جاتا ہے اور ہر طرح سے اس کا خیال رکھا جاتا ہے۔

بس نعمت یافتہ بندے کو لائق ہے کہ اللہ کے مکر سے بے خوف نہ رہے ایسا نہ ہو کہ نعمتوں پر فریفتہ ہو جائے اور یقین کر لے کہ یہ ہمیشہ میرے پاس رہیں گی اور ان کا شکر کرنے سے غفلت کرے اور شکر کو ترک

کر کے اس کی رسی کو ڈھیلا چھوڑ دے رسول کریم ﷺ نے فرمایا نعمت وحشی جانور کی طرح ہے اسے شکر کے ساتھ قید رکھو۔

نعمت اور مال کا شکر یہ ہے کہ نعمت بخشنے والے کی نعمت کا اقرار کرے وہ اللہ ہے جو نعمتیں بخشتا ہے ہر حال میں نفس سے نعمت کا تذکرہ رکھے اور خدا کے فضل واحسان کو دیکھتا رہے اور نعمت پر اپنی ملکیت نہ جتلائے مال میں اللہ تعالیٰ کی حدود سے نہ بڑھے اُس کا حکم نہ چھوڑے اور مال کے جو حقوق ہیں ان کو ادا کرے مثلاً زکوۃ نذر نیاز اور صدقہ دیتا رہے مظلوم کی فریاد رسی کرے رشتہ داروں اور حاجت مندوں کی مصیبت اور ضرورت کے وقت مدد کرتا رہے یہاں تک کہ ان کے حالات بہتر ہو جائیں۔

جسمانی اعضا جو سب بڑی نعمت ہیں ان کا شکر یہ ہے کہ ان سے اللہ کی عبادت میں مدد لے ان کو گناہوں اور خرابیوں سے بچائے بس نعمت کو ضائع ہونے سے روکنا اور قید رکھنا یہی ہے۔

نعمت کے درخت کو پانی دینا ڈالیوں اور پتوں کو بڑھانا اس کے پھل اور ذائقہ کو شیریں بنانا انتہا تک اس درخت کو سلامت رکھنا اس کے کھانے کو لذیذ اور آسان بنانا ہے۔ پھر عافیت کو پانا اس سے جسم میں نشو ونما پانے کو زیادہ کرنا اعضا پر اسکی برکت کا ظاہر ہونا ہے اسطرح اعضاء سے طرح طرح کی عبادات اور قرب باری تعالیٰ میں پہنچانے والے ذکر واذکار پائے جائیں تو یہ سب اللہ کی نعمتوں کے شکر کی برکت ہیں اسکے بعد آخرت میں رحمت الٰہی میں آنا بہشت میں انبیاء صدیقین شہدا اور صالحین کیساتھ ہمیشہ رہنا یہی سب سے بڑی سعادت اور شکر کا انعام ہے۔

اگر بندہ نے شکر نہ کیا اور دنیا کی زیب وزینت پر فریفتہ ہوا اس کی لذتوں کے پیچھے پڑا اس کی چمک دمک پر مطمئن ہوا جس طرح کوئی موسم گرما کی نسیم سحر پر دنیا کے سانپ اور بچھوؤں کی کھال کی نرمی اور خوبصورتی پر مطمئن ہو جائے اور ان کے اندر جو زہر چھپا ہوا ہے اس سے غافل رہے تو وہ ہلاکت کے قریب ہے اسی طرح دنیا کے مکر وحیلے کے جو پھندے طالب دنیا کو پکڑنے قید کرنے اور ہلاک کر دینے کیلئے کھڑے کیے گئے ہیں جو ان پھندوں سے غافل ہے اُس شخص کو نیچے گر جانے ہلاکت محتاجی اور ذلت خواری جو دنیا میں اس پر آنے والی ہے مبارک باد دے دو اور آخرت میں بھڑکتی ہوئی دوزخ کی آگ کا عذاب جو آئندہ اس پر آنے والا ہے اس کی

بشارت دے دو۔

گرفتاریِ بلا کی چند صورتیں ہیں کبھی انسان اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے بلاؤں میں مبتلا کیا جاتا ہے اور گناہوں سے پاک کردینے کیلئے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے اور کبھی مراتب کی بلندی کیلئے اعلیٰ درجات عطا کرنے کیلئے ہوتا ہے تاکہ یہ شخص اصحاب معرفت جن کو اللہ کی معرفت اور قرب نصیب ہے ان میں شامل ہو جائے۔ اللہ کی معرفت حال ومقام والے وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی عنایت ہوئی ہے جنہیں اللہ نے اپنے لطف وکرم سے عالمِ بالا کی سیر کرائی ہے ان بندگان حق کو بلا میں مبتلا کرنا اس لیے نہیں تھا کہ ان کو ہلاک کیا جائے اور دوزخ میں ڈالا جائے بلکہ اس لیے تھا کہ ان کی آزمائش کر کے ان کو مقبول بارگاہ اور برگزیدہ بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی حقیقت کو ظاہر اور حقیقت ایمانی کو شرک خفی اور نفاق سے پاک وصاف فرمایا اور بلاؤں میں مبتلا رکھنے کے سبب انھیں طرح طرح کے علوم اسرار وانوار کا حامل بنایا پھر جب یہ لوگ ظاہر وباطن میں خالص ہو گئے اور ان کا باطن پاک ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان کے قلوب کے ساتھ اور آخرت میں جسموں کے ساتھ اپنی بارگاہ کے خاص بندوں اور مجلس رحمت کے ہم نشینوں میں سے کر لیا۔

بلائیں ان کے قلوب کو شرک کے میل سے مخلوق واسباب سے آرزوؤں اور ارادہ کے تعلق سے پاک کرتی ہیں۔ بلائیں اسی لیے وارد ہوتی ہیں کہ ان کا نفس پگھل جائے اور بلند درجات اور فردوس کی حوس نکل جائے اور کبھی کسی نعمت کو طلب ہی نہ کرے اللہ کی رضا پر راضی رہے۔ اس ابتلا کی نشانی جو گناہوں سے پاک وصاف کرنے کیلئے ہو یہ ہے کہ بلا کے وقت وجود صبرِ جمیل پایا جائے دوستوں اور ہمسائیوں کے پاس شکایت نہ کرے نہ گھبراہٹ ظاہر کرے اور احکام الٰہی کو ادا کرنے اور اطاعت وعبادت میں پریشانی نہ ہو اللہ کے ارادوں سے موافقت اور رضامندی پائی جائے نفس ذکر الٰہی میں قرار اور اللہ تعالیٰ کے فعل میں آرام پائے کیونکہ وہ پروردگار ہے زمینوں اور آسمانوں کا اس لیے بندے کو چاہیے کہ بلاؤں کے دور کیے جانے اور سختی کا وقت گزر جانے تک بلاؤں میں فنا ہو جائے اور اللہ کی رضا سمجھ کر بلاؤں میں بھی خوش رہے۔ پھر اللہ کی معرفت اور قرب ورضا بندے کا مقدر ہے۔

نہ مرمٹے جب تک تو خواجہ یثرب کی حرمت پر   خدا شاہد ہے کامل تیرا ایماں ہو نہیں سکتا

قربت الٰہی کیلئے ابتدا و انتہا ہے:۔ حضور غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک پراسرار خواب دیکھا خواب میں ایک معمر یعنی بزرگ عمر رسیدہ آدمی نے مجھ سے سوال کیا کہ وہ کیا چیز ہے جس کے سبب یعنی ذریعہ وسیلہ اور واسطہ سے بندہ اللہ کے نزدیک ہو جائے یعنی بندہ کو اللہ کا قرب اور معرفت نصیب ہو جائے۔ میں نے جواب دیا کہ اللہ کا قرب و معرفت حاصل کرنے کیلئے ابتدا اور انتہا ہے اس کی ابتدا کیا ہے تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اس کی انتہا اللہ کے تمام احکام کو تسلیم کر کے ان پر راضی رہنا۔ یعنی اللہ کی رضا پر راضی رہنا اور اللہ پر توکل کرنا۔

اسی موافق حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز کا فرمان ہے کہ آپ سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تک پہنچنے کا راستہ کتنا لمبا ہے آپ نے فرمایا زیادہ دور نہیں ہے صرف دو قدم ہے پہلا قدم نفس پر دوسرا قدم عرش پر۔ یہی غوث الثقلین کا فرمان ہے ہیں کہ پہلا قدم یعنی ابتدا پرہیزگاری نفس کی مخالفت دوسرا قدم عرش پر یعنی اس کی رضا پر راضی۔ اس نسخہ پر عمل کر کے آدمی خدا رسیدہ ہو جاتا ہے۔

مومن کو پہلے کیا کام کرنا لازمی ہے:۔ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے فرمایا مومن کیلئے ضروری ہے کہ پہلے فرائض میں مشغول ہو ان کو صحیح طریقے سے ادا کرے جب ان سے یعنی فرائض سے فارغ ہو تو سنتوں میں مشغول ہو ان کے بعد نوافل اور امر مباح میں مشغول ہو۔

جب تک فرائض سے فارغ نہ ہو سنتوں اور نوافل میں مشغول ہونا حماقت اور گمراہی ہے۔ فرائض ادا کیے بغیر کوئی بھی عبادت قبول نہ ہوگی ایسے آدمی کو ذلیل کیا جائے گا اس کی مثال اُس شخص جیسی ہے کہ بادشاہ اسے اپنی خدمت کیلئے بلائے اور وہ بادشاہ کیطرف آنے کی بجائے اُس امیر کی خدمت میں جا کھڑا ہو جو بادشاہ کا غلام اور خادم ہے بادشاہ کے ماتحت ہے۔ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرض ادا کیے بغیر نفل پڑھنے والے کی مثال اُس حاملہ عورت کی سی ہے جس کی مدت حمل پوری ہو چکی ہو نفاس کا وقت قریب آ گیا ہو اور وہ حمل گرا دے پھر وہ نہ صاحب حمل رہی اور نہ صاحب اولاد۔ اسی طرح اللہ

اس نمازی کے نفلوں کو قبول نہیں کرتا جو فرض ادا نہیں کرتا۔ نمازی تاجر کی مثل ہے کہ جب تک وہ کاروبار میں سرمایہ نہیں لگاتا اُسے منافع نہیں ملتا بالکل اسی طرح فرائض اور واجبات اصل سرمایہ ہیں اور نوافل اس کا نفع ہیں جب اصل سرمایہ ہی نہ ہوگا تو منافع کس چیز کا ہوگا۔

جملہ فرائض یہ ہیں کہ حرام کو چھوڑ دے خدا کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک کرنے قضا وقدر پر اعتراض کرنے مخلوق کو حاجت روا سمجھنے مخلوق کی اطاعت کرنے اللہ کے حکم اور اطاعت سے انکار کو چھوڑ دے یہ سب فرائض ہیں باقی سب نوافل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی تابعداری جائز نہیں۔

بُعد الٰہی سے قرب الٰہی کس طرح حاصل ہو:۔ تیرا معاملہ دو اقسام سے خالی نہیں یا تو اللہ کے قرب میں اُس سے واصل ہے یا پھر اللہ کے قرب سے غائب ہے یعنی دور ہے۔ اگر تو اللہ سے دور ہے تو تیرے بیٹھ رہنے کا کیا سبب ہے دین و دنیا کی نعمت ہمیشہ کی عزت عظیم نفع کفایت کبریٰ سلامتی و تونگری اور محبوبیت کے بڑے بڑے حصے حاصل کرنے میں سستی کرنے کی کیا وجہ ہے ابھی اُٹھ اور دونوں بازوؤں سے اللہ کی طرف پرواز کر۔ ایک بازو حرام ونجس لذات وشہوات اور آسائش سب کو چھوڑ دینا ہے دوسرا بازو بیماری تنگدستی مخالفت تکلیف اور مکروہات کو برداشت کرنا صبر کرنا فرائض کا ادا کرنا نیک عمل میں سختی اٹھانا۔ مخلوق اور خواہش نفس آرزو وارادہ اور دنیا وآخرت سے نکل جانا ہے یہاں تک کہ قرب اور وصول الی اللہ کے معرکہ میں فتح یاب وظفر مند ہوجائے۔ پھر اُس وقت جس شے کی تمنا کرے گا اُسے پائے گا اور تجھے کرامت عظمیٰ اور عزت کبریٰ حاصل ہوگی اور تو ان مقربین اور واصلین میں سے ہوجائے گا جن کو عنایت ربانی نے پالیا اور رعایت ومہربانی حق اُن کے شامل حال ہوئی۔ محبت الٰہی نے انھیں کھینچ لیا اللہ کی رحمت وبخشش نے انھیں گھیر لیا۔

بس اب تو بہترین ادب کر اور پیر و مرشد کے صدقے میں اللہ کی عنایت پر مغرور نہ ہوجا کہ تو ادائے خدمت میں کمی کرنے لگے۔ آدائے خدمت میں کوتائی نہ کر ریاکاری جہالت ظلم اور عجلت کی طرف مائل نہ ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے امانت الٰہی کو انسان نے اٹھایا بیشک انسان ظالم اور جاہل ہے اور جلد باز ہے۔ اب

تجھے چاہیے کہ مخلوق خواہش ارادہ واختیار اور تدبیر جس جس چیز کو تو نے چھوڑ دیا ہے اس کی طرف پھر مائل نہ ہو۔ اور قلب کی حفاظت کر کہ وہ بلا نازل ہونے کے وقت صبر ورضا یعنی اللہ کی رضا پر راضی رہنے کو نہ چھوڑے بلکہ تو غسال کے سامنے مردے کی طرح ماں اور دایہ کی گود میں شیر خوار بچے کی مانند پڑا رہ اللہ کے سوا جو کچھ ہے سب سے اندھا ہو جا اور نفع ونقصان عطا کرنے اور نہ دینے میں حق کے سوا کسی کو نہ دیکھ۔ تکلیفوں اور بلاؤں میں تمام مخلوق اور اسباب کو اللہ کا کوڑا سمجھ کہ وہ اس کوڑے سے تجھے مارتا ہے کیونکہ اس طرح وہ تجھے پاک کرتا ہے اور تیرے مراتب بلند کرتا ہے۔ پھر تجھے نعمتیں عطا فرماتا ہے اور اُسی مخلوق واسباب سے اللہ اس طرح کھلاتا پلاتا ہے جیسے کہ تجھے اپنے ہاتھ سے کھلاتا پلاتا ہے۔

بعض اولیاء اللہ پر بلا نازل ہونے کا سبب:۔ اللہ تعالیٰ مومنین میں سے ایک گروہ کو جو اہل ولایت ومعرفت سے ہیں انہیں اس لیے بلا میں مبتلا کرتا ہے کہ وہ اللہ سے سوال کریں پھر جب وہ سوال کرتے ہیں تو اللہ ان کے سوال کو پسند فرماتے ہیں اور سوال کی قبولیت کو دوست رکھتے ہیں تاکہ اس پر مکمل کرم فرمائیں۔

اس طرح فضل وکرم ہونے کے بعد جب مومن دعا وسوال کرتا ہے تو کبھی دعا قبول ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ دعا کا قبول نہ ہونا بدنصیبی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لیے کہ بندہ ہمیشہ بارگاہ الٰہی میں آہ وزاری سے دعا کرتا رہے اس کا ایسا کرنا اللہ کو پسند ہے اس عمل پر اللہ اپنے بندے پر خوش ہوتے ہیں بندہ یعنی اللہ کا ولی بلا نازل ہونے کے وقت ادب کرے اور احکام الٰہی کے اندر اپنے ظاہر وباطن میں گناہوں کو تلاش کرے اور دیکھے کہ کہیں تقدیر پر چون وچرا تو نہیں کی جس طرح ایک اللہ کے ولی اپنے مریدین کے ہمراہ سمندر کے کنارے کنارے کہیں جارہے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ سمندر میں بارش ہو رہی ہے تو انہوں نے اپنے جی میں خیال کیا کہ سمندر میں بارش کا کیا فائدہ پانی پر پانی برس رہا ہے یہی بارش اگر خشکی پر ہوتی تو گھاس اُگتا جانور کھاتے مخلوق کو فائدہ ہوتا اُسی وقت اللہ کیطرف سے ندا آئی اے میرے بندے میرے کاموں میں عیب نکالتے ہو اعتراض کرتے ہو اُسی وقت حالت سلب ہو گئی قلب میں اندھیرا چھا گیا مریدین سے کہنے لگے

کام بگڑ گیا ہے اب ایسا کرو میری ٹانگوں میں رسی باندھ کر مجھے پتھروں پر گھسیٹو جب تک میں منع نہ کروں گھسیٹتے رہو مریدین نے گھسیٹنا شروع کر دیا سارا جسم چھل گیا خون بہنے لگا کافی دیر کے بعد فرمایا چھوڑ دو پھر سارا واقعہ مریدین سے فرمایا کہ انبیاء اولیاء کے ارادوں پر بھی گرفت ہوتی ہے کہ اللہ کے ارادے کیخلاف ارادہ کیوں پیدا ہوا اس طرح تقدیر کیخلاف خیال آنے پر کس قدر تکلیف اُٹھانا پڑی۔ پھر اگر بلا دور بھی ہو جائے تو پھر بھی گریہ زاری دعا اور عذر خواہی میں ہمیشہ مشغول رہے اور قبولیت دعا میں تاخیر ہونے پر خدا پر تہمت نہ لگائے ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کریں نعمت ہو یا بلا صحت ہو یا بیماری روزی ہو یا روزہ اللہ کی رضا پر راضی رہے۔

مخلوق و دنیا اور آخرت میں خواہشات سے فنا کے بعد نتیجہ:۔ جب بندہ مخلوق خواہش نفس ارادہ اور دنیا و آخرت کی آرزوؤں سے فنا ہو جاتا ہے تو اللہ کے سوا کسی کو نہیں چاہتا اور تمام چیزیں اس کے قلب سے خارج ہو جاتی ہیں تو وہ خدا تک پہنچ جاتا ہے اللہ اس کو مقبول و برگزیدہ بنا دیتا ہے اس کو دوست رکھتا ہے اسے اپنی مخلوق کا محبوب بنا دیتا ہے۔ اس بندے کو اللہ ایسا بنا دیتا ہے کہ وہ اللہ اور اللہ کے قرب کو پسند کرتا ہے اس کے فضل سے صاحب نعمت ہو جاتا ہے اور اس کی نعمتوں میں کروٹ بدلتا ہے اللہ اپنی نعمتوں کے اس پر دروازے کھول دیتا ہے اور خوشخبری سناتا ہے کہ یہ دروازے تجھ پر کبھی بند نہ ہونگے پھر بندہ اللہ کو اختیار کرتا ہے۔ اور اللہ کے ارادہ کیساتھ ارادہ اور اللہ کی تدبیر کیساتھ تدبیر کرتا ہے وہی چاہتا ہے جو اللہ چاہتا ہے اس کی رضا پر راضی رہتا ہے اس کے حکم کو بجالاتا ہے اللہ کے دشمن کا حکم نہیں مانتا اللہ کے غیر کو وجوداً اور فعلاً کسی طرح بھی نہیں دیکھتا۔

پھر اس وقت جائز ہے کہ اللہ اس سے کوئی وعدہ کرے اور ادائے وعدہ کا اس پر اظہار نہ کرے اور بندے کو وہ شے نہ پہنچے جس کے پہنچنے کا اس نے وہم و گمان کیا تھا اس لیے خواہش و ارادہ اور طلبِ لذاتِ نفس کے زائل ہونے کیساتھ ہی غیریت زائل ہو چکی اور اب وہ فی نفسہ حق سبحانہ تعالیٰ کا فعل و ارادہ اور اُسی کی مراد بن گیا ہے۔

اس مقام میں بندہ کی طرف نہ وعدہ کی نسبت کی جاتی ہے نہ خلاف وعدہ کی کیونکہ یہ اس کی صفت

ہے جس کا ارادہ اور خواہش باقی ہے۔اس وقت بندے کے حق میں اللہ کا وعدہ اس شخص کے قول کی طرح ہو جاتا ہے جس نے کسی کام کے کرنے کا اپنی ذات میں ارادہ کیا اور اس کی نیت کی پھر اپنے ارادہ کو دوسرے کام کی طرف مثل ناسخ و منسوخ کے ان چیزوں میں بدل دیا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ جو چیز کسی آیت سے ہم منسوخ کرتے ہیں تو ہم اس آیت کی مثل اور یا اس سے بھی بہتر لے آتے ہیں کہ آپ نہیں جانتے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے تو پھر نبی اکرمؐ ارادے اور خواہش سے پاک کیے گئے تھے آپؐ حق سبحانہ تعالیٰ کے محبوب اور مراد تھے آپؐ سے اللہ ہی کے ارادے اور فعل ظاہر ہوتے تھے۔

بس ولی کے کام کی انتہا نبی کے کام کی ابتدا ہے۔ولایت وابدالیت کے آخری مقام کے بعد نبوت کے سوا کوئی مقام نہیں۔

سیر الی اللہ و فی اللہ و من اللہ کی تشریح:۔ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بندے کا اپنی طبعی عادت کو چھوڑ کر شرع کے مطابق زندگی گزارنا یہ سلوک کی ابتدا ہے۔پھر مقدرات الٰہی کی طرف آجانا یہ دوسرا درجہ ہے۔پھر نگہداشت حدود شرعی کیساتھ عادات طبعی کیطرف پلٹ آنا یہ تیسرا درجہ ہے۔بس اس تیسرے درجے میں تو اپنے ماکول و مشروب و ملبوس اور نکاح کرنا مکان بنانا اور باقی وہ امور جنہیں تو اپنی عادات و طبع کیا کرتا تھا انہیں حکم شرع کی وجہ سے کریگا یا منع کی وجہ سے چھوڑ دیگا اور کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کریگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارے پاس جو چیز کہ رسول اللہؐ لائے ہیں بس اسے لو اور جس چیز سے تمہیں روک دیا ہے اس سے باز رہو اور فرمایا کہہ دیجیے اے رسولؐ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریگا۔پھر تو اپنے ظاہر و باطن میں اپنی خواہش اپنے نفس اور اس کی سرکشی سے فنا کر دیا جائیگا پھر تیرے باطن میں اللہ کی توحید کے سوا اور تیرے ظاہر میں اللہ کی عبادت اور اطاعت کے سوا کچھ نہ رہے گا پھر یہ حالت تیرے رات اور دن میں حرکت و سکون اور سفر و حضر میں صحت و مرض میں شادی و غمی اور تیرے کل احوال میں تیرے ظاہر و باطن کا جامہ اور تیرا طریقہ ہو کر رہے گی۔پھر تو قدر کے مقام میں لایا جائے گا پھر تجھ میں قضا و قدر کا تصرف ہوگا پھر تو اپنی کوشش اور مشقت اور اپنی قوت سے فنا ہو جائے گا

پھر وہ تیرے حصے تیری طرف پہنچائے جائیں گے جنہیں قلم تیرے لیے لکھ کر خشک ہو گیا ہے اور جن پر علم الٰہی گذر گیا ہے۔ پھر یہ نعمتیں تجھے ملیں گی تجھے حفاظت اور سلامتی میں رکھا جائے گا پھر تیرے لیے شرعی حدود کی نگہداشت ہوگی اور تجھے فعل مولا سے موافقت ہوگی اس مقام پر تجھ سے قاعدہ شرع اس طرح نہیں ٹوٹے گا کہ تو حرام کی طرف مائل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم ہی نے قرآن نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ اور فرمایا ہم نے اس طرح سے کیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے برائی اور فحاشی کو لوٹا دیا بیشک وہ ہمارے بندگان مخلص میں سے ہیں پھر اللہ کی رحمت سے موت کے وقت تک اللہ کی مدد اور حفاظت تیرے ساتھ رہے گی تیری پسندیدہ چیزیں تیرا حصہ ہیں تیرے لیے موجود رکھے گئے ہیں مگر تیرے سیر و سلوکِ طریقت میں طبیعت کے میدان اور خواہش و عادات کے چنگل کو تیرے قطع کرنے کے وقت تجھ سے اس لیے روک لیے گئے ہیں کہ وہ بوجھ ہیں تجھے بوجھل اور سست نہ کر دیں اور آستانہ فنا تک پہنچنے کے وقت تیرے مقصود و مطلوب سے تجھ کو لوٹا نہ دیں اور یہ ہی عتبہِ فنا یعنی قربِ الٰہی تک پہنچنے کا وسیلہ ہے اور تیرے لئے معرفت حق کا اسرار و علوم سے مختص ہونے اور انوار کے سمندروں میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔ اس لئے کے ظلمتِ طبائع انوار کو نقصان نہ دیگی۔ پھر جب تک کہ روح جسم سے جدا نہ ہو جائے طبیعت ان اقسام کو پورا لینے کیلئے باقی رہتی ہے کیونکہ اگر طبیعت آدمی سے زائل ہو جائیگی تو پھر وہ فرشتوں میں جا ملے گا اور نظام عالم ٹوٹ جائے گا اور حکمت الٰہی باطل ہو جائے گی بس طبیعت تجھ میں اس لیے باقی رہی ہے تا کہ تو مذکورہ حصوں کو اور لذات کو پورا پورا لے لے عاداتِ طبعی کا باقی رہ جانا یہ بطور وظیفہ کے ہے اصلی طور پر نہیں ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دنیا سے تین چیزیں میری دوست بنائی گئی ہیں یعنی پسند کرائی گئی ہیں۔ خوشبو، عورت اور آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا مافیہا سے فنا ہو گئے تو سیر الی اللہ کے وقت جو حصے آپ سے روکے گئے تھے وہ اب اس سیر من اللہ میں آپ کی طرف لوٹائے گئے آپؐ کے فرمان پاک کے مطابق کہ صالحین کی نیکیاں مقربین کیلئے گناہ ہوتے ہیں پھر آپؐ نے موافقتِ حق راضی برضا اور بجا آوری حکم الٰہی کی حالت میں ان حصوں کو پورا لے لیا۔

اللہ کے نام مقدس میں اس کی رحمت عام ہے اور اس کا فضل تمام انبیاء اور اولیاء کو شامل حال ہے بس اس باب میں یعنی اس مقام میں ہر ولی کا یہی حال ہے کہ اس کے فنا ہو جانے کے بعد اس کی جانب اس کی خواہشات نفسانی اور لذات کے حصے شرعی حدود کی حفاظت کے ساتھ لوٹائے جاتے ہیں پس انتہا سے ابتدا کی طرف رجوع اور واپسی کے یہ ہی معنی ہیں۔

محبت اور محبوب:۔ بڑا تعجب ہے کہ تو بہت کہا کرتا ہے کہ فلاں مقرب بنایا گیا اور میں دور رکھا گیا فلاں کو دیا گیا مجھے محروم رکھا گیا فلاں کو غنی اور مجھے محتاج بنایا گیا فلاں تندرست رکھا گیا اور مجھے بیمار بنایا گیا فلاں بزرگ بنایا گیا اور مجھے حقیر بنایا گیا فلاں کی تعریف اور میری مذمت کی گئی فلاں سچا بنایا گیا اور میں جھوٹا بنایا گیا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ واحد ہے اور واحد محبت میں وحدت اور یکتائی کو پسند کرتا ہے اگر اللہ غیر کے ذریعہ سے تجھے اپنے فضل ورحمت سے قریب کر دے تو پھر خدا سے تیری محبت کم ہو جائیگی اور خدا اور اس کے غیر پر تقسیم ہو جائیگی اس وجہ سے کہ بسا اوقات تجھ میں اس شخص سے محبت پیدا ہو گی۔ جس کے ہاتھ سے پہنچنے کا اظہار ہوا ہے۔ اور پھر تیرے دل سے اللہ کی محبت کم ہو جائیگی لیکن اللہ تعالیٰ غیور ہے شریک کو پسند نہیں کرتا بس یہی وجہ ہے کہ اس نے غیر کے ہاتھ کو صلہ رحمی سے اُس کی زبان کو تیری حمد وثنا سے اُسکے پاؤں کو تیری طرف آنے سے روک دیا ہے تا کہ اسکے سبب تو خدا سے روگرداں نہ ہو۔

تو نے رسول کریم ﷺ کا فرمان پاک نہیں سنا کہ قلوب انسانی کی پیدائش اس طرح پر ہے کہ وہ اپنے احسان کرنے والوں سے محبت اور برائی کرنے والوں سے بغض رکھتے ہیں بس اللہ مخلوق کو تجھ پر ہر طرح کا احسان کرنے سے روک دیتا ہے۔ یہاں تک کہ تو اُسے یکتا جانے اور اسی کو دوست رکھے اور تو اپنے ظاہر وباطن کے ساتھ اپنی تمام حرکات وسکنات میں ہر طریقہ سے اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔

پھر تو نہ دیکھے خیر کو مگر اُسی کی طرف سے اور نہ دیکھے شر کو مگر اُسی کی جانب سے اور تو مخلوق ونفس اور خواہش وآرزو اور سب ماسوائے مولیٰ سے فنا ہو جائے جب تو ایسا ہو جائے گا تو پھر تیری طرف عطا وبخشش اور فراخی کے ساتھ کھول دیے جائیں گے اور زبانیں تیری حمد وثنا کیساتھ کھول دی جائیں گی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ تجھے دنیا میں اور عقبیٰ میں ہمیشہ ناز و نعمت کیساتھ رکھے گا بس بے ادبی سے بچ اُس ذات کی طرف دیکھ جس کی نظر تیری طرف ہے اُس کی طرف توجہ کر جو تیری طرف متوجہ ہے اس کو دوست رکھ جو تجھے دوست رکھتا ہے اسے جواب دے جو تجھے پکارتا ہے اُسے اپنا ہاتھ دے جو تجھے گرنے سے بچاتا ہے ظلمت و جہالت سے نکالتا اور ہلاکت سے نجات دیتا ہے۔ نجاست کو دھو کر آلائشوں سے تجھے پاک کرتا ہے تیرے نفس مردار کی بدبو اور گندے ارادوں سے تجھے خلاصی دیتا ہے۔ نفس امارہ کی برائی سے اور لوگوں سے رہائی دیتا ہے جو تیرے بھٹکے ہوئے گمراہ کرنیوالے ساتھی تیرے شیطان ہیں اور جو تیرے جاہل دوست ہیں راہِ حق کے ایسے ڈاکو ہیں جو تمام نفیس قیمتی اور عزیز چیزوں کے اور تیرے درمیان حائل ہیں بس کب تک تو عادات میں مقید اور مخلوق میں گرفتار رہیگا کب تک خواہش کی پیروی اور اپنے مولا سے سرکشی کریگا کب تک دنیا وآخرت اور غیر مولیٰ میں پابند رہیگا تو ہر شے کے خالق اور ہر شے کے وجود میں لانے والے سے کہاں دور پڑا ہوا ہے یاد رکھ کہ اوّل وآخر ظاہر وباطن وہی ہے بس دنیا وآخرت کو ترک کر ترک مولا اور ترک کو بھی ترک کر۔ یہ چاروں ترک جب تک نہیں کریگا قرب مولا نصیب نہیں ہوگا۔

معرفت کی ایک قسم:۔ حضور غوث الثقلینؓ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ میں کہہ رہا ہوں اے باطن میں اپنے پروردگار کیساتھ نفس کو شریک کرنے والے اور ظاہر میں اس کی مخلوق کو اور عمل میں اپنے ارادہ کو شریک بنانے والے۔ بس ایک شخص نے جو میرے پاس تھا کہا یہ کیا کلام ہے میں نے جواب دیا یہ کلام معرفت کی ایک قسم ہے۔

موت ابدی حیات ابدی:۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن ایک امر نے تنگ کیا اور اس کے دباؤ میں نفس نے حرکت کی اور اس تنگی سے راحت وکشائش کا طلبگار ہوا پھر مجھ سے کہا گیا تو کیا چاہتا ہے میں نے کہا ایسی موت چاہتا ہوں جس میں حیات نہیں اور ایسی حیات چاہتا ہوں جس میں موت نہیں۔

پھر کہا گیا وہ موت کونسی ہے جس میں حیات نہیں اور وہ حیات کیا ہے جس میں موت نہیں۔ میں نے جواب دیا وہ موت جس میں حیات نہیں وہ میرا اپنی ہم جنس مخلوق سے مرجانا ہے اس طرح کہ میں ان کو اپنے نفع نقصان میں نہ دیکھوں اور میرا مرجانا دنیا و آخرت میں اپنے نفس اور خواہش و آرزو سے اس طرح ہے کہ ان سب میں زندہ رہوں اور میں ان میں پایا نہ جاؤں۔

اور وہ حیات جس میں موت نہیں وہ میرا اپنے رب کے فعل میں زندہ رہنا ہے اس طرح کہ میرا وجود نہ ہو اور اس میں میرا مرجانا وجود حق کیساتھ میرا موجود رہنا ہے بس میرا یہ چاہنا سب چاہتوں سے زیادہ نفیس تھا جب سے کہ میں نے ہوش سنبھالا۔

مرید اور مراد کی تشریح:۔ تیری حالت اور مقام ایسا ہوگا کہ یا تو مرید ہوگا اور یا مراد۔ اگر تو مرید ہے تو تُو بوجھل کیا گیا ہے اور بہت بوجھ اُٹھانے والا ہے اور تو ہر ایک بھاری اور سخت بوجھ اُٹھائیگا اس لیے کہ تو طالب ہے۔ طالب سختی اور مشقت اُٹھانے والا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے مطلوب کو پہنچ جائے اور اپنے محبوب کیساتھ کامیاب ہو جائے اور مقصود کو پالے۔

اب تجھے سزاوار نہیں کہ تیری ذات تیرے مال اور اہل و اولاد پر جو بلا نازل ہوتی ہے اس سے فرار کرے یہاں تک کہ بوجھ تجھ سے گرا دیا جائے اور حجاب تجھ سے اُٹھا لیا جائے اور اذیت و تکلیف اور ذلت کو تجھ سے دور کر دیا جائے پھر تمام رذائل نفسانی میل کچیل اہانت بیماری و درد اور ہر ایک احتیاجِ مخلوق سے تیری حفاظت و نگہداشت کی جائے اس کے بعد تجھے مریدان حق کے بالاتر مقام اور ناز و نعمت یافتہ مریدین کے زمرہ میں داخل کیا جائیگا۔

اگر تو مراد ہے تو بلاؤں کے نازل ہونے پر اللہ تعالیٰ پر ہرگز تہمت نہ لگا اور اس کے نزدیک تیری جو قدر و منزلت اور مقام و مرتبہ ہے اس میں ہرگز شک نہ کر اس واسطے کہ حق سبحانہ تعالیٰ تجھ پر کبھی اس وجہ سے بلا نازل کرتا ہے تاکہ مردانِ کاملین کے درجہ تک تجھے پہنچائے اور منزل و مقام اولیاء کرام اور ابدالین تک بلند کر دے اس لیے اللہ کی قضا پر راضی رہ۔ کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیری منزل ان کی منازل سے اور تیرا درجہ ان کے

درجات سے گھٹ جائے؟ تیری خلعت تیرا نور ایمان اور تیری نعمت ان سے کم ہو جائے پھر اگر تو اس کمی پر راضی بھی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی نہیں ہے کیونکہ اللہ بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے یعنی اللہ تو تیرے لیے اعلیٰ و روشن اور بلند مقام کو پسند کرتا ہے اور تو انکار کرتا ہے۔ پھر اگر تو کہے کہ بلا تو طالب و مرید کیلئے ہے مراد اور محبوب کیلئے یہ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے کہ ناز و نعمت میں پروردہ محبوب و مراد کو بلا میں مبتلا کیا جائے اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے آقا مولا رسول کریم ﷺ تمام محبوبوں کے سردار ہیں اللہ کی ذات ان کے ناز اُٹھاتی ہے آپؐ کی زلفوں اور چہرے کی قسمیں کھاتی ہے اتنا پیار کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے محبوب اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو اس کائنات کو پیدا نہ کرتا اس کے باوجود سب لوگوں سے شدید ترین بلا آپؐ پر تھی۔ اور بیشک آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے دین میں سب سے زیادہ میں ڈرایا گیا ہوں اور جس قدر اللہ کی راہ میں میں تکلیف دیا گیا ہوں کوئی اور اتنی تکلیف نہیں دیا گیا بیشک مجھ پر تیس دن اور راتیں ایسی گزری ہیں کہ اس میں ہمارے لیے اس قدر ہی رزق ہوتا تھا کہ جس کو بلالؓ کی بغل چھپا لیتی ہے اور فرمایا ہم انبیاء کا گروہ درد و بلا میں اور لوگوں سے زیادہ سخت ہے پھر اسی طرح اور اللہ کے خاص بندے۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ کو پہچاننے والا اور تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

بس اب معلوم ہوا کہ کس طرح آپؐ جیسے ناز پروردہ محبوب و مراد بلا میں مبتلا کیے گئے اور کس طرح ڈرائے گئے۔ یہ بلا میں مبتلا کرنا اور ڈرانا آپ کو جنت میں انتہائی منازلِ عالیہ پر پہنچانے کیلئے تھا کیونکہ دنیا میں اچھے اعمال اور مجاہدہ نفس کے بغیر جنت میں درجات بلند نہیں کیے جائیں گے کیونکہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے انبیاء اولیاء کے حالات سے ثابت ہے کہ احکام الٰہی ماننے اور بلا پر صبر کرنے اور اللہ کی رضا پر راضی رہنے کے بعد بلا ان سے دور کی جاتی ہے اور دیدارِ الٰہی تک پہنچتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنا انعام اور فضل و کرم فرماتے ہیں اور ہمیشہ کیلئے اپنے فضل سے ہر قسم کی نعمتیں عطا فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے کسی خاص ولی کو کسی گمراہ کے عیوب پر مطلع کرتا ہے:۔

غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کبھی اپنے ولی کو کسی گمراہ بے دین اور لعنتی کے

عیوبوں جھوٹے دعووں غلیظ قول وفعل پر شرک باطنی برائی چھپی ہوئی بدنیتی پر اور شیطانی الہاموں پر مطلع کر دیتا ہے اس بے دین کی تمام برائیوں کی اپنے ولی کو الہام کے ذریعے خبر کر دیتا ہے اور اس کی گمراہی کو اپنے ولی پر ظاہر کر دیتا ہے۔

پھر یہ ولی اللہ اپنے رب اور اس کے رسولؐ کے دین کی وجہ سے اُس پر غیرت کرتا ہے اور باطن میں اس کا غصہ سخت ہو جاتا ہے اور اس کا اثر ولی کے ظاہر میں پایا جاتا ہے اور اللہ کا ولی اسطرح کہتا ہے کہ کس طرح یہ بزرگی کا دعویٰ کرتا ہے جبکہ اس کو شیطان الہام کرتا ہے اور یہ گمراہ شیطانی الہام کو بزرگوں کی طرف منسوب کرتا ہے کہ مجھے بزرگ حکم کرتے ہیں حالانکہ شیطان نیم خوابی میں اُس ملعون کو آواز دیتا ہے اور وہ اپنی گمراہی اور بے دینی کیوجہ سے اُس آواز کو کسی بزرگ کی آواز سمجھ کر اعلان کر دیتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ یہ کام ہو کر رہے گا اور وہ کام نہیں ہوتا کیونکہ شیطان نے اپنے نائب کی زبان پر جھوٹ بولا ہے لیکن وہ ملعون شخص اپنی گمراہی اور بے دینی کو ہدایت اور عین دین سمجھے گا اور اسی بے دینی پر موت تک قائم رہے گا اور کفر کی حالت میں مرے گا اور جہنم واصل ہوگا انھیں یقیناً ہمیشہ اسی میں رہنا ہے۔ اس کی زندگی میں ہی اس کے عیبوں افعال خبیثہ اور بے حیائی کا ذکر اس ولی کی زبان سے جاری ہوتا ہے جس سے وہ اللہ کا ولی اُس شیطان کی شیطانیت کو لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے تاکہ لوگ اس کے شیطانی فریب سے اپنا ایمان بچا سکیں۔

اللہ کے ولی کی زبان پر یہ ذکر اللہ کے فعل وارادہ سے ہوتا ہے جاہل اور گمراہ مخلوق کہتی ہے کہ یہ اللہ کا ولی غیبت کرتا ہے کیا ولی غیبت کرتے ہیں؟ نہیں وہ غیبت نہیں کرتے وہ تو غیبت سے منع کرتے ہیں اور کیا کسی ولی کے لیے جائز ہے کہ وہ کسی حاضر یا غائب کو ایسی برائی کیساتھ یاد کرے جو خاص وعام کسی پر ظاہر نہیں۔ پھر یہ انکار منکرین کے حق میں اللہ کے اس قول کے مطابق ہو جاتا ہے کہ ان دونوں یعنی شراب اور جوئے کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ ہے ظاہر میں یہ ایک انکار منکر ہے اور باطن میں اللہ کو غصہ میں لانا ناراض کرنا اور اس پر اعتراض کرنا ہے۔ پھر منکر کی حالت ایک حالت حیرت ہو جاتی ہے بس اس حالت میں سکوت وتسلیم اور شریعت میں اس کے جواز کی تلاش اس کا فرض ہے نہ کہ اعتراض کرنا اللہ پر اور اس کے ولی پر جو کہ اُس جھوٹے لعنتی کی گمراہی کو اللہ کے حکم سے ظاہر کرتا ہے مخلوق خدا کی بہتری کیلئے کرتا ہے اور کبھی ولی اللہ کا اس کی

گمراہی اور بے دینی کا ذکر کرنا اس گمراہ کی توبہ کا سبب بن جاتا ہے اور وہ شیطانی راہ سے باز آجاتا ہے اور اس اللہ کے بندے سے معافی مانگ کر بخشش کا حقدار ہو جاتا ہے۔ اگر وہ ازلی بدبخت ہے تو اس راہ نہیں جاتا اللہ کے غضب کو دعوت دیتا رہتا ہے۔ اور اللہ کے ولی کی ناراضگی اس جھوٹے پر خدائی حملہ ہے اور اُس مغرور بے غیرت کیلئے نفع پہنچانے کا باعث بھی ہوسکتا ہے جو اپنے غرور اور سرکشی کی وجہ سے ہلاک ہونے والا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت فرماتا ہے۔

آٹھ خصلتوں پر تصوف کی بنیاد ہے:۔ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تجھے وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے اور اس کی فرمانبرداری کرنے کی اور ظاہری شرع کی پابندی کرنے اور سینہ کو صاف رکھنے کی۔ سخاوتِ نفس اور بشاشت چہرہ کی اور مصرف آنے والی چیزوں کو خرچ کرنے کی۔ اذیت دینے سے رکنے تکلیفوں اور فاقوں کو برداشت کرنے کی۔ مشائخ حضرات کا ادب واحترام اور بھائیوں کیساتھ اچھا معاملہ کرنے کی۔ چھوٹوں کو نصیحت کرنے کی اور رشتہ داروں سے پیار محبت سے رہنے کی فقر وفاقہ برداشت کرنے ایثار کرنے لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے اور ذخیرہ کرنے سے دور رہنے کی اور جو لوگ گروہِ سالکین سے نہیں ان کی صحبت چھوڑ دینے کی دینی اور دنیاوی کاموں میں بزرگوں کی مدد کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔

فقر کی حقیقت یہ ہے کہ تو اپنے جیسے شخص کا محتاج نہ ہو اور غنا کی حقیقت یہ ہے کہ تو مخلوق سے بے نیاز ہو جا تصوف قیل وقال نہیں بھوک سے اور پسندیدہ اشیاء کو چھوڑنے سے حاصل ہوتا ہے فقیر یعنی سالک مرید جس نے ابھی راہِ طریقت اختیار کیا ہے اُس سے پیار کر نرمی سے پیش آ علم کی باتیں نہ کر وہ خوفزدہ ہو جائیگا نرمی اور پیار کرنے سے وہ محبت کرنے لگے گا اور اصلاح پکڑ جائیگا اور سفرِ طریقت کو طے کرلے گا۔ تصوف کی بنیاد آٹھ خصلتوں پر رکھی گئی ہے:

(1) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح سخی ہونا۔ (2) حضرت اسحاق علیہ السلام کی طرح راضی رہنا۔
(3) حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح صبر کرنا۔ (4) حضرت ذکریا علیہ السلام کی طرح مناجات کرنا
(5) حضرت یحییٰ علیہ السلام کیطرح غربت اختیار کرنا۔ (6) حضرت موسیٰ علیہ السلام کیطرح صوف پہننا۔

(7) حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرح سیر کرنا۔ (8) ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح فقر اختیار کرنا۔ ان سب پر ہمارا اسلام ہو!

اغنیاء اور فقراء سے ملنے کا طریقہ:۔ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ امیر لوگوں سے وقار اور خودداری سے مل اور فقراء سے تواضع فروتنی اور عاجزی کیساتھ مل۔ تواضع عاجزی اور خلوص کو اختیار کرنا تجھ پر واجب ہے۔ خلوص یہ ہے کہ ہر وقت اور ہر حال میں خالق کو دیکھے نہ کہ مخلوق کو۔ اسباب پیدا کرنے میں اللہ پر تہمت نہ لگا۔ تمام احوال میں اللہ پر اپنی بیچارگی ظاہر کر۔ اپنے بھائیوں یعنی پیر بھائیوں کے حق کو اس بات پر بھروسہ کرتے ہوئے کہ تیرے اور اس کے درمیان دوستی ہے ضائع نہ کر۔

صحبتِ فقراء کو تواضع، حسن ادب اور سخاوت کیساتھ اختیار کرنا تجھ پر واجب ہے۔ تو اپنے نفس کو مار دے یہاں تک تو حیات معنوی کیساتھ زندہ کیا جائے یاد رکھ جس کا اخلاق وسیع ہے وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہے باطن کو ماسوی اللہ سے بچانا افضل الاعمال ہے اور تجھ پر واجب ہے کہ لوگوں کو حق اور صبر کی وصیت کر۔

فقیر سے صحبت رکھنی اور ولی کی خدمت کرنی تجھے کافی ہے فقیر وہ ہے جو اللہ کے سوا ہر چیز سے بے نیاز ہو خوب سمجھ لے کہ اپنے سے چھوٹے پر حملہ کرنا نامردی ہے۔ اپنے بڑے پر حملہ کرنا بے حیائی ہے برابر والے پر حملہ کرنا بداخلاقی ہے سب کے ساتھ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے حکم کے مطابق سلوک کر یہی فقیری اور تصوف ہے۔ بس اس کوشش کو کسی بیہودہ شے سے نہ ملا اللہ ہمیں اور تمہیں سمجھ اور توفیق دے۔

اے اللہ کے ولی ہر حال میں تجھ پر خدا کا ذکر کرنا لازمی ہے اس واسطے کہ ذکر تمام نیکیوں کا جامہ یعنی لباس ہے اور تجھ پر اللہ کے وعدوں کی رسی کو مضبوط پکڑنا لازم ہے کیونکہ یہ ہر قسم کے نقصان کو دور کرنے والا ہے اور تجھے ایسے موقعوں کیلئے جو قضائے الٰہی سے پیش آتے ہیں تیار رہنا لازم ہے کیونکہ جو چیزیں مقدر کی گئی ہیں ضرور پیش آنے والی ہیں اور آگاہ ہو جا کہ تیری حرکات وسکنات ہر قول وفعل کی پرسش ہوگی لہذا وقت کی مناسبت سے زیادہ بہتر کاموں میں مشغول ہو جا اور تمام اعضاء کو فضول کاموں سے بچا وقت سب سے قیمتی چیز ہے اس کو ضائع نہ کر اس کی قدر کر اگر تو وقت ضائع کرے گا تو وقت تجھے ضائع کر دے گا۔

اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کو لازمی طور سے اختیار کر۔ اللہ نے جس کو والی بنایا ہے اسکی فرمانبرداری کر اور اس کا حق ادا کر۔ اس پر جو چیز واجب ہے اس کا تو مطالبہ نہ کر اور ہر حال میں اس کیلئے دعا کر مسلمانوں سے گمان نیک رکھنا نیت نیک رکھنا اور ان کیساتھ تمام نیک کاموں میں شریک رہنا تجھ پر واجب ہے ۔اپنے دل میں کسی کی بدخواہی یعنی کسی کا برا چاہنا کینہ ودشمنی کے جذبات رکھنا تیرے لیے جائز نہیں۔ جس نے تجھ پر ظلم کیا تو اس کیلئے دعائے خیر کر اور ہر وقت اللہ کی طرف دھیان رکھ کہ کیا تیرے کام اللہ کے پسندیدہ ہیں۔

ہمیشہ رزق حلال کما کر کھانا جو باتیں دین ودنیا کی تو نہیں جانتا اللہ کے ولی سے پوچھنا اور اللہ سے شرم کرنا تجھ پر لازم ہے۔ اللہ کیساتھ دوستی رکھ اللہ کے دشمنوں سے دشمنی رکھ اللہ کے دوستوں سے دوستی اللہ کی دوستی ہے۔ اللہ کے دوستوں کی دوستی ہر حال میں عزیز رکھ ان کی خدمت کو واجب جان غریبوں پر صدقہ کر کہ جو مسلمان فوت ہو گئے ہیں ان کے لیے دعائے مغفرت کر ان کاموں میں ہیشگی کر اللہ توفیق دینے والا مددگار ہے تمام قوت واختیارات خدا بزرگ وبرتر کے پاس ہیں۔

خدا کیساتھ کس طرح رہے اور مخلوق کیساتھ کس طرح:۔ اللہ کیساتھ اس طرح رہ جیسے کہ مخلوق موجود ہی نہیں اور مخلوق کے ساتھ اس طرح رہ گویا نفس نہیں ہے۔ جب مخلوق کے بغیر اللہ کے ساتھ ہوگا تو تو اللہ کو پالے گا اور سب سے فنا ہو جائے گا۔

جب تو نفس کے بغیر مخلوق کیساتھ ہوگا تو تو عدل کریگا تو حق پر قائم رہے گا اور برے انجام سے سلامت رہے گا خلوت یعنی تنہائی کے دروازے پر سب کو چھوڑ دے اور خلوت میں تنہا داخل ہو جا بس تو خلوت میں یعنی تنہائی میں اپنے مونس کو باطن کی آنکھ سے دیکھ لے گا اور ذات کا مشاہدہ کرے گا نفس فنا اور دور ہو جائیگا نفس کی بجائے اللہ کا قرب نصیب ہو جائیگا۔

اس وقت تیری جہالت علم ہے تیرا بُعد قرب ہے تیری خاموشی ذکر ہے اور تیری وحشت انس محبت ہے۔ اے شخص جان لے کہ مقام عبودیت میں خالق اور مخلوق کے سوا کچھ نہیں اگر تو نے خالق کو اختیار کیا تو سمجھ لے کہ سب تیرے دشمن ہیں صرف پروردگار عالم تیرا دوست ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اس کو چکھا اس نے اس کو جانا۔

کسی نے آپؒ سے پوچھا جس پر تلخی یعنی کڑواہٹ غالب ہے وہ شیرینی کا ذائقہ کیوں کر محسوس کریگا۔ آپؒ نے فرمایا اپنی جانب سے تکلف اور قصد کیساتھ خواہشات کے دور کرنے پر عمل کرے۔ اے شخص مومن جب صالح عمل کرتا ہے تو اس کا نفس قلب کے حکم میں ہوتا ہے اور قلب جن چیزوں کا ادراک کرتا ہے اس کا نفس بھی ان چیزوں کا ادراک کرتا ہے۔ پھر اس کا قلب سر یعنی بھید الٰہی بن جاتا ہے پھر وہ بھید ایک جسم اختیار کر کے فنا ہو جاتا ہے پھر فنا بدل کر بقا ہو جاتی ہے۔

اسکے بعد فرمایا احبابِ مخلصانِ حق کی ہر در میں سمائی ہے۔ اے شخص مخلوق کو نیست یعنی نفی کر دینا اور تیری انسانی طبیعت بدلکر ملائکہ کی طبیعت بن جانا پھر خاصیت ملائکہ سے معدوم ہو کر پہلے راستہ سے مل جانا یہ حقیقتِ فنا ہے

اس وقت تیرا پروردگار تجھے پلائے گا جو کچھ پلانا ہے تجھ میں اگائے گا جو کچھ اگانا ہے۔ اگر تو اس مقام فنا کا ارادہ رکھتا ہے تو پہلے مسلمان ہو جا پھر اطاعتِ حق کیلئے گردن رکھ پھر اللہ کے اوامر و نواہی یعنی کن کاموں کا حکم دیتا ہے اور کن کاموں سے منع کرتا ہے کا علم حاصل کر پھر معرفتِ پروردگار حاصل کر پھر وجودِ حق کیساتھ باقی رہنا تجھ پر واجب ہے بس جب تیرا وجود وجودِ حق کے ساتھ باقی ہوگا تو تیرا سب کچھ اسی کے واسطے ہوگا۔ بس جان لے کہ زہد ایک گھڑی یعنی ایک لمحے کا کام ہے اور تقویٰ کام ہے دو ساعت کا یعنی تقویٰ دو گھڑی کا کام ہے اور معرفت حق عمل ابدی یعنی ہمیشہ کا عمل ہے۔

شیخ ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ معرفتِ حق کا راستہ کتنا لمبا ہے آپؒ نے فرمایا صرف دو قدم ہے۔ پہلا قدم نفس پر اور دوسرا قدم عرش پر۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس راستہ پر چلنے کی سمجھ اور توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

سالکین اہل مجاہدہ کیلئے دس خصلتیں ہیں:۔ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجاہدہ اور محاسبہ نفس کرنیوالے اولوالعزم سالکین راہ کیلئے دس خصلتیں ہیں جن پر وہ مداومت کر کے اِن خصائل کو جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم اور مضبوط کر لیتے ہیں تو شریعت کے بلند مرتبوں پر پہنچ جاتے ہیں۔

پہلی خصلت:۔ یہ ہے کہ بندہ قصداً یا سہواً جھوٹی یا سچی قسم نہ کھائے اس لیے کہ جب اس خصلت کو اپنی ذات

میں مضبوط کرلیا اور اپنی زبان کو اس کا عادی بنالیا تو یہ عادت بندہ کو قصداً یا سہواً ہر قسم کی قسم چھوڑ دینے کی طرف لے آتی ہے جب وہ ترک حلف کا عادی ہو گیا تو اللہ اس پر اپنے انوار کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیتا ہے پھر وہ اپنے دل میں اس عادت کی منفعت اپنے درجہ میں بلندی اور عزم و صبر میں قوت پاتا ہے۔ بھائیوں میں تعریف اور پڑوسیوں میں بزرگی حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جو اُسے دیکھتا ہے اس کی تقلید کرتا اور اس سے ہیبت کھاتا ہے۔

دوسری خصلت: ۔ یہ ہے کہ قصداً یا مذاق کیساتھ ہر طرح جھوٹ کہنے سے بچے اس لیے کہ جب ایسا کریگا کہ اس صفت کو نفس میں مضبوط کر کے سچ بولنے کی عادت کرلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا سینہ کھول دے گا اور اس شرح صدر سے اس کا علم روشن کر دے گا گویا کہ وہ جھوٹ کو جانتا پہچانتا ہی نہیں جھوٹ دوسرے سے سنے گا تو اسے عیب جانے گا اور اُسے اپنے جی میں سرزنش کریگا۔ اگر اُس سے اِس خصلت کے دور ہونے کی دعا کریگا تو ثواب ملے گا۔

تیسری خصلت: ۔ یہ ہے کہ اگر کسی سے کوئی وعدہ کرے تو اسے پورا کرے ورنہ وعدہ ہی نہ کرے کیونکہ وعدہ نہ کرنا بہتر ہے وعدہ خلافی کرنے سے۔ اس لیے کہ وعدہ کے خلاف کرنا جھوٹ کی ایک قسم ہے۔ جب وعدہ خلافی سے ڈر کر ایسا کرے گا تو اس کیلئے سخاوت اور حیا کا دروازہ کھل جائے گا صادقین کے دلوں میں اس کی محبت ہوگی اللہ کے ہاں اس کے مراتب بلند کیے جائیں گے۔

چوتھی خصلت: ۔ یہ ہے کہ مخلوقات میں سے کسی چیز پر لعنت نہ کرے اور کسی کو بھی تکلیف نہ پہنچائے یہ ابرار و صدیقین اور اولیاء عظام کے اخلاق کی صفت ہے یہ ایسے شخص کیلئے حُسنِ خاتمہ ہے وہ دنیا میں ایسے درجات کے ساتھ حفاظت الٰہی میں رہتا ہے اللہ اُسے ہلاکت میں گرنے سے بچاتا ہے اور مخلوق سے اُسے سلامت اور اپنی پناہ میں رکھتا ہے بندوں پر شفقت کرنے کی توفیق اور اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔

پانچویں خصلت: ۔ یہ ہے کہ کسی مخلوق پر بددعا نہ کرے بیشک اُس نے آپ پر ظلم کیا ہو اور ظلم کرنے والے سے بول چال نہ چھوڑے ظلم و زیادتی کا بدلہ نہ لے اپنے قول و فعل سے اس کی برابری نہ کرے۔ جس طرح ایک اللہ کے ولی کا واقعہ ہے کہ اُس کا ہمسایہ ایک کمینہ آدمی تھا ایک دفعہ بزرگ گھر پر نہ تھے تو وہ ہمسایہ سارا دن ان کے گھر کے سامنے آکر ان کا نام لے لے کر گالی گلوچ کرتا رہا فحش باتیں ان کے گھر والوں کو بھی کہتا رہا۔ وہ

بزرگ جب شام کو گھر آئے تو ان کی بیوی نے بتایا کہ آپکا ہمسایہ آج سارا دن آپ کو گالیاں دیتا رہا ہے اور ہمیں بھی اس کی بکواس سے بہت تکلیف اور پریشانی ہوئی ہے وہ بزرگ اُٹھے ایک جوڑا کپڑوں کا مٹھائی کا ڈبہ اور کچھ رقم لے کر اُس ہمسائے کے گھر گئے اور فرمایا کہ بھائی تو نے آج مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے اس کا بدلہ تو میں آپ کو نہیں دے سکتا لیکن یہ کپڑے، مٹھائی اور کچھ رقم آپ کی نیاز ہے قبول فرمائیں احسان تو بہت بڑا ہے لیکن نیاز معمولی سی ہے۔

ہمسایہ کہنے لگا کہ سرکار میں نے تو دن بھر آپ کو گالیاں دی ہیں احسان کرنے والا کوئی اور شخص ہوگا اُسے تلاش فرمائیں۔ بزرگوں نے فرمایا یہی تو تیرا احسان ہے دن بھر تو نے مجھے گالیاں دیں اس کے بدلے اللہ نے تیری تمام نیکیاں میرے نام اور میرے تمام گناہ تیرے نام لکھ دیے ہیں ایسا تو کوئی اپنے ماں باپ سے بھی احسان نہیں کرتا جیسا کہ تو نے میرے ساتھ کیا وہ بہت شرمندہ ہوا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت ہو گیا اور توبہ کرلی۔

اسی طرح خدا کیلئے تحمل اور برداشت کرے اس لیے کہ یہ خصلت اپنے صاحب کو درجات عالیہ کی طرف بلند کرتی ہے بندہ اس خصلت کیساتھ جب مودب اور آراستہ ہو جاتا ہے تو دنیا و آخرت میں بڑے بڑے درجے دور و نزدیک کی تمام مخلوق میں محبت دوستی اور مقبولیت پالیتا ہے۔ عبادت امور خیر مراتب کی بلندی اور قلوب مومنین میں اپنے اعزاز اور وقار کو بھی پالیتا ہے۔

چھٹی خصلت:۔ یہ ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی مخلوق پر یقین کیساتھ کفر و شرک اور نفاق کی گواہی نہ دے کیونکہ یہ خصلت رحمت سے زیادہ قریب اور مرتبہ میں زیادہ بلند ہے اور یہ خصلت کمال اتباع سنت ہے۔ اللہ کے علم میں دخل دینے سے بہت بعید اور خدا کے غضب سے بہت دور رکھنے والی ہے یہ خصلت اللہ کی رحمت و رضامندی سے بہت قریب ہے بس اللہ کے نزدیک یہ ایک بلند اور بڑا دروازہ ہے جو بندہ مومن کو تمام مخلوق پر مہربانی کرنیکا مالک بنا دیتا ہے۔

ساتویں خصلت:۔ یہ ہے کہ گناہوں کی چیزیں دیکھنے سے ظاہر و باطن میں بچے اور اپنے اعضاء کو گناہوں سے باز رکھے کیونکہ یہ عمل اس دنیا میں قلب اور تمام اعضاء کو حصول ثواب کی طرف جلد لے جانے والا ہے۔

باوجود ان ذخائر کے جنہیں خیر آخرت سے اللہ نے اس کیلئے رکھا ہے، ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ ان تمام خصلتوں پر عمل کرانے کا ہم پر احسان کرے اور نفسانی شہوات کو دلوں سے نکال دے۔

آٹھویں خصلت:۔ یہ کہ مخلوق میں سے کسی پر خواہ وہ بڑا ہو چھوٹا اپنا بوجھ ڈالنے سے خواہ تھوڑا ہو یا بہت پرہیز کرے بلکہ تمام لوگوں سے اپنی اُن چیزوں کا بوجھ اُٹھالے جن کی اسے ضرورت ہے یا نہیں ہے کیونکہ یہ خصلت عابدین کی پوری عزت اور متقین کا شرف ہے۔ اسی سے وہ احکام الٰہی پر قوت پاتا ہے پھر سب مخلوق اس کے نزدیک ایک مرتبہ میں ہو جاتی ہے جب مومن ایسا ہو جائیگا تو اللہ تعالیٰ اسے غنا و یقین اور ذات پر پورا بھروسہ رکھنے کی طرف لے جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی خواہش نفس سے بلند نہیں کرتا جس طرح شیطان کی خواہش تھی کہ اللہ مجھے اپنا نائب بنائے تو نہیں بنا اللہ نے نہیں بنایا آدمؑ کی کوئی خواہش نہیں تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنا نائب بنائے تو اللہ تعالیٰ نے بنالیا۔

اس مومن کے نزدیک حق میں تمام مخلوق برابر ہو جائے گی اور اس پر یقین رکھنا چاہیے کہ یہ عزت مومنین کا دروازہ ہے اور متقین کیلئے شرف ہے اور یہ خصلت مقام اخلاص تک پہنچنے کیلئے بہت قریبی دروازہ ہے۔

نویں خصلت:۔ یہ ہے کہ سالک کے مرتبہ کے لائق یہ ہے کہ وہ آدمیوں سے طمع و لالچ نہ رکھے اور جو چیزیں مخلوق کے پاس ہیں نفس کو ان کے لالچ میں نہ ڈالے بس بے شک یہ بڑی عزت خالص غنا اور بڑی بادشاہی ہے بڑا فخر روشن یقین اور شفاعت دینے والا کھلا ہوا ظاہر توکل ہے یہ زہد اور خدا پر اعتماد رکھنے کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اسی سے پرہیزگاری پائی جاتی ہے اور عبادت کامل ہوتی ہے یہ ان لوگوں کی علامات میں سے ہے جنہوں نے سب رشتے قطع کر کے اللہ ہی سے تعلق رکھا ہے۔

دسویں خصلت:۔ تواضع یعنی عاجزی انکساری اور مخلوق کیساتھ پیار محبت اور شفقت سے پیش آنا ہے تواضع سے عابد کا محل اونچا اور مرتبہ بلند کیا جاتا ہے اللہ اور مخلوق کے نزدیک اس کی عزت اور بلندی پوری ہو جاتی ہے پھر وہ دنیا و آخرت کی جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اس پر قادر ہو جاتا ہے یہ خصلت کل عبادات کی اصل ان کا راز اور ان کا کمال ہے اور اسی سے بندہ ان صالحین کے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے جو خوشی اور تکلیف دونوں میں اللہ سے راضی ہیں۔ تواضع یعنی عاجزی و انکساری کی خصلت کمال تقویٰ ہے تواضع کی تعریف یہ ہے کہ بندہ جس سے بھی ملے اس کو اپنے سے اچھا سمجھے اور کہے یہ شخص مجھ سے بہتر ہے اور مرتبہ میں بلند ہے۔

بس اگر وہ چھوٹا ہے تو یہ سمجھے کہ اس نے اللہ کی نافرمانی نہیں کی اور مجھ سے بیشک نافرمانی ہوتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مجھ سے بہتر ہے۔

اگر وہ بڑا ہے تو سمجھے کہ اس نے مجھ سے پہلے اللہ کی عبادت کی ہے اگر وہ عالم ہے تو یہ سمجھے کہ اسے وہ چیز دی گئی ہے جس تک میں نہیں پہنچا اس نے وہ چیز پائی ہے جو میں نے نہیں پائی اور اس نے اُس چیز کو جانا جسے میں نہیں جانتا وہ علم کے ساتھ عمل کرتا ہے۔ اگر وہ جاہل ہے تو کہے اس نے اللہ کی نافرمانی انجانے میں کی ہے اور میں نے جانتے ہوئے اللہ کی نافرمانی کی ہے۔ میں نہیں جانتا میرا خاتمہ کس حال پر اور اس جاہل کا خاتمہ کس حال پر ہوگا۔

اگر وہ کافر ہے تو یہ سمجھے کہ ہوسکتا ہے یہ مسلمان ہو جائے اور اسکا خاتمہ ایمان پر ہو اور یہ خطرہ ہے کہ شیطان مجھے گمراہ کردے اور خاتمہ ایمان پر نہ ہو۔ یہ خصلت خوف خدا سے ڈرنے اور غیر پر شفقت کرنے کا دروازہ ہے اور یہ بہت ضروری ہے کہ اس کی مصاحبت رکھی جائے۔ یہ انتہائی ضروری چیز ہے جس کا اثر بندوں پر باقی رہے گا جب بندہ ایسا ہو جائیگا تو اللہ تعالیٰ اسے آفاتِ نفس سے محفوظ فرمائیگا اور اسے اللہ کیلئے نصیحت کرنیوالے صاحب ارشاد کے مقام میں پہنچائے گا اب وہ اللہ کے دوستوں سے اور ابلیس کے دشمنوں میں سے ہوگا۔ یہ رحمت کا دروازہ ہے اور تواضع کے ساتھ کبر یعنی تکبر کا دروازہ بند ہو جاتا ہے ریاکاری ختم ہو جاتی ہے بندے کے نفس کی بڑائی کا درجہ دین و دنیا اور آخرت میں گھٹ جاتا ہے۔ تواضع عبادت کا مغز ہے اور زاہدوں کی انتہائی بزرگی اور عابدوں کی پہچان ہے بس کوئی شے اس سے افضل نہیں۔ اس خصلت کیساتھ بندہ کی زبان بے سود باتوں تمام عالم والوں کے ذکر اور غیبت سے بند ہو جاتی ہے اس خصلت کے بغیر کوئی عمل پورا نہیں ہوتا۔ یہ تمام احوال میں اس کے دل سے تکبر کینہ اور شرعی حدود سے گزر جانے کو نکال دیتی ہے اور اس کی زبان اس کا چاہنا اس کا کلام ظاہر و باطن میں ایک ہو جاتا ہے۔ مخلوق اس کے نزدیک نصیحت میں ایک ہو جاتی ہے اور وہ اللہ کی کسی مخلوق کو برائی کی نصیحت نہیں کرتا۔ کسی کو کسی فعل پر بلا مصلحت سرزنش نہیں کرتا۔ اور پسند نہیں کرتا کہ اس کے روبرو کسی کی برائی بیان کی جائے اور ایسے بیان سے اس کا دل خوش نہیں بلکہ پریشان ہو جاتا ہے غیبت عابدوں کیلئے آفت اور زاہدوں کیلئے ہلاکت ہے مگر اللہ تعالیٰ جس کی زبان اور قلب کی حفاظت فرمائے وہی شیطان کے شر سے بچ سکتا ہے۔

حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی وصیتوں اور مرض الوصال کا حال:۔ مرض وصال میں آپؓ کے صاحبزادے شیخ عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ نے آپکی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے ایسی وصیت فرمائیں

جس پر آپؓ کے بعد میں عمل کروں آپؓ نے فرمایا تجھ پر واجب ہے کہ اللہ سے ڈر اور اس کے سوا کسی سے خوف نہ کر اور اللہ کے سوا کسی سے امید نہ رکھ سب کاموں کو اللہ کی طرف سونپ دے اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کر سب حاجتیں اسی سے طلب کر۔ اللہ کے سوا کسی پر یقین نہ کر۔ توحید کو لازمی طور پر اختیار کر مزید فرمایا جب دل اللہ کیساتھ صحیح ہو جاتا ہے تو اس سے کوئی چیز جدا نہیں رہتی اور نہ کوئی چیز اس سے باہر جاتی ہے اور فرمایا میں مغز بلا پوست ہوں یعنی مجھ پر کوئی حجاب نہیں میرا جسم بھی روح کے حکم میں ہے۔

اپنی اولاد سے فرمایا میرے پاس سے ہٹ جاؤ میں ظاہر میں تمہارے پاس اور باطن میں اللہ کیساتھ ہوں مزید فرمایا تمہارے سوا اور لوگ ہیں جو میرے پاس آئے ہیں ان کو جگہ دو اور ان کا ادب کرو اب اس جگہ بڑی رحمت ہے آنے والوں پر جگہ تنگ نہ کرو یہ اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں۔ آپؓ اکثر وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، آخر الفاظ شریف تک فرماتے تھے یعنی تم پر اللہ کی سلامتی رحمت اور برکات ہوں۔ اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے ہماری اور تمہاری طرف رجوع فرمائے اسی طرح آپؓ ایک دن اور رات تک فرماتے رہے ۔مزید فرمایا تم پر افسوس ہے میں کسی شے کسی فرشتے اور ملک الموت سے نہیں ڈرتا ہوں۔ اے ملک الموت جو میرا والی ہے اسی نے مجھے یہ مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ یہ فرماتے ہوئے بلند آواز سے آپؓ نے نعرہ فرمایا کہ وہی ہے میرا والی یعنی اللہ تعالیٰ وہی ہے عطا کرنے والا۔ یہ واقعہ اسی دن کا ہے جس دن کی شام کو آپؓ نے وصال فرمایا ۔آپؓ کے صاحبزادے حضرت عبدالرزاقؒ اور صاحبزادہ حضرت موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ نے خبر دی کہ آپؓ اپنے دونوں ہاتھوں کو مصافحہ کے طریقہ پر اُٹھاتے اور لمبا کرتے تھے اور فرماتے تھے وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ توبہ کرو اور صف میں داخل ہو جاؤ ابھی میں تمہاری طرف آتا ہوں ذرا ٹھہرو اس کے بعد آپؓ پر حق غالب آ گیا اور سکرات موت طاری ہوئی۔

بقیہ کلام اور حضرت کا وصال:۔ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد سے فرمایا میرے اور تمہارے اور تمام مخلوق کے درمیان زمین و آسمان کی طرح دوری ہے پھر تم مجھے کسی پر اور کسی کو مجھ پر قیاس مت کرو پھر آپؓ کے صاحبزادہ عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ نے آپؓ سے مرض اور درد کے بارے میں پوچھا تو آپؓ نے فرمایا مجھ سے کوئی شخص کچھ نہ پوچھے میں اللہ کے علم میں ایک حال سے دوسرے حال میں پلٹایا جا رہا ہوں راوی کہتا ہے کہ آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے آپؓ سے مرض کے بارے میں

سوال کیا تو آپؒ نے فرمایا کوئی جن انسان اور فرشتہ میرے مرض کو نہیں جانتا اور نہ سمجھ سکتا ہے یہ اللہ کا حکم ہے۔
اللہ کا علم نہیں ٹوٹتا حکم بدل جاتا ہے لیکن علم نہیں بدلتا حکم منسوخ ہو جاتا ہے لیکن علم منسوخ نہیں ہوتا۔
اللہ جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔
اللہ کے نزدیک اصل کتاب لوحِ محفوظ ہے اس کا کام نہیں پوچھا جائے گا مگر بندوں سے ان کے اعمال پوچھے جائینگے صفات الٰہی کی خبریں جس طرح آئی ہیں اسی طرح گزرتی ہیں۔آپ کے صاحبزادہ عبدالجبار رحمتہ اللہ علیہ نے آپ سے پوچھا کہ آپؒ کے جسم مبارک میں کونسا عضو آپکو تکلیف دیتا ہے فرمایا میرے تمام اعضاء تکلیف دیتے ہیں مگر میرے قلب میں کوئی دکھ نہیں اور اللہ کیساتھ صحیح ہے پھر آپؒ وصال فرما گئے اور وقت وصال مبارک یہ فرما رہے تھے۔ لا الہ لا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ مدد چاہتا ہوں اور اس ذات حی سے استعانت چاہتا ہوں جو موت سے بے خوف بے پرواہ اور بڑی ہے پاکی ہے اس ذات کو جو قدرت کے ساتھ غالب ہے۔ جس نے بندوں کو موت سے مغلوب کیا ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔
مجھے آپؒ کے صاحبزادے حضرت موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ نے خبر دی کہ آپ نے فرمایا۔ تعزز۔ اس لفظ کو آپ کی زبان مبارک صحت کیساتھ یعنی صحیح تلفظ کیساتھ ادا نہیں فرما رہی تھی پھر آپؒ اسے بار بار فرماتے رہے کافی کوشش کے بعد تعززؒ فرمایا اور اس لفظ کیساتھ اپنی آواز کو کھینچا اور بلند کیا حتیٰ کہ آپؒ کی زبان مبارک اس تلفظ پر صحیح ہوگئی پھر فرمایا۔ اللہ اللہ اللہ پھر آپؒ کی آواز پست ہوگئی اور زبان مبارک اوپر تالو سے مل گئی اور آپؒ کی روح مقدس نکل گئی رضوان اللہ علیہ۔ اللہ ہم سب پر آپ کی برکتوں کو لوٹائے۔
ہمارا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر کرے اور رسوا کیے بغیر اور فتنہ میں ڈالے بغیر ہمیں صالحین کے ساتھ ملائے۔ آمین۔ آمین۔ آمین
بحرمتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وعلیٰ جمیع الانبیاء واولیاء اجمعین یا ارحم الراحمین

مومن کیلئے ضروری تین چیزیں:۔ ہر مومن کیلئے تمام احوال میں تین چیزیں ضروری ہیں اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم بجالائے یعنی تمام فرض و واجبات پر خلوصِ نیت سے عمل کرے دوم یہ کہ جن چیزوں سے اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے منع کیا ہے ان سے بچے سوم یہ کہ تقدیر الٰہی پر راضی رہے نفع ہو نقصان ہو صحت

ہو بیماری ہو رزق کی تنگی ہو فراخی ہو عزت ہو ذلت ہو ہر حال میں تقدیر پر راضی رہے۔ بس مومن کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ وہ کسی وقت ان تینوں چیزوں سے خالی نہ ہو مومن کیلئے ضروری ہے کہ اس کا دل ان چیزوں کے ارادہ کو لازم کرلے نفس سے انہی کی بات کرے تمام احوال میں اپنے اعضاء کو ان ہی میں لگائے رکھے۔

نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا:۔ بعض لوگ فرقہ واریت کو ہوا دینے کیلئے خوامخواہ اہل اسلام کو نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے سے منع کرتے ہیں اور دعا مانگنے والوں پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگاتے ہیں حالانکہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن وحدیث میں کہیں بھی دعا کرنے سے منع نہیں فرمایا بلکہ دعا مانگنے کا بار بار حکم فرمایا کہ مجھ سے ہر وقت دعا مانگو میں تمہاری دعاؤں کو قبول فرماؤں گا۔ قرآن وحدیث سے بعد نماز جنازہ دعا مانگنے کے ثبوت پیش کیے جاتے ہیں ضد حسد اور بغض کو چھوڑ کر جو بھی مسلمان پڑھے گا اللہ کے فضل سے سمجھ جائے گا۔

البقرہ آیت نمبر 86:۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قبول کرتا ہوں مانگنے والے کی دعا جب مجھ سے مانگے۔

اس آیت کریمہ سے بالکل واضح ہے کہ رات دن میں جس وقت بھی اللہ سے دعا مانگو اللہ قبول فرماتے ہیں اس میں نماز جنازہ کے بعد کی بھی کوئی پابندی نہیں فرمائی بلکہ فرمایا کہ جب بھی مجھ سے دعا مانگو میں قبول کرتا ہوں۔

المومن آیت نمبر 60:۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور کہا پروردگار تمہارے نے دعا کرو مجھ سے قبول کرونگا واسطے تمہارے۔ تحقیق وہ لوگ کہ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے شتاب داخل ہونگے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

اس آیت کریمہ میں دعا مانگنے کا حکم فرما رہے ہیں اور قبول کرنے کی بھی بشارت سنا رہے ہیں۔ اور وقت کی بھی کوئی پابندی نہیں کہ کس وقت دعا نہ مانگو۔

سورۃ الحشر آیت نمبر 10:۔ اور وہ لوگ جو اُن کے بعد آویں گے کہتے ہونگے اے ہمارے پروردگار ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایماندار گزرے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے وقت کی کوئی قید نہیں فرمائی کہ زندہ مسلمان فوت شدہ مسلمان

کیلئے اس کی وفات سے کتنی دیر بعد دعا مانگے۔ نماز جنازہ سے پہلے یا نماز جنازہ کے بعد جس وقت چاہیں دعا مانگیں جائز اور درست ہے۔

سورۃ الشوریٰ آیت نمبر 26:۔اور دعا قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور ان کو زیادہ نعمت دیتا ہے اپنے فضل سے۔

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ وہ ایمان والوں کی دعا قبول فرماتے ہیں جس وقت بھی وہ مانگیں۔ جنازہ نماز سے پہلے یا بعد فرض نماز سے پہلے یا بعد یا بغیر ہی کسی نماز کے جب بھی دعا مانگیں اللہ قبول فرماتے ہیں۔

سورۃ الانشراح آیت نمبر 7:۔(اے محبوب) جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دعا میں محنت کرو۔ کنزالایمان امام قتادہ صحابی رسول حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا کہ اے حبیب جب تم فرض نماز یا کسی اور نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اس کے بعد اپنے رب سے دعا مانگو۔

مندرجہ بالا آیت کریمہ اور صحابی رسول حضرت ابن عباسؓ کے مطابق اس آیت کی تفسیر سے ثابت ہوا کہ ہر نماز کے بعد خواہ وہ فرض واجب سنت یا نفل ہو خواہ فرض عین یا فرض کفایہ ہو دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا اس پر عمل رہا ہے۔

عقل کی بات:۔ منکرین دعا کی عقل اور سمجھ بڑی عجیب ہے کہ اللہ سے دعا مانگتے ان کو شرم آتی ہے اس کو ناجائز اور بدعت سمجھتے ہیں لیکن اللہ کی مخلوق سے چندہ مانگنے میں شرم محسوس نہیں فرماتے بلکہ جائز سمجھتے ہیں۔ اللہ رسول کے نزدیک تو کوئی وقت نامزد نہیں کہ اس وقت دعا نہ مانگو جب چاہو جس وقت چاہو اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے دعا مانگو لیکن بات ہے عقل کی۔

سورۃ المومنون آیت نمبر 108 تا 110:۔(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فرمائیگا راندے ہوئے جہنم میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو بیشک میرے بندوں سے ایک جماعت دعا مانگتی تھی کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے تو تم نے ان (دعا کرنیوالوں) کا مذاق اڑایا یہاں تک کہ (اس مذاق اڑانے کے مشغلہ نے) تمہیں میری یاد بھی بھلادی اور

تم (ازراہِ تمسخر) ان سے ہنستے تھے۔

سورۃ الفرقان آیت نمبر 77: ۔تم فرمادو میرے رب کو تمہاری کوئی پرواہ نہیں اگر تم اس سے دعا نہ کرو پھر تحقیق تم نے جھٹلایا تو اب تم پر عذاب لازم رہے گا۔

سورۃ المومن آیت نمبر 60: ۔بیشک جو لوگ مجھ سے دعا مانگنے میں تکبر کرتے ہیں جلدی ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے۔

ان تمام قرآنی آیات سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا مانگنے کا بار بار حکم فرمار ہے ہیں صرف سورۃ توبہ میں کافروں اور منافقوں کیلئے دعاءِ مغفرت کرنے سے منع فرمایا۔صحابہ کرامؓ کا اس پر عمل رہا اولیاء عظام کا اب تک عمل ہے کہ وہ منافقین کا جنازہ ہی نہیں پڑھتے نا مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔بات ہے سمجھ کی۔

نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کے بارے میں احادیث مبارکہ:۔

صحابہؓ کی غائبانہ نماز جنازہ: ۔عمر بن قتادہؓ اور عبداللہ بن ابو بکرؓ نے فرمایا کہ جب مسلمان موتہ میں کفار سے جنگ لڑ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے ملک شام اور آپؐ کے درمیان حجابات ختم ہو گئے آپؐ میدان جنگ کو ظاہری آنکھوں سے دیکھنے لگے آپؐ نے فرمایا اب جھنڈا زید بن حارث کے ہاتھ میں ہے اور وہ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے ہیں۔فتح القدیر شریف شرح ہدایہ جلد دوم صفحہ نمبر 81

آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کیلئے دعا مانگی۔اور صحابہ کرامؓ کو ان کیلئے دعا بخشش مانگنے کا حکم دیا آپؐ نے فرمایا وہ بہشت میں داخل ہو گیا ہے اور وہ اس کے باغوں میں ٹہلتا ہے۔پھر جعفرؓ بن ابو طالب نے جھنڈا اُٹھایا وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے آپؐ نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی اور اس کیلئے بھی دعا مانگی اور صحابہ کرام کو بھی اس کے لیے دعائے مغفرت مانگنے کا حکم فرمایا حضرت جعفرؓ بہشت میں داخل ہو گئے اور وہ اپنے بازوؤں کی طاقت سے جہاں چاہتے ہیں اُڑ کر چلے جاتے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کہ مجھ سے دعا مانگو میں قبول کرونگا سرکار دوجہاں نے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگی صحابہ کو بھی فرمایا کہ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگو اللہ نے قبول فرمائی اور شہداء کو جنت الفردوس عطا فرمائی۔

حضورؐ نے دعائے بخشش فرمائی:۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی (اس کے بعد) جو دعا مانگی میں نے یاد کر لی وہ دعا یہ ہے۔
"اے اللہ اس کو بخش دے اس پر رحم کر اس کو عافیت میں رکھ اس کو معاف کر دے اس کی مہمانی فرما اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اس کو پانی برف اور اولے سے دھودے اور پاک کر اس کو گناہوں سے جس طرح صاف کرتا ہے تو کپڑے کو میل سے اور اس کو اس کے گھر سے بہتر گھر عطا فرما اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عنایت کر اور اسے بہشت میں داخل فرما اس کو عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے بچالے حضرت عوفؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ دعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی تو بے اختیار میں نے یہ آرزو کی کاش آج یہ میری نعش ہوتی ۔" ابن ماجہ ابن حبان جلد نمبر 6

حضورؐ صحابہ کرام کا جنازہ خود پڑھاتے:۔ نعیم صدیقی زادالمعاد کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے جنازے خود پڑھاتے اور مغفرت کیلئے دعا کرتے۔ نقوش رسول نمبر جلد دوم صفحہ نمبر 28

حضورؐ کا دعائے جنازہ کے بارے میں ارشاد:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھ لو تو پھر اس کیلئے خالص دعا مانگو ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ شریف۔ ابی داؤد جلد نمبر دوم۔

کیونکہ نماز جنازہ میں جو دعا پڑھی جاتی ہے وہ سب کیلئے دعا ہے خاص میت کیلئے نہیں اس لیے سرکار دوجہاں کے فرمان پاک پر عمل کرتے ہوئے نماز جنازہ پڑھ لینے کے بعد میت کیلئے خصوصی دعا مانگی جائے۔

حضرت عبداللہؓ کا فرمان:۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک جنازہ پر نماز کے بعد پہنچے تو فرمایا جب تم نے مجھ سے پہلے نماز جنازہ پڑھ لی تو دعا میں مجھ سے سبقت اور پہل نہ کرو یعنی مجھے بھی دعا میں شامل ہو لینے

دو۔المبسوط جلد دوم صفحہ نمبر 67

حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ :۔سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انکی چارپائی پر لٹایا گیا۔لوگوں نے انکی چارپائی کو گھیر لیا اور دعا مانگتے تھے بعد میں نماز جنازہ پڑھی میں بھی ان میں شامل تھا۔بخاری شریف جلد اول

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جسم مبارک تخت پر رکھا گیا تو صحابہؓ نے ان پر ہجوم کیا اور چاروں طرف احاطہ کرلیا حال یہ تھا کہ تمام ان کیلئے دعا مانگ رہے تھے تعریفیں کر رہے تھے اور اللہ کی رحمت ان کیلئے طلب کر رہے تھے قبل اس کے کہ جنازہ اُٹھایا جائے میں بھی ان میں شامل تھا۔مسلم شریف عربی جلد دوم اور جلد سوم

عمیر بن سعید نے کہا کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کیساتھ یزید بن مکفف کی نماز جنازہ پڑھی آپؓ نے اس پر چار تکبیریں پڑھیں پھر چل کر جنازہ کے قریب آگئے اور یہ دعا مانگی۔اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے آج یہ تیرا مہمان ہے اس کے گناہ بخش دے اور اس کی قبر کو فراخ کردے ہم تو صرف اس کی نیکیوں کو جانتے ہیں اور تو اس کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

امام حسن بصریؒ کا طریقہ:۔امام حسن بصری رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھ لیتے تو اس کیلئے بخشش کی دعا مانگتے پھر بیٹھے رہتے یا چلے جاتے۔کتاب المصنف لابن ابی شیبہ جلد 4 صفحہ 150

شاہ حبشہ کی نماز جنازہ:۔نجاشی شاہِ حبشہ جب فوت ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا بقیع کی طرف چلو اور اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھو انہوں نے پوچھا وہ ہمارا بھائی کون ہے آپؐ نے فرمایا وہ نجاشی ہے آپؐ نے اس کی چار تکبیر نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد نجاشی کیلئے دعائے مغفرت فرمائی۔امام شیخ اسمٰعیل حقی حنفی

نجاشی پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار تکبیر نماز پڑھی اور اس کیلئے بخشش کی دعا مانگی۔تفسیر ابن کثیر

حضورؐ کی ایک مسلمان کی جنازہ کی بعد دعا: ۔حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتھ ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی پھر میں نے سنا آپؐ نے یہ دعا مانگی اے اللہ فلاں بن فلاں تیری امان اور تیری پناہ میں ہے تو اس کو فتنہ قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچا تو وعدہ پورا کرنیوالا اور سچا ہے اے اللہ اسکے گناہ بخش دے اس پر رحم فرما تو بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ رواہ ابن داؤد۔ ابن ماجہ

دوبارہ جنازہ نہ کرنے کا حکم: ۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی جب فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک جماعت کیساتھ حاضر ہوئے اور دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز جنازہ دوبارہ نہیں پڑھی جاتی لیکن دعا مانگو اور اسکی بخشش طلب کرو۔ بدائع صنائع کتاب الجنائز

غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فتح ربانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دعا مانگی جاتی ہے۔ فتح ربانی

حضرت عمیر بن عامرؓ کیلئے دعا: ۔حضرت عمیر بن عامر رضی اللہ عنہ کے مرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اُٹھا کر اللہ تعالیٰ سے بخشش کیلئے دعائیں فرمائیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری کے عرض کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ دعائے خیر فرمائی۔ مسلم شریف جلد دوم

طلحہ بن براء انصاریؓ کیلئے دعا: ۔طلحہ بن براء انصاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ آپؐ نے نماز جنازہ پڑھائی اور دعا کی کہ اے اللہ اس سے ہنستے ہوئے ملاقات فرما اور یہ بھی ہنستے ہوئے تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ مظاہر حق جلد 5 اسماء الرجال صفحہ 60

نماز جنازہ کا طریقہ:۔ امام شعبی فرماتے ہیں نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کیلئے ثنا پڑھی جاتی ہے دوسری تکبیر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا جاتا ہے تیسری تکبیر کے بعد میت کیلئے دعا یعنی جنازہ والی دعا پڑھی جاتی ہے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر کر نماز جنازہ ختم کی جاتی ہے۔

حضورؐ کا فرمان پاک:۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھو تو خلوص کیساتھ دعا کرو۔ سنن ابو داؤد

خلاصہ کلام:۔ نماز جنازہ سے پہلے دعا مانگنا یا بعد میں دعا مانگنا فرض و واجبات سے پہلے دعا مانگنا یا بغیر ہی کسی نماز کے دعا مانگنا رات دن میں کسی وقت بھی دعا مانگنے سے نہ اللہ نے منع فرمایا ہے اور نہ ہی اللہ کے رسولؐ نے منع فرمایا ہے بلکہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کا حکم ہے کہ اپنے لیے اپنے مسلمان مومن بھائیوں کیلئے خلوص کیساتھ دعائیں مانگو اللہ قبول فرماتے ہیں۔

دونوں ہاتھ اُٹھا کر ہتھیلیاں عرش کی طرف کر کے درود پاک پڑھ کر اللہ سے مانگنا پھر درود شریف پڑھ کر ہاتھ منہ پر پھیر لینا دعا کا سنت طریقہ ہے اس میں کوئی تکبیر فرض یا واجب نہیں جس طرح نماز جنازہ میں چار تکبیریں فرض ہیں عیدین میں چھے زائد تکبیریں واجب ہیں۔

سورۃ توبہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی دعا اور نماز جنازہ پڑھنے سے سرکار دو جہاں کو منع فرمایا ہے یہ حکم صرف کفار اور منافقین کیلئے تھا۔

روز روشن کی طرح ہر بات ظاہر ہے جو چاہے اپنے مرنے والوں کیلئے دعا مانگے جو نہ چاہے نہ مانگے اس میں جھگڑا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ قرآن وحدیث میں دونوں حکم موجود ہیں کہ کس کیلئے دعا مانگو اور کس کیلئے نہ مانگو۔ اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

حقوق و فرائض پیر و مرشد اور والدین:۔ بُعد رسالت اور قرب قیامت ہے یعنی زمانہ اے رسالت دور اور قیامت قریب ہے فتنوں کا دور ہے گمراہی عام ہے اس پُر فتن دور میں دین میں جھوٹی روایتیں یہودیوں عیسائیوں اور اسلام کے دشمنوں نے اس قدر زیادہ شامل اور مشہور کر دی ہیں کہ وہ اب سچی

نظر آنے لگی ہیں حالانکہ وہ قرآن وحدیث کیخلاف ہیں تاریخ کے خلاف ہیں سچائی سے ان کا کوئی تعلق نہیں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پاک کے مطابق کہ ایک وقت ایسا آئے گا اُس وقت لوگ میری سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت کہیں گے بنی اسرائیل کے بہتر (72) فرقے ہوئے ہیں اور میری امت کے تہتر فرقے ہونگے جن میں سے صرف ایک جنتی فرقہ ہوگا اور بہتر (72) جہنمی فرقے ہونگے۔ جب اتنی بڑی تعداد جہنمی اور جھوٹے لوگوں کی ہوگی تو ایک سچے آدمی کی بات کون سنے گا اور سمجھے گا کیونکہ جمہوریت کا دور ہے کثرت کی بات مانی جاتی ہے۔

ابوداؤد فتنوں کا باب حدیث مبارکہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں علماء کے فتنہ سے ڈراتا ہوں شیطان جب بھی کوئی گمراہی کی بات کہتا ہے تو علماء دین کی زبان سے کہلواتا ہے۔

اب اگر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ ہمارے گمراہ علما اور گمراہ پیروں نے کس قدر غلط اور جھوٹی روایتیں جو کہ قرآن وحدیث کے خلاف ہیں اسلامی کتابوں میں درج کردیں ہیں اور وہ جھوٹے قصے کہانیاں مسلمانوں میں اتنے مشہور ہیں کہ لوگ اِس وقت سچی بات سننے کو تیار نہیں۔ قرآن پاک کی مخالفت کرتے ہیں لیکن جھوٹی حکایتوں کو غلط کہنے کیلئے تیار نہیں مثلاً:

قرآن پاک سورۃ انعام آیت نمبر 75 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آذر ہے اور وہ بت پرست تھا۔ مشکوٰۃ شریف باب الفتن میں بھی سرکار دو جہاں کا فرمان پاک ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آذر تھا اور وہ دوزخی ہے لیکن ہمارے بڑے بڑے علماء کرام فرماتے ہیں کہ اُن کا نام تارخ تھا قرآن وحدیث کیخلاف اسرائیلیات اور دوسری عام کتابوں سے دلیلیں اور ثبوت پیش کرتے ہیں عقل وعلم اور ایمان کی کمی کی وجہ سے قرآن وحدیث کو جھٹلانے کی کوشش کرتے ہیں اسی طرح کا ایک اور جھوٹ گمراہ علما کرام اور جھوٹے پیروں نے مشہور کیا ہوا ہے بلکہ قرآن کی تفسیر میں درج ہے یوسف علیہ السلام کی والدہ صاحبہ ان کے چھوٹے بھائی بنیامین کی پیدائش کے وقت فوت ہوگئی تھیں جبکہ قرآن پاک سورۃ یوسف میں درج ہے کہ جب یوسف علیہ السلام سے مصر میں یعقوب علیہ السلام کی ملاقات ہوئی تو اُن کی والدہ یعنی یوسف علیہ السلام کی والدہ محترمہ حیات تھیں اور یوسف علیہ السلام کو ان کے والد والدہ اور گیارہ بھائیوں نے سجدہ تعظیم کیا تو یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے باپ یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے بچپن میں دیکھا تھا کہ سورج چاند اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں سورج سے مراد یعقوب علیہ السلام

چاند سے مراد آپکی والدہ محترمہ اور گیارہ ستاروں سے مراد آپ کے گیارہ بھائی ہیں۔ان گمراہ لوگوں کو قرآن پاک کیخلاف جھوٹی باتیں بناتے شرم نہیں آتی اور عام مسلمان بیچارے اندھا دھند بغیر تصدیق کیے مان لیتے ہیں کیونکہ وہ جھوٹے قصے برسوں سے سنتے آرہے ہیں اب سچی بات قرآن پاک سے دیکھ کر بھی ماننے کو تیار نہیں کہتے ہیں کہ اپنے مولوی سے یا اپنے پیر سے پوچھیں گے جبکہ دین اللہ اور اللہ کے رسول کا ہے کسی مولوی اور پیر کا نہیں۔قرآن وحدیث کی مخالفت کفر ہے۔

ایک اور جھوٹ جو گمراہ علماء اور جاہل پیروں نے مسلمانوں میں پھیلایا ہوا ہے کہتے ہیں جادو برحق ہے کرنے والا کافر ہے جادو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ہو گیا تھا آپؐ بیمار ہو گئے تھے ہم اور آپ کیا چیز ہیں اس جھوٹ کے سہارے اپنے تعویذ گنڈے بیچتے ہیں خود تو ایمان کی دولت سے محروم تھے مسلمانوں کا ایمان ضائع کرنے میں مصروف ہیں کیونکہ سرکار دو جہاں کا فرمان پاک ہے کہ جو مسلمان کاہنوں یعنی تعویذ گنڈے والوں کے پاس جاتا ہے وہ میری اُمت میں سے نہیں۔

قرآن پاک سورۃ الفرقان آیت نمبر 8 اور آیت نمبر 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کافر مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ظالم کہتے ہیں کہ تم ایسے آدمی کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو ہو گیا ہے یہ کیسی کہاوتیں آپ کے متعلق بناتے ہیں یہ گمراہ ہیں کبھی ہدایت پر نہ آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ظالم گمراہ اور جھوٹی کہاوتیں بنانے والے فرمارہے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو ہو گیا ہے۔سورۃ بنی اسرائیل میں بھی اللہ تعالیٰ تصدیق فرمارہے ہیں کہ نبیؐ پر جادو نہیں ہو سکتا کیونکہ نبی اللہ کی طاقت اللہ کا نائب ہے جادو شیطانی علم اور طاقت ہے اور جادوگر شیطان کا نائب ہے اب ساری دنیا میں دیکھ لیں جادوگر تعویذ گنڈے کرنے والے یہودی عیسائی ہندو سکھ تھوری گمراہ مولوی اور پیر ہیں کسی اللہ کے ولی نے تعویذ گنڈے نہیں کیے قرآن پاک حدیث پاک اور اولیاء کرام کی کتابوں میں کوئی تعویذ گنڈہ درج نہیں یہ کفار کا کام ہے ہاروت ماروت کی ایجاد ہے یہ دو فرشتے تھے جنہوں نے زمین پر لوگوں کو جادو سکھایا اُس جادوگری کی نحوست کی وجہ سے بابل شہر غرق ہوا جو اُس وقت آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا شہر تھا پورا واقعہ قرآن پاک سورۃ البقرہ میں پڑھ سکتے ہیں۔زیادہ تفصیل کی اس باب میں گنجائش نہیں ان گمراہوں کا جھوٹ ثابت کرنے کیلئے اتنا کافی ہے کیونکہ انہوں نے بہت سارے جھوٹ قرآن وحدیث کیخلاف مسلمانوں میں مشہور کر رکھے ہیں اور اب لوگ اُن کے جھوٹ کو سچ مانتے ہیں۔

ایک اور زبردست جھوٹ یہ کہ حدیث قرآن کی آیت کو منسوخ کر سکتی ہے یہ علما کرام کی من گھڑت بات ہے نہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہیں ایسا فرمایا اور نہ ہی کوئی حدیث مبارکہ ہے کہ جس میں سرکارِ دوجہاں نے فرمایا ہو کہ میرا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ کر سکتا ہے بلکہ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل اور دار قطنی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ پاک موجود ہے کہ میرا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کر سکتا اللہ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کر سکتا ہے یا اللہ کا کلام اللہ کے کلام کو اور میرا کلام میرے بعضے کلام کو منسوخ کر سکتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ ایک زمانہ آئیگا تم ایسی حدیثیں سنو گے جو تمہارے باپ دادا نے نہ سنی ہونگی ان کو قرآن پر پیش کرنا اگر وہ قرآن کے مطابق ہوں تو تسلیم کر لینا اگر قرآن کے خلاف ہوں تو ان کو چھوڑ دینا۔ اب دیکھیں سرکارِ دوجہاں اس حدیث کو چھوڑنے کا حکم فرما رہے ہیں جو قرآن کے خلاف ہو یہ نہیں فرمایا کہ اس آیت قرآنی کو چھوڑ دینا جو حدیث کے خلاف ہو غور فرمائیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی ذمہ داری لی ہے کہ یہ میرا کلام ہے میں اس کی قیامت تک حفاظت کرونگا اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی سرکارِ دوجہاں مالکِ کون ومکاں نے احادیث مبارکہ کی کوئی ذمہ داری نہیں اٹھائی کہ یہ میرا کلام ہے میں بھی اس کی حفاظت کرونگا بلکہ فرمایا کہ لوگ من گھڑت احادیث بنائیں گے اور میری طرف منسوب کریں گے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ حدیث قرآن کی آیت کو منسوخ کر سکتی ہے یہ من گھڑت بات ہے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب کی کتاب حرمت سجدہ تعظیم صفحہ نمبر 72 بہتر پر درج ہے۔

اس طرح گمراہ علما اور گمراہ پیروں کے بے شمار جھوٹ ہیں جو قرآن وحدیث کیخلاف مشہور کر رکھے ہیں اور بیچارے مسلمان اب ان کو سچ سمجھتے ہیں۔ ایک مشہور ضرب المثل ہے کہ بیوقوف آدمی کسی بزرگ کی تعریف کرے تو اس میں تعریف کم اور توہین زیادہ ہوگی۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ اے عمرؓ تیرے دل میں کس کس کی محبت ہے آپؓ نے عرض کیا مال کی محبت اولاد یعنی اہل وعیال کی محبت جان کی محبت اور آپ کی محبت آپؐ نے عمرؓ کو سینے سے لگایا اور توجہ فرمائی اور پوچھا اب کیا حال ہے تو عمرؓ نے عرض کیا مال کی محبت جاتی رہی دوسری دفعہ وہی عمل فرمایا اور پوچھا اب کیا حال ہے تو عرض کیا اہل وعیال کی محبت بھی جاتی رہی جان کی محبت ابھی باقی ہے تیسری دفعہ سینے سے لگایا توجہ فرمائی اور دریافت فرمایا اب کیا حال ہے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی محبت کے سوادل میں کسی کی محبت نہیں رہی۔تو آپؐ نے فرمایا جب تک ہر چیز سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہیں کرو گے تو تم کاملین میں سے نہیں ہو سکتے۔علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے — اس میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

نہ مرمٹوں جب تک خواجہ یثرب کی حرمت پر — خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

اب غور فرمائیں سرکارِ دوجہاں حضرت عمرؓ کے دل سے اپنی محبت کے سوا ہر چیز کی محبت ہر رشتے کی محبت اور جان کی محبت کو بھی نکال رہے ہیں صرف اپنی محبت کو راسخ فرما رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ جب تک میری محبت سب سے زیادہ نہیں ہوگی آپ کاملین میں سے نہیں ہو سکتے اِدھر گمراہ لوگ اس حدیث کیخلاف زبردست جھوٹ مشہور کرتے آرہے ہیں کہ خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ اپنی ماں کی محبت اور خدمت کی وجہ سے اپنے نبیؐ کی زیارت نہ کر سکے کیونکہ ان کی والدہ ضعیف اور نابینا تھیں ان کی دیکھ بھال کرنے والا اور کوئی نہ تھا اس لیے آپ ان کو چھوڑ کر نہ جا سکے ایک دفعہ اجازت لیکر گئے تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ آپ مسجد میں ہونگے تو مسجد میں زیارت کر کے آجانا لیکن آپؐ اس وقت گھر میں تھے آپ مسجد سے واپس آگئے زیارت نہ ہوسکی دوسری دفعہ ماں سے اجازت ملی کہ آپ گھر میں ہونگے گھر میں زیارت کر کے آجانا جب خواجہ صاحب حضورؐ کے گھر پہنچے تو آپ مسجد میں تھے پھر بھی زیارت نصیب نہ ہوئی۔اگر اس جھوٹ کو سچ مان لیا جائے تو پھر خواجہ اویس قرنیؓ کاملین سے نہیں ہیں کیونکہ سرکار دوجہاں کامل ہونے کیلئے شرط فرما رہے ہیں کہ جب تک سب سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہیں کرو گے تم کاملین سے نہیں ہو سکتے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تم سے محبت کروں تو میرے محبوب کی اطاعت کرو۔آپؓ عاشقِ رسولؐ ہیں جس وقت سنا کہ سرکار کے دو دندان مبارک شہید ہوگئے ہیں تو اپنے سارے دانت پتھر مار مار کر شہید کر دیے اگر ماں کی محبت غالب ہوتی تو اپنی آنکھیں نکالتے کیونکہ والدہ صاحبہ کی بینائی نہیں تھی۔

خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سرکار دوجہاں کے ادب واحترام کی وجہ سے مدینہ منورہ حاضر نہ ہوئے کہ جن گلیوں میں میرا محبوب چلتا پھرتا ہے اس جگہ آپؐ کے قدموں پر میرے پاؤں آئینگے بے ادبی ہوگی یہ خواجہ صاحب نے گوارہ نہ کیا کہ جس جگہ میرے محبوب کے قدم مبارک لگتے ہیں اسی زمین پر میرے پاؤں لگیں۔جب سرکار کے وصال مبارک کے بعد خواجہ صاحبؓ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ گلیوں کے درمیان

میں نہیں چلتے تھے کہ یہاں میرے محبوب کے قدم لگے ہیں بلکہ آپؓ دیواروں کے اتنا قریب چلتے کہ آپؓ کے کندھے چھل گئے زخمی ہوگئے اور فرماتے کہ آپؐ اس جگہ نہیں چلتے تھے آپ گلیوں کے درمیان چلتے تھے۔

ایک اور جھوٹ بلکہ جھوٹ مرکب ۔جاہل صوفیوں نے اویسیہ سلسلہ بنا رکھا ہے مریدین پیر صاحب سے مرید ہوتے ہیں ان کی صحبت میں آتے جاتے ہیں مجلسوں اور میلوں میں جاتے ہیں نیاز پیش کرتے ہیں اور اویسی کہلاتے ہیں جبکہ خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے اپنے پیرومرشد کی ایک دفعہ بھی زیارت نہیں کی نہ بیعت کی نہ کوئی نیاز پیش کی نہ صحبت اُٹھائی بلکہ سرکار دوجہاں نے اپنے وصال کے وقت خواجہ صاحبؓ کی بزرگی بیان فرمائی اور تبرکا اپنا جبہ مبارک عطا فرمایا اور بشارت دی کہ وہ اسقدر مقبول بارگاہ ہیں کہ انکی دعا سے میری بے شمار امت بخشی جائیگی۔

اگر یہ جاہل صوفی اور ان کے پیر صاحبان اویسی بننے کا شوق رکھتے ہیں تو خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلیں اپنے کہنے کے مطابق اپنی ماں کی خدمت کرتے رہیں اور کسی پیر سے بھی بیعت نہ کریں گھر میں بیٹھے رہیں ان کے پیر صاحب چار سو کلومیٹر کے فاصلے سے ان کو فیض پہنچاتے رہیں وصال کے وقت بشارت فرما جائیں کہ یہاں سے چار سو کلومیٹر دور زید یا بکر نامی شخص ہے وہ بزرگی اور اللہ کی معرفت کو پہنچ گیا ہے یہ میرا لوٹا مصلیٰ اس کو دے دینا اس کی نشانی بھی بتا دے کہ وہ جنگل میں رہتا ہے اس کے جسم پر سیاہ نشان ہے پاگل دکھائی دیتا ہے کیونکہ اپنے آپ کو چھپانے کیلئے پاگلوں جیسی حرکتیں کرتا ہے۔

حالانکہ اویسی تعلیم ہوتی ہے سلسلہ نہیں ہوتا جس طرح سرکار دوجہاں محبوب خدا حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دور سے خواجہ اویس قرنیؓ کی تعلیم فرمادی اور آپؓ مقبولِ بارگاہ ہوگئے اسی طرح حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ نے حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ کی تعلیم عالم ارواح میں فرمادی اور پیش گوئی فرمائی کہ میرے وصال کے سو سال بعد خرقان میں ایک بچہ پیدا ہوگا ہم نے عالم ارواح میں مرید کر کے اسکی تعلیم کر دی ہے اسکا نام ابوالحسن ہوگا اور مقبول بارگاہ ہوگا اس طرح عالم ارواح میں ہنڈولے میں یا دور کے مقام سے مرید کر کے تعلیم کرنے کو اویسی تعلیم کہتے ہیں ایسی تعلیم قطب عالم یا غوث وقت کے مرتبے کا بزرگ کرسکتا ہے عام ولی یہ کام نہیں کرسکتا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں یہ کام صرف حضور نبی کریم ﷺ نے کیا اور حضور ﷺ کی امت کے بزرگوں میں سے خاص خاص بزرگوں نے کیا یعنی یہ کام سید المرسلین نے کیا اور آپؐ

کی امت میں امام الاولیاء بزرگوں نے کیا ہر ولی یہ کام نہیں کرسکتا۔

جس کی ماں زندہ ہے اُس کو پیر کی کیا ضرورت ہے اس جہالت اور جھوٹ کی مثال ملنا مشکل ہے یہ ان جاہل لوگوں کی بات ہے جو طریقت سے لاعلم ہیں مرید ہونے یعنی بیعت کے مقصد سے واقف نہیں۔ بیعت ہونے کا مقصد نور ایمان حاصل کرنا ہے۔ نور ایمان کسی کی ماں عطا نہیں کرسکتی چاہے کسی نبی یا ولی کی والدہ ہی کیوں نہ ہو کیونکہ یہ کام اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف مردوں کے ذمہ لگایا ہے یعنی اپنے منتخب بندوں کے ذمے لگایا ہے۔ معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی جانتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہوئے ہیں اور وہ سب کے سب مرد تھے کوئی ایک عورت بھی نبی یا رسول نہیں ہوئی اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر آج تک ہزاروں مبلغ بزرگ ہوئے ہیں سب کے سب آدمی تھے عورت اللہ کے دوستوں سے ہوسکتی ہے اللہ کی معرفت حاصل کرسکتی ہے مقبول بارگاہ ہوسکتی ہے لیکن مبلغ یعنی پیر نہیں ہوسکتی کیونکہ ان کا دین مکمل نہیں یعنی ایام حیض ونفاس میں ہر ماہ میں تقریباً دس دن ان کو نماز معاف ہے اور حج کے دنوں میں اگر یہ علامت ظاہر ہوجائے تو حج ادا نہیں کرسکتیں تو اگر عورت پیر ہوگی تو اس کے مرید بھی ہر مہینے میں دس دن نماز ترک کرینگے کیونکہ اللہ کا حکم یہی ہے کہ میری اطاعت کرو اور اللہ کے رسول یعنی اللہ کے نائب کی اطاعت کرو اور نائب رسول یعنی صاحب حکم صاحب ارشاد یعنی اللہ کے ولی مبلغ کی اطاعت کرو غور فرمائیں کہ خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جیسی مائیں تو بہت لوگوں کو نصیب تھیں اور نصیب ہیں تو پھر خواجہ اویس اور غوث الاعظم پیدا کیوں نہیں ہوتے اس کی وجہ یہ ہے کہ مائیں تو ان جیسی نصیب ہیں لیکن ان کے پیرومرشد جیسے مرشد کامل نصیب نہیں ہوتے کیونکہ ولایت اور نبوت کیلئے یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ والدین نیک ہونگے تو ان کے گھر میں نبی یا ولی پیدا ہونگے بلکہ کافروں کے گھر میں نبی پیدا ہوئے اور نبیوں کے گھر میں کافر پیدا ہوئے قرآن سورۃ الانعام آیت نمبر 75 میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل اللہ کے نبی ہیں اور آپؑ کے والدین بت پرست بت فروش کافر ہیں نوح علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں ان کا بیٹا کنعان کافر ہے آدم علیہ السلام نبی ہیں ان کا بیٹا قابیل کافر ہے اور آدم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے شیث علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں علامہ اقبال مردِ قلندر فرماتے ہیں:

مکتب کی کرامت تھی یا فیضانِ نظر تھا
سکھائے کس نے اسمٰعیلؑ کو آدابِ فرزندی

نظر کے فیض کا انکار کرنے والے قرآن وحدیث کا انکار کرنے والے ایسے جھوٹ مشہور کرتے ہیں کہ ماں زندہ ہو تو پیر کی ضرورت نہیں یہ بالکل جھوٹ اور قرآن وحدیث کیخلاف ہے۔

جاہلوں کا ایک اور جھوٹ کہ پیر کیلئے سیّد ہونا شرط ہے یہ حالات وواقعات اور قرآن وحدیث کے بالکل خلاف ہے قرآن پاک کے مطابق بلعم باعور اللہ کا ولی تھا کسی نبی کی آل نہ تھا خضر علیہ السلام اللہ کے ولی ہیں کسی نبی کی آل نہیں ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سلسلہ نقشبندیہ کے بانی ہیں سید نہیں ہیں یعنی آلِ نبی اور اولادِ علیؓ نہیں ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ میرا دین اگر ثریا میں چلا جائے تو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے خاندان کے لوگ وہاں سے بھی کھینچ لیں گے اور زمین پر استوار کردینگے سلمان فارسیؓ کے خاندان سے مراد اللہ کے ولی ہیں نہ کہ فارس کے رہنے والے لوگ۔ چشتی سلسلے کے بانی خواجہ حسن بصریؒ حضرت علیؓ علیہ السلام کے خلیفہ ہیں بیٹے نہیں۔ خواجہ جنید بغدادیؒ خواجہ سری سقطیؒ خواجہ معروف کرخیؒ کامل مشائخ میں سے ہوئے ہیں سید نہیں ہیں داتا گنج بخش علی ہجویری سید بادشاہ ہیں لیکن انکے پیر ختلیؒ سید نہیں خواجہ نور محمد مہارویؒ سلطان باہوؒ خواجہ غلام فریدؒ بابا فرید شکر گنجؒ علی احمد صابرؒ سب کاملین میں سے ہوئے ہیں مرشد کامل تھے لیکن سید نہیں تھے بلھے شاہؒ سید تھے انکے مرشدِ کامل سید نہ تھے۔

پیر کیلئے پیر کا باپ پیر کا بیٹا یا قوم کوئی شرط نہیں اللہ کا ولی ہونا شرط ہے کیونکہ پیر ولی ہوگا تو ولایت کا علم پڑھائے گا۔ پیر اور پیغمبر مخلوق کو پاک کر کے جنت کا حقدار بنا دیتے ہیں ان کا رشتہ قبر حشر اور جنت میں بھی قائم رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ میں تمہیں تمہارے اماموں کے ساتھ حشر میں بلاؤں گا اور تمہارے دائیں ہاتھوں میں تمہارا اعمال نامہ پکڑاؤں گا۔ یہ لوگ قبر اور حشر کے بھی ساتھی اور مددگار ہیں جبکہ والدین کا رشتہ مرنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے وہ قبر وحشر میں کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ والدین دنیا میں آنے کا سبب ہیں جبکہ پیر اور پیغمبر بخشش کا سبب ہیں۔ پیر اور پیغمبر کے مقابلہ میں دین میں والدین کی کوئی حیثیت نہیں۔

حضرت عمرؓ نے اپنے والد کو قتل کر دیا ان کے مراتب اور ایمان میں کوئی فرق نہیں آیا وہ اُسی طرح فاروق عادل نبی کریم ﷺ کی مراد ان کی زبان اللہ کی زبان اور نبیؐ کے نائب ہیں اور اگر کوئی پیر اور پیغمبر کی نافرمانی کرے یا ان کو شہید کرے تو وہ لعنتی ہو کر دنیا سے دوزخی ہو کر جاتا ہے اُس کی کبھی بخشش نہ ہو گی۔

مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مولانا روم اس وقت تک عالم یعنی دین کے علم اور اللہ کی معرفت کو جاننے والا نہ ہوا جب تک شمس طبریزؒ سے بیعت نہ ہوا یہ نہ فرمایا کہ جبتک ماں مہربان نہ ہوئی اللہ کی معرفت نہ ہوئی۔

والدین کی خدمت نیکی اور سعادت ہے لیکن پیر اور پیغمبر کی اطاعت دین وایمان ہے یہ سعادت اور فیض وبرکت اور ایمان کی دولت اللہ کی معرفت ورضا مرشد کامل کے سوا کہیں سے بھی نصیب نہیں ہوسکتی۔

والدین کافر ومشرک سب اولادِ آدم کو نصیب ہیں لیکن مرشد کامل چند خوش قسمت لوگوں کو نصیب ہوتے ہیں۔میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ کھڑی شریف والے فرماتے ہیں:

بن مرشداں راہ نہیں ہتھ اوندے دودھ داں باجھ نہ پکدی کھیر سائیں

حضرت بابا فرید الدین شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جب ہم بڑے یعنی عاقل بالغ ہوگئے اور دین کے علم میں فارغ التحصیل بھی ہوگئے تو ایک دن والدہ صاحبہ نے فرمایا بیٹے مرشد کامل تلاش کرو اور بیعت ہوجاؤ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ میں والدہ صاحبہ کے حساب سے عبادت کم کرتا ہوں اس لیے پیر ومرشد کا فرمارہی ہیں میں نے عبادت زیادہ شروع کردی کچھ وقت کے بعد والدہ صاحبہ نے دوبارہ وہی فرمایا کہ بیٹا مرشدِ کامل کی تلاش کرو تو بابا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اماں حضور مرشد کریم بھی تو عبادت کا ہی فرمائینگے میں اب رات دن عبادت کرتا ہوں اگر آپ کو ابھی بھی عبادت کم محسوس ہوتی ہے تو میں اور زیادہ عبادت شروع کردیتا ہوں۔

والدہ صاحبہ نے پھر وہی فرمایا کہ بیٹا پیر ومرشد تلاش کرو مرشد کامل مل جائیں تو انہیں اختیار کرو یعنی مرید ہوجاؤ کیونکہ مرشد کے بغیر نفلی عبادت کرنے سے تکبر پیدا ہوجاتا ہے جس طرح ابلیس لعنتی ہوا ہے وہ بہت زیادہ عبادت کرنے سے متکبر ہوگیا کہ میں نے عبادت بہت کی ہے اس لیے میں آدمؑ سے بہتر ہوں کیونکہ آدمؑ تو ابھی پیدا ہوئے ہیں انہوں نے تو کوئی عبادت نہیں کی۔

شیطان ابلیس سے بچنے کیلئے مرشد کامل اختیار کریں پھر تلاش شروع کی اللہ نے کامیابی عطا فرمائی اور آپ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہ العزیز سے بیعت کرکے ان کی اطاعت میں رہے اور راہ سلوک میں کامیابی سے ہمکنار ہوئے آپ بحروبر کے قطب ہیں زمانہ جانتا ہے۔دنیا میں یا فرید حق فرید کے نعرے لگتے ہیں آپ قطب مدار ہیں یعنی قطب الاقطاب ہیں آپ سے دو نسبتیں جاری ہوئیں نظامیہ چشتیہ اور

صابریہ چشتیہ۔ایسے مراتب والے بزرگ دنیا میں بہت کم ہوئے ہیں۔

اب غور فرمائیں اگر آپ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے مرید نہ ہوتے والدہ صاحبہ کو ہی کافی سمجھتے اور والدہ صاحبہ بھی زور نہ دیتیں کہ مرشد کامل تلاش کرو بلکہ فرمادیتیں کہ والدہ کے ہوتے پیر کی کیا ضرورت ہے تو پھر کیا ہوتا؟ آپ کو کوئی نہ جانتا کہ مسعود کون ہے یہ سب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا فیض وکرم ہے کہ مسعود سے بابا فرید شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز ہو گئے۔

سب سے خطرناک جھوٹ:۔ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ آخری زمانہ میں تم ایسی حدیثیں سنو گے جو تمہارے باپ دادا نے نہیں سنی ہونگی۔لوگ من گھڑت باتیں بنائیں گے اور میری طرف منسوب کریں گے وہ دوزخی ہونگے۔یہ کام عام مسلمان کم لکھا پڑھا آدمی نہیں کرسکتا یہ کام پڑھے لکھے گمراہ پیر اور پڑھے لکھے گمراہ علماء کرتے ہیں جس طرح من گھڑت حدیثیں بناتے ہیں اسی طرح طریقت کی کتابوں میں اولیاء کرام کی طرف سے من گھڑت مکالمے بنا کر درج کر دیتے ہیں اور کسی کتاب کا حوالہ نہیں ہوتا جس سے تصدیق کی جاسکے۔ایسا ایک گمراہ پیر صاحب کا من گھڑت قصہ مثال کے طور پر درج کر رہا ہوں تا کہ طریقت والے لوگ ہوشیار رہیں اور ایسے شیطانوں کی کتابوں پر یقین نہ کریں ترجمان طریقت رسالہ میں ایک نقشبندی صاحب جو نقشبندی کم اور دیوبندی زیادہ معلوم ہوتے لکھتے ہیں:

ترجمان طریقت صوفیہ کانفرنس 30 نومبر 2008 صفحہ نمبر 15 پر تحریر فرماتے ہیں کہ پچھلے دنوں چشتیہ سلسلے کو پڑھنے کا اتفاق ہوا میں نے ان کے بزرگوں کے حالات پڑھے تو حیرت ہوتی تھی۔جب مرید پوچھتا تھا کہ کیا کریں۔کہتے تھے فرض پڑھو وہ کہتا جی فرض پڑھ لیے۔کہا میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی کبھی اوّابین بھی پڑھتے تھے تم وہ پڑھ لیا کرو چاشت پڑھتے تھے۔ایک عمل ایسا نہیں بتایا جو ان سے ہٹ کر ہو حتیٰ کہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ محفل میں بیٹھے تھے۔ایک آدمی تالی بجانے لگا محفل ہو رہی تھی نعت خوانی ہو رہی تھی میں سماع کو نعت خوانی سمجھتا ہوں (بالکل جھوٹ) تو وہاں ایک نے تالی بجادی آپ رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے کہا محفل خلاف سنت است محفل سنت کے خلاف ہو گئی ہے۔کہنے والے کون ہیں نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کے متعلق محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کہا کرتے تھے کہ یہ میرے دور کے اور جو بعد میں آنے والے ہیں ان کیلئے ابوحنیفہ ہیں۔کھڑے ہو گئے کہا محفل خلاف سنت

ہوگئی ہے۔ایک نے کہہ دیا حضور آپ کے پیر خواجہ نظام الدینؒ کے ہاں تو امیر خسرو پتہ نہیں کیا کیا کرتے تھے تو آپ کیوں روک رہے ہیں آپ کے وہ مرشد ہیں آپ کیوں روک رہے ہیں۔ یہ ہے تصوف کی جان۔ غصے میں کہنے لگے سنو میرے دوستو! ایں جا قولِ پیغمبر حجت است نہ ایں جا قولِ نظام الدینؒ۔شریعت میں رسول کا قول ہوتا ہے نظام الدین کا قول نہیں ہوتا۔وہ بھی سر پھرا تھا سید حادہلی گیا حضرت نظام الدینؒ کے دربار میں کہا ۔جی آپکا مرید ہے اور اس نے یہ کہا۔شکایت کر دی اور وہی جملہ کہا۔ایں جا قولِ پیغمبر حجت است نہ ایں جا قولِ نظام الدینؒ۔آپ کھڑے ہوگئے اور مستی میں آگئے اور کہا۔آں را کہ نصیر الدین حق است حق است حق است جو نصیر الدین کہتا ہے وہی حق ہے وہی سچ ہے یاد رکھ لیجئے تصوف نام ہے غلامی کا۔مولوی کی بات ختم۔

اب غور فرمائیں سنت کی خلاف ورزی کرنے والا کبھی ولی نہیں ہوسکتا۔ یہ جھوٹا نقشبندی مولوی محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کو اولیاء بھی لکھ رہے ہیں اور سنت کے خلاف بھی کہہ رہے ہیں سنت کا تارک کبھی اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا پھر یہ تو ہو ہی نہیں سکتا پیر حق پر نہ ہو اور مرید حق پر ہو کیونکہ ہمیشہ درخت کی خوبی پھلوں میں آجاتی ہے جس طرح سرکار دوجہاں کی خوبی صحابہ کرام میں آگئی وہ دنیا میں ستاروں کی مانند جگمگائے اسی طرح گورونانک کی خوبی سکھوں میں آگئی کیونکہ وہ کافر درویش تھا اس سے گمراہ اور کافر گروہ پیدا ہوا۔

جھوٹا نقشبندی مولوی جھوٹے اور من گھڑت مکالمے لکھتا ہے کسی کتاب کا حوالہ نہیں کہ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ اور نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کی یہ باتیں کس کتاب میں درج ہیں سب چشتی بزرگ محفل سماع یعنی قوالی سازوں کیساتھ سنتے تھے اور سنتے ہیں خود سرکار دوجہاں جب مکے شریف سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے عورتوں نے سازوں کیساتھ گانا گا کر آپ کا استقبال کیا کتنی صحابیہ عورتوں کی شادیوں میں آپؐ نے سازوں کیساتھ گانا سنا۔صحیح بخاری باب النکاح میں مطالعہ فرمائیں اور جھوٹا گمراہ نقشبندی صرف تالی بجانے کو خلاف سنت کہہ رہا ہے کیونکہ سچ تو صرف اللہ کے ولی بولتے ہیں گمراہ پیروں اور مولویوں کے بس کی بات نہیں۔اسی لیے تو بھلے شاہ نے فرمایا:

سچ سن کے لوگ نہ سہندے نیں　　　سچ آکھو تے گل پہندے نیں

پھر سچے دے کول نہ بہندے نیں　　　سچ مِٹھا عاشق پیارے نوں

چپ کر کے کریں گزارہ توں

کیونکہ یہ مولوی ہے طریقت کا لیبل لگا کر نقشبندی بن رہا ہے اسی لیے مولویت کو ولایت پر فضیلت دے رہا ہے اپنی طرف سے من گھڑت جھوٹ لکھ رہا ہے کہ خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نصیرالدین چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ میرے دور کے اور میرے بعد والے دور کے ابوحنیفہ ہیں۔ کہاں اللہ کے کامل اولیاء کرام اور کہاں بیچارے مولوی۔ ابوحنیفہ کس کامل ولی کے مرید اور خلیفہ تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کس فقہ پر عمل کرتے تھے حضرت علی علیہ السلام کرم اللہ وجہہ الکریم کس امام کی فقہ پر تھے خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین علیہ السلام کاملین میں سے تھے اللہ کا ولی اپنے پیر و مرشد کے سوا علم کیلئے کسی مولوی کا محتاج نہیں ہوتا۔ مولویوں کا علم ناقص اور شک کی بنیاد پر ہے اسی لیے اللہ کی معرفت کو نہیں پہنچتے۔ امام ابوحنیفہ نے فقہ لکھی ہے فقہ شریعت کا علم ہے۔ طریقت تصوف اور معرفت کے علم سے نہ واقف تھے اور نہ ہی انہوں نے طریقت کے علم کو اختیار کیا نہ ہی یہ نقش بندی مولوی طریقت و تصوف کو جانتا ہے اپنے رسالے میں لکھتا ہے تصوف نام ہے غلامی کا۔

حالانکہ تصوف دلوں کو پاک کرنے کا علم ہے۔ جس طرح شریعت ظاہری پاکیزگی کا علم اور تصوف باطنی پاکیزگی کا علم ہے جسم پانی سے پاک کیے جاتے ہیں اور دل اللہ کے نور سے پاک کیے جاتے ہیں اور دلوں کو پاک کرنے کے علم کو تصوف کہتے ہیں کس طریقے سے پاک کیے جاتے ہیں اُس کو طریقت کہتے ہیں اور دلوں کو پاک کر کے اللہ کے قرب میں پہنچانے والے کو مرشد کامل کہتے ہیں شریعت کے مسائل بتانے والے کو مولوی کہتے ہیں جن کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ میری امت کے تہتر فرقے ہونگے جن میں ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی دوزخی ہونگے۔ جنتی وہی فرقہ ہے جس میں اولیاء کرام کی پیدائش ہو رہی ہے۔

ان دونوں بزرگوں کے متعلق جھوٹا مکالمہ لکھنے کے بعد نقشبندی صاحب نے ایک بہت بڑا جھوٹ بابا فریدالدین شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز کی طرف منسوب کیا ہے کہ آپ نے فرمایا خلافت کی تین شرائط ہیں

۔علم، عمل اور اخلاص۔ کتنا بڑا جھوٹ۔ خلافت جس کو دی جاتی ہے وہ پھر پیر ہوتا ہے پیر کیلئے اللہ کا ولی ہونا شرط ہے کیونکہ ولی ہوگا تو ولایت کا علم پڑھائے گا۔ ولی اللہ یا اولیاء اللہ۔ اللہ کے دوست۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ اللہ کا دوست بن جائے لیکن اس کے چاہنے سے کام نہیں ہوگا جب تک اللہ نہ چاہے۔ جب اللہ اُس کو اپنی معرفت عطا فرمائے گا اپنا قرب عطا فرمائے گا اور اپنا ولی بنا کر تبلیغ اسلام کا کام لینا چاہے گا تو مرشد کامل خلافت عطا فرمائینگے تو وہ پیر کامل ہوگا۔ ورنہ بہت بڑے عالم باعمل کو اگر اللہ اپنا دوست نہ بنائیں اُسکا انتخاب نہ کریں تو اپنے علم اور عمل سے اللہ کا دوست نہیں بن سکتا جس طرح شیطان اپنے علم اور عمل سے جو کہ سب علماء سے زیادہ تھا اللہ کا نائب نہ بن سکا۔ اللہ کا دوست بننے کا کوئی کورس نہیں جس طرح مولوی مقرر کرتے ہیں اپنی کوشش علم اور عمل واخلاص سے مولوی مفتی محدث فقیہ اور عالم وامام بن سکتا ہے لیکن اللہ کا ولی نہیں بن سکتا۔

ولایت کا راستہ علیحدہ ہے۔ سب کے سامنے ہے کہ جتنے بڑے بڑے اللہ کے ولی ہوئے ہیں انہوں نے اپنے زمانے کے مبلغ اولیاء کرام سے بیعت کر کے نور ایمان حاصل کیا ذکر وفکر اور تصور برزخ شیخ کے ساتھ اپنے پیر و مرشد کے تمام معمولات میں ان کی اطاعت میں برسوں مصروف رہے ان کی نظر کرم سے جب اللہ کی رحمت شامل حال ہوئی تو انہوں نے خلافت سے نوازا۔ سب اولیاء کرام متفق ہیں کہ پیر کیلئے پیر کا باپ ہونا پیر کا بیٹا ہونا عالم ہونا یا سید ہونا کوئی شرط نہیں اللہ کا ولی ہونا شرط ہے۔ ولایت کی بھی شرط ہے۔ شق صدر اور اللہ کی معراج۔ یہی شرطِ نبوت ہے یہی شرط ولایت ہے۔ لیکن مراتب میں فرق ہے نبی فرض عبادت کی حیثیت رکھتا ہے اور ولی نفلی عبادت کی حیثیت رکھتا ہے۔ نبوت کا انکار کفر ہے لیکن ولایت چونکہ نفلی عبادت کی طرح ہے اس کا انکار کرنے سے بندہ کافر تو نہیں ہوگا مسلمان رہے گا لیکن اللہ کا تعلق نصیب نہیں ہوگا مومن نہیں ہوگا۔

ہر مذہب میں دو گروہ ہوتے ہیں اُس مذہب کے علما اور اُس مذہب کے درویش۔ جس طرح عیسائیوں میں پادری عیسائی مذہب کے علماء ہیں اور راہب ان کے درویش۔ اسی طرح اسلام میں مولوی مفتی قاری حافظ محدث یہ سب علماء ہیں اور اولیاء عظام مذہب اسلام کے درویش ہیں خدا رسیدہ بزرگ ہیں اولیاء کرام مثل انبیاء بنی اسرائیل ہیں اور مولوی مذہب اسلام میں اِس طرح ہیں جس عیسائی مذہب میں پادری۔

اولیاء اللہ اور مولویوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے مولانا روم یعنی مولانا جلال الدین رومی رحمتہ

اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم۔ تا غلام شمس طبریزے نہ شد۔ کہ اللہ کے ولی سے بیعت کی تو علم حاصل ہوا ایمان و بزرگی نصیب ہوئی مدرسہ سے فارغ التحصیل تھے لیکن فرمارہے ہیں کہ میں جانتا کچھ نہیں تھا۔ مردِ قلندر علامہ اقبالؒ نے بھی یہی فرمایا کہ مولوی تو گفتار کے غازی ہوتے ہیں۔ اللہ کے ولی کردار کے غازی ہوتے ہیں ۔ مدرسوں سے مولوی پیدا ہوتے ہیں ولی نہیں ۔ ولایت سینوں کی پیدائش ہے ولیوں سے ولی اور مولویوں سے مولوی۔ کبوتر با کبوتر۔ باز باباز۔ قصہ مختصر جب فقہ کے چاروں امام نہیں تھے اللہ کے ولی اس وقت بھی تھے خلافت جاری تھی سلسلہ چشتیہ کی خلافت حضرت علی علیہ السلام نے خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی دوسری خلافت حضرت علیؓ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو عطا فرمائی جو آگے آکر سلسلہ جنیدیہ اور بعد میں سلسلہ قادریہ کہلایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سلسلہ نقشبندیہ جاری ہوا جو آجکل اکثر دیوبندی مولوی ہیں جو اپنے آپ کو نقشبندی لکھتے اور کہتے ہیں۔ بھوسہ یعنی توڑی کے سٹور پر کستوری لکھنے سے کستوری نہیں بن سکتی۔ اسی طرح بریلوی مولوی قادری بنتے ہیں مولویوں کا کوئی فرقہ چشتی نہیں بنتا کیونکہ برصغیر میں سب سے زیادہ تبلیغ اسلام چشتی بزرگوں سے ہوئی ہے وہ صحابہؓ سے لیکر آج تک اہل سماع ہیں یعنی قوالی سنتے ہیں پورے کے پورے قرآن مجید پر عمل کرتے ہیں قرآن پاک کی کسی ایک آیت کی بھی مخالفت یا انکار نہیں کرتے جبکہ ہر فرقے کے مولوی قرآن وحدیث کی مخالفت کرتے ہیں اور قرآن کے مقابلے میں جھوٹی اور عقلی دلیلیں دیتے ہیں جبکہ تمام اولیاء کرام متفق ہیں کہ قرآن پاک کے خلاف عقلی دلیل دینا کفر ہے۔

چشتی بزرگوں کے دو کام جو عین قرآن وحدیث کیمطابق ہیں سجدہ تعظیم اور محفل سماع یہ مولویوں کی سمجھ سے باہر ہیں ان کی تفصیل اور قرآن وحدیث سے ثبوت دیکھنے کیلئے ہماری کتاب "بہارِ طریقت" کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

حضور پُر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ میری امت کے علما مثل انبیاء بنی اسرائیل ہونگے مزید فرمایا کہ میری امت کے علما نبیوں کے علم کے وارث ہونگے۔

تمام فرقوں کے مولوی کہتے ہیں کہ یہ علما جو مثل انبیاء بنی اسرائیل اور نبیوں کے علم کے وارث ہیں وہ ہم ہیں اور سب فرقے ایک دوسرے کو کافر گستاخِ رسول اور مشرک بھی کہتے ہیں اور گمراہی کے فتوے لگاتے

ہیں ۔کیا نبیوں کے علم کا وارث اور مثل انبیاء بنی اسرائیل کافر مشرک اور گمراہ ہو سکتا ہے؟ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ مولوی جھوٹے دعوے دار ہیں نبیوں کے علم کا وارث کوئی اور گروہ ہیں ۔کیونکہ نبی مدرسوں سے علم حاصل نہیں کرتے ان کو اللہ علم عطا فرماتے ہیں تو جن لوگوں کو نبیوں کی طرح علم عطا ہو گا وہی نبیوں کے علم کے وارث ہونگے ۔مولویوں کا علم کسب ہے جو کافر و مشرک اور گنہگار سب پڑھ سکتے ہیں لیکن نبیوں کا علم اللہ کی عطا ہے وہ صرف ولیوں کو عطا ہوتا ہے یہی نبیوں کے علم کے وارث ہیں جس طرح وراثت منتقل ہوتی ہے اسی طرح ایک ولی سے دوسرے ولی کو یہ علم نبوت بھی منتقل ہوتا ہے۔جس طرح نبیوں سے معجزات کا اظہار ہوا اسی طرح ان کے علم کے وارث اولیاء عظام سے کرامات کا اظہار ہوا ہے کسی مولوی سے تو کبھی کوئی کرامت ظاہر نہیں ہوئی قصہ مختصر نبیوں کے علم کے وارث اور مثل انبیاء بنی اسرائیل صرف اور صرف اللہ کے ولی ہیں مولوی ہرگز نہیں۔

مولویوں کا علم وکیلوں جیسا ہے نبیوں جیسا نہیں جس طرح ملک کا قانون پڑھ کر وکیل بن جاتے ہیں اسی طرح دین کا علم پڑھ کر مولوی بن جاتے ہیں۔وکیل قانون بتا سکتا ہے لیکن کسی مجرم کو سزا نہیں دے سکتا کیونکہ یہ اس کے اختیار میں نہیں سزا دینا جج کے اختیار میں ہے یہ اختیارات حکومت نے جج کو دیے ہیں بالکل اسی طرح مولوی بھی دین کا قانون بتا سکتا ہے کسی کو سزا یا انعام کچھ نہیں دے سکتا یہ اختیارات اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں یعنی اولیاء کرام کو عطا فرمائے ہیں کہ جسے چاہیں طلب کرنے پر نورِ ایمان عطا فرما دیں کوڑھی کو صحت عطا فرما دیں نابینے کو بینائی عطا فرما دیں عذاب قبر سے نجات دلوا دیں قیامت حشر میں شفاعت فرما دیں یا اپنے دشمنوں کو جہنم واصل کر دیں جس طرح میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نیل ندی فرعون نہ کھادا نہ قارون زیناں
موسیٰؑ دی بد دعا نے کیتا غرق دوہاں بے دیناں

بابا بلھے شاہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بلھے شاہ تو دو گھر گالے　　　　رشتہ دارتاں محلے والے

ہمیشہ حق کی مخالفت ہوتی ہے ۔سب نبیوں کی مخالفت ہوتی رہی کوئی نبی بھی ایسا نہیں ہوا جس کی مخالفت نہ ہوئی ہو امیر غریب بادشاہ فقیر سب کے سب مخالفت کرتے تھے پھر جس کی قسمت میں ایمان ہوتا تھا وہ

دین قبول کرلیتا ہے سب سے زیادہ مخالفت ہمارے آقا حضور سرکارِ دوجہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوئی۔
نمرود فرعون شداد ابوجہل وغیرہ کی مخالفت کوئی نہیں کرتا تھا بلکہ ان کے ساتھ مل کر نبیوں کی مخالفت کرتے تھے یہودی علما بھی نبیوں کی مخالفت کرتے رہے زکریا علیہ السلام اور یحیٰی علیہ السلام کو شہید کروانے والے بھی یہودی علماء تھے اور سرکار دوجہاں کی مخالفت میں بھی یہودی اور عیسائی علماء پیش پیش رہے حق کی مخالفت ہمیشہ ہوتی رہی ہے ہوتی رہے گی جو سلسلہ جو گروہ حق پر ہوگا اس کی مخالفت لازمی ہوگی اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سلسلہ میں اللہ کے ولی ہیں اسی لیے مخالفت ہو رہی ہے۔

اب دیکھ لیں چشتی بزرگوں کے سوا کس سلسلے کی مخالفت ہو رہی ہے نہ کسی قادری کی اور نہ کسی نقشبندی کی کسی کی بھی مخالفت نہیں ہو رہی ۔ صرف اور صرف قادری چشتی ابوالعلائی جہانگیری سلسلے کے بزرگوں کی مخالفت ہو رہی ہے عالم جاہل گمراہ پیر سب مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ صاحب خدمت بزرگ اسی سلسلے میں ہیں اور قیامت تک رہیں گے سیدنا قطب عالم عبدالحیٔ قدس اللہ سرہ العزیز فرما گئے ہیں کہ قیامت تک ہمارے ہی سلسلے کے بزرگ صاحب خدمت ہیں قیامت تک دین کی خدمت کرینگے اللہ تبارک وتعالیٰ جس کو بھی نور ایمان اور ہدایت عطا فرمانا چاہینگے ہمارے ہی بزرگوں کے پاس بھیجیں گے باقی تمام سلاسل سے نسبت بند ہو چکی ہے بس لوگ لکیر کے فقیر ہیں۔

رئیس العارفین سیدنا عبدالشکور جہانگیری قدس اللہ سرہ العزیز سن سینتالیس 47 میں انڈیا نصیر آباد سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تو آتے ہوئے آپ خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کے مزار پاک پر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور اب کیا ہوگا آئندہ کے روحانی حالات کیا ہونگے تو خواجہ محبوب الٰہیؒ نے فرمایا تمام سلاسل سے نور نسبت بند ہو چکی ہے قادری اور چشتی دونوں نسبتیں سیدنا میر ابوالعلا قدس اللہ سرہ العزیز میں جمع ہو کر زوردار اور قوی نسبت جاری ہو چکی ہے اب قیامت تک کے صاحب خدمت بزرگ اسی ابوالعلائی جہانگیری سلسلے میں ہونگے ہماری دعائیں آپ کیساتھ ہیں اللہ اس سلسلے کے بزرگوں کو ثابت قدم اور سلامت رکھیں۔ میرے مرشد غریب نواز قبلہ عالم رہنمائے اولیاء حضرت پیر احمد میاں قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے تھے کہ آج ہم خواجہ محبوب الٰہیؒ کے فرمان پاک کے اظہار کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں بے شک چراغ لیکر عرب تک ایک ایک آدمی کو دیکھ لیں نور نسبت کسی پیر کو بھی نصیب نہیں مریدوں کا تو ذکر ہی کیا۔ نورِ نسبت صرف

حضرات سلسلہ بزرگوں یعنی قادری چشتی ابوالعلائی جہانگیری شکوری بزرگوں کو ہی نصیب ہے اور واقعی یہ واحد سلسلہ ہے جس کی تعلیم اللہ کے فضل وکرم سے قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے جب کوئی شخص بیعت کرتا ہے تو پہلی توجہ سے ہی نور ایمان نور ذات کا اظہار اس کے قلب پر ہو جاتا ہے جسے وہ اپنے قلب اور جسم وجاں میں اس طرح محسوس کرتا ہے جس طرح سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی کی کیفیت کو محسوس فرماتے تھے یہی پرکھ پہچان ہے مرشد کامل کی۔ باھو سلطان رحمتہ اللہ علیہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ اگر مرشد کامل ہوگا تو پہلی فرصت یعنی جب مرید کر کے نفی اثبات کا ذکر تعلیم کرے مرید ذکر کرے اور پیر قوت ارادی سے نور ایمان مرید کے قلب میں منتقل کرے اور مرید پر اس کے قلب پر اُسی وقت ذات کا اظہار ہو اور سالک پر وہ کیفیت طاری ہو جائے جو سرکار دو جہاںؐ پر وحی کے دوران ہوتی تھی تو مرید یقین کرلے کہ مرشد کامل نصیب ہو گئے ہیں اگر کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا کوئی کیفیت طاری نہیں ہوتی تو بیعت نہیں ہوئی اپنی تلاش جاری رکھے۔

کیا سکول مدرس روحانی باپ ہیں؟ اور کیا ان کا پیشہ پیغمبرانہ ہے؟

سکولوں کے استاد اور مدرسوں میں پڑھانے والے مولوی کہتے ہیں کہ سکولوں اور مدرسوں میں بچوں کو جو لکھنا اور پڑھنا سکھاتے ہیں یہ پیغمبرانہ پیشہ ہے اور یہ پڑھانے والے اپنے شاگردوں کے روحانی باپ ہیں۔ نہ کہنے والوں نے کبھی سوچا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں نہ سننے والوں نے غور فرمایا کہ وہ کیا سن رہے ہیں اس میں کیا اور کہاں تک حقیقت ہے۔

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہوئے ان میں سے کوئی بھی کسی سکول اور مدرسے کے استاد نہیں تھے وہ لکھنا اور پڑھنا نہ سیکھنے گئے اور نہ سکھانے گئے کوئی نبی بھی تنخواہ لیکر پڑھنا اور لکھنا نہیں سکھاتا تھا سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ دروازہ ہیں تو کیا حضورؐ پڑھنے اور لکھنے والے علم کا شہر تھے۔ غور فرمائیں سب نبی اُمّی تھے پڑھے لکھے نہیں تھے جبکہ عیسائی اور یہودی علما پڑھے لکھے تھے جسطرح گمراہ پیر اور گمراہ علما تعویز گنڈے لکھتے ہیں ہندو اور عیسائی بھی لکھتے ہیں اگر یہ بزرگی ہے تو پھر صرف مسلمانوں میں ہونی چاہیے کفار میں بزرگی ہو نہیں سکتی۔

بالکل اسی طرح ہندو اور عیسائی استاد بھی لکھنا پڑھنا سکھاتے ہیں تو پھر کفار بھی پیغمبرانہ پیشہ کر رہے

ہیں غزوہ بدر میں مشرکین مکہ ستر کی تعداد میں گرفتار ہوئے ان کیلئے جرمانہ مقرر ہوا جو امیر تھے انہوں جرمانہ ادا کردیا اور آزاد ہوکر چلے گئے کچھ ایسے تھے جن کے پاس رقم نہیں تھی تو ان کے متعلق فیصلہ ہوا کہ یہ دس دس صحابہ کرام کو لکھنا اور پڑھنا سکھا دیں تو ان کو بھی آزاد کردیا جائیگا اب ان مشرکوں نے صحابہ کو لکھنا پڑھنا سکھا دیا اور وہ آزاد ہوکر اپنے گھروں کو چلے گئے۔ غور فرمائیں کیا یہ پیغمبرانہ پیشہ ہے۔ کسی نبی نے اپنی امت کو ا، ب، ت اور اے، بی، سی پڑھنا لکھنا سکھایا کونسے نبی سائنس ٹیچر تھے کونسے نبی بلیک بورڈ پر ریاضی کے سوال حل فرماتے تھے کونسے نبی ٹیوشن پڑھاتے تھے اور مدرسہ چلاتے تھے سوچیں غور فرمائیں ہوش میں آئیں۔

اب اس طرح تو یہ سارے استاد ہندو عیسائی اور مسلمان سب اُمتِ مسلماں کے روحانی باپ ہوگئے۔ بات کرتے شرم آتی ہے کہ ہندو اور تھوری استاد اور محکمہ تعلیم میں ہندو افسر یہ مسلمانوں کے روحانی باپ ہیں۔ عقل سے کام لیں علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

وہ فریب خوردہ شاہین جو پلا ہو کرگسوں میں
اُسے کیا خبر کہ کیا ہے راہ و رسمِ شاہبازی
پرواز ہے دونوں کی اِسی ایک فضا میں
شاہین کا جہاں اور کرگس کا جہاں اور

برصغیر کے مسلمان سو سال کفار کی غلامی میں رہے تو اس غلامی کے دور نے ان کی عقل وفکر، سمجھ اور سوچ کو زنگ آلود کردیا مسلمانوں کی اسلامی سوچ کو بدلی کردیا ان کی عقل عیسائی ہندو اور مسلمان کے فرق کو سمجھنے سے عاری ہوگئی۔ اس کی اپنی نا سمجھی کیوجہ سے عیسائی اور ہندو استادوں کو اپنا روحانی باپ سمجھنے لگے اور سمجھ رہے ہیں حالانکہ استاد اور مولوی مسلمان بھی ہوں تو بھی ان کا روحانیت سے کیا تعلق ہے۔ روحانی پیشوا اور روحانی باپ تو اولیاء کرام ہوتے ہیں جو مخلوق کو پاک کرتے ہیں حکمت و دانائی سکھاتے ہیں روحانی فیض و برکت عطا فرماتے ہیں۔ خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز اپنے پیرو مرشد کو اسطرح پکارتے تھے کہ فرید الدین والدین۔ کیونکہ بابا فرید شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز سے انکو روحانیت یعنی ولایت نصیب ہوئی تھی اس لیے انکو روحانی باپ کہتے اور سمجھتے تھے

کیا گیا ہے غلامی میں مبتلا تجھ کو کہ تجھ سے ہو نہ سکے فقر کی نگہبانی
روحانیت کسی درویش بے گلیم سے پوچھ خدا کرے تجھے تیرے مقام سے آگاہ

مسلمان قوم جب سے اولیاء کرام سے دور ہوگئی اس وقت سے یہ روحانیت اور اسلام سے دور ہوگئی ان کی سوچ میں وہ دم خم نہ رہا جو ایک مومن کی سوچ میں ہوتا ہے غلامی نے ان کو سست اور کاہل بنا دیا کفر کی ہر بات پر لبیک کہنے لگے یہ سب کچھ کیوں ہوا اولیاء کرام کی صحبت سے دوری اور مخالفت کی وجہ سے۔

کیمیا پیدا کن از مشتے گلے	بوسہ زن بر آستانے کاملے

جن کو روحانی باپ سمجھنا تھا سمجھے نہیں جن کے قریب ہونا تھا ہوئے نہیں جو مثلِ پیغمبر تھے انکو مانا نہیں۔ ایسی سوچ کی نحوست نے عیسائیوں ہندوؤں جاہل استادوں کو مسلمانوں کے روحانی باپ بنا دیا اور جاہل قوم کو منوا دیا کہ یہ پیغمبرانہ پیشہ ہے۔

روحانی پیشوا اور روحانی باپ وہ لوگ تھے اور وہ لوگ ہیں جن کو دیکھنا عبادت تھا اور عبادت ہے سرکارِ دوجہاں نے فرمایا علیؓ کا دیکھنا عبادت ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں:

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری	کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
بن دیکھے خدا کو جو خدا مان لیا ہے	کسی دیکھنے والے کا کہا مان لیا ہے

تحقیق حق آیا اور باطل بھاگا بیشک باطل نے بھاگنا ہی تھا۔ جب اولیا کرام ہندوستان میں اسلام لے کر آئے تو کافر اور کفر نے کہا:

میں جبھی تک تھا کہ تیری جلوہ پیرائی نہ تھی	نمودِ حق سے جو مٹ جائے وہ باطل ہوں میں

مسلمانوں کی ایسی حالت دیکھ کر کہ یہ کفار و مشرکین کے کام کو پیغمبرانہ پیشہ اور عیسائیوں ہندوؤں اور جاہل بے دین استادوں کو روحانی باپ سمجھتے ہیں تو علامہ اقبالؒ فرمانے لگے:

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے	مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے
اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی	نہ ہو عشق تو بندۂ مسلمان کافر و زندیق
عشق کے مضراب سے نغمۂ حیات	عشق سے نورِ حیات عشق سے نارِ حیات
عشق دمِ جبرائیل عشق دلِ مصطفیٰ	عشق خدا کا کلام عشق خدا کا رسولؐ

القصہ مختصر نبیوں کے علم کے وارث مثلِ انبیاء بنی اسرائیل روحانی پیشوا روحانی باپ اللہ کے ولی ہیں۔ پیغمبرانہ پیشہ کیا ہے سرکارِ دوجہاںؐ نے صدیقؓ و عمرؓ بنائے عثمانؓ و علیؓ بنائے سعدؓ و سلمانؓ بنائے کس قدر ان

لوگوں کے کردار کو سنوارا کہ زمانے میں اُن کی مثال نہیں ملتی ۔ یہ تھا پیغمبرانہ پیشہ کہ ان بزرگ صحابہ کرام کی پیغمبروں سے مثالیں دیں آپ ؐ نے فرمایا صدیقؓ تو مثل ابراہیمؑ ہے عمرؓ سے فرمایا کہ تو مثل موسیٰؑ ہے حضرت علیؓ سے فرمایا تو میرا بھائی اس طرح ہے جس طرح موسیٰؑ کے بھائی ہارونؑ فرق یہ ہے کہ وہ یعنی ہارونؑ نبی تھے لیکن میرے بعد نبی کوئی نہیں ۔اب غور فرمائیں پیغمبر کی صحبت اور تعلیم سے نبی صفت لوگ پیدا ہوئے ۔ بالکل اسی طرح یہ بزرگ مثلاً خواجہ حسن بصریؒ خواجہ جنید بغدادیؒ خواجہ ابوالحسن خرقانی غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ خواجہ غریب نوازؒ خواجہ قطب الدین بختیار کا کیؒ بابا فرید الدینؒ محبوب الٰہیؒ جن بزرگوں سے ایسے شاہکار پیدا ہوئے جن کی صحبت اور فیض و برکت سے ایسے کاملین پیدا ہوتے رہے پیدا ہو رہے ہیں پیدا ہوتے رہیں گے یہ لوگ تھے جن کا پیشہ پیغمبرانہ تھا اور یہی لوگ بنی اسرائیل کے نبیوں کی مثل تھے یہی لوگ مسلمان قوم کے روحانی باپ تھے قیامت تک اللہ کی رحمت سے ایسے لوگ ہونگے جن سے مرید ہو کر لوگ ولایت اور اللہ کی معرفت کو پہنچتے رہیں گے یہی فرقہ حق کا فرقہ ہے۔

خطرناک گناہ:۔ جس گناہ کو بندہ گناہ نہ سمجھے اسے انتہائی خطرناک گناہ کہتے ہیں۔ یہ اس لیے انتہائی خطرناک ہے کہ اگر کوئی گناہ کے کام کو گناہ سمجھے گا تو زندگی میں کبھی نادم ہو کر معافی مانگ لے گا۔ اس گناہ سے توبہ کرے گا اور گناہ سے باز آجائے گا۔ لیکن جب اُس کام کو گناہ ہی نہیں سمجھے گا تو ایسے گناہ سے کبھی باز نہیں آئے گا اس کو چھوڑے گا نہیں کیونکہ یہ اِس کے نزدیک گناہ ہے ہی نہیں۔ اور نتیجے کے طور پر بندہ جہنم واصل ہوگا۔

مثلاً روزِ اوّل شیطان نے آدمؑ کو سجدہ نہ کیا اور اسے کبھی گناہ بھی نہ سمجھا۔ اگر اسے گناہ سمجھتا تو معافی مانگ لیتا اس نے معافی نہیں مانگی لعنتی ہو گیا۔ گمراہ پیر اور درویش نماز نہیں پڑھتے تعویز گنڈے لکھتے ہیں اور اسے گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ زندگی بھر اس گناہ کو نہیں چھوڑتے اور کفر پر مر جاتے ہیں۔

گمراہ علماء بنی اسرائیل کے زمانے میں انبیاء کی اور آج کے دور میں اولیاء کی توہین اور بے ادبی کرتے ہیں اور ان کے خیال میں یہ گناہ نہیں ہے اس لیے اس پر کبھی معافی نہیں مانگیں گے اور بے ادبی کی وجہ سے شیطان کی طرح لعنتی ہو کر کفر پر مریں گے۔ لہذا اہل اسلام سے عرض ہے کہ گناہ کے کام کو گناہ سمجھ کر معافی

مانگ لیں اور لعنتی ہونے سے بچیں۔

خواب اور اُن کی تعبیر:۔ خواب کا اظہار کبھی جلدی اور کبھی دیر سے ہوتا ہے جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب جو آپؐ نے رات کو دیکھا اور صبح ہی غزوہ اُحد میں اسکا اظہار ہو گیا یعنی آپؐ نے خواب میں دیکھا کہ غزوۂ اُحد میں پہاڑی کے درے سے حملہ ہو گا اور کافی نقصان ہو گا فتح شکست میں بدل جائیگی۔ تو جنگ سے پہلے آپؐ نے اُس پہاڑی درے پر چالیس صحابہؓ مقرر فرمائے اور نصیحت فرمائی کہ ہم لوگ جیتیں یا ہاریں تم لوگوں نے اس درے کو نہیں چھوڑنا۔ جنگ شروع ہوتے ہی مشرکین مکہ جن کا سردار سپہ سالار ابوسفیان تھا کفارِ مکہ کے قدم اکھڑ گئے اور جنگ سے بھاگ نکلے شکست ہو گئی صحابہؓ مالِ غنیمت اکٹھا کرنے لگے تو درے والے صحابہؓ میں سے صرف دس صحابہؓ وہاں کھڑے رہے تیس صحابہؓ اتر آئے اور وہ بھی مال غنیمت اکٹھا کرنے لگے کفارِ مکہ کے لشکر نے دیکھا کہ درے پر صرف دس آدمی ہیں تو انہوں نے پلٹ کر اُن دس صحابہؓ کو شہید کر دیا اور لشکر اسلام پر پیچھے سے حملہ کر دیا جس طرح حضورؐ نے رات خواب میں دیکھا تھا اُسی طرح اسلامی لشکر کا بہت نقصان ہوا۔ تو اسطرح خواب کا اظہار کبھی فوراً ہو جاتا ہے اور کبھی برسوں بعد ہوتا ہے۔ جسطرح حضرت یوسف علیہ السلام نے بچپن میں خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے چاند اور سورج مجھے سجدہ کر رہے ہیں اس خواب کا اظہار یعنی تعبیر چالیس سال بعد سامنے آئی۔ جب مصر کے تخت پر یوسف علیہ السلام کو ان کے والدین اور گیارہ بھائیوں نے سجدہ کیا تو یوسف علیہ السلام نے اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے میرے باپ یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے بچپن میں دیکھا تھا۔

قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ خواب کی تعبیر کا اظہار پہلے دن بھی ہو سکتا ہے سال دو سال چار سال دس سال بعد بھی ہو سکتا ہے زیادہ سے زیادہ چالیس سال کا وقت ہے اگر اس عرصے میں اظہار ہو گیا تو ٹھیک ورنہ چالیس سال کے بعد نہیں ہو گا اس کا مطلب ہے کہ وہ خواب اللہ کی طرف سے نہیں دکھایا گیا وہ نفسانی یا شیطانی خواب ہو گا۔ بہت کم خواب ایسے ہوتے ہیں کہ جسطرح دکھائی دیں اسی طرح ان کا اظہار ہو جیسے حضور نبی کریم ﷺ کا غزوہ احد والا خواب۔ اکثر خواب معمہ کیطرح ہوتے ہیں خواب میں کچھ نظر آتا ہے

اور اُس کا مطلب اور تعبیر کچھ اور ہوتی ہے۔ جسطرح یوسف علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے چانداور سورج آپ کو سجدہ کر رہے ہیں تعبیر یہ ظاہر ہوئی کہ گیارہ ستاروں سے مراد گیارہ بھائی چاند سے مراد آپ کی والدہ محترمہ اور سورج سے مراد یوسف علیہ السلام کے والد محترم حضرت یعقوب علیہ السلام تھے خواب کی تعبیر ہر آدمی نہیں بتا سکتا جس کو اللہ علم دیں وہ صحیح تعبیر بتا سکتا ہے۔

عزیز مصر کا خواب اور اُس کی تعبیر:۔ مصر کے بادشاہ نے خواب دیکھا کہ وہ دریائے نیل کے کنارے کھڑا ہے اس کے دیکھتے دیکھتے دریا سے پہلے سات گائیں موٹی تازی اور ان کے پیچھے سات گائیں ڈبلی پتلی نکلیں دبلی گائیں موٹی گائیوں کو کھا گئیں۔ بادشاہ کے امیر وزیر کاہن دانشور نجومی سب تعبیر بتانے سے عاجز رہے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اسکی تعبیر بتائی کہ سات سال فصل بہت ہوگی اور پھر سات سال قحط ہو جائیگا پہلے سات سالوں میں غلہ جمع کر لو جو قحط والے سالوں میں کام آئے۔ اب دیکھیں بظاہر خواب کچھ نظر آیا اور تعبیر کچھ اور تھی۔

فرعون کا خواب اور اس کی تعبیر:۔ فرعون نے خواب دیکھا کہ وہ اپنے دربار میں کھڑا ہے اس کے سامنے زمین سے دو درخت پیدا ہوئے اُس کے سامنے ہی بڑے ہو گئے اور دیکھتے دیکھتے اس کی حکومت پر چھا گئے۔ تعبیر بتانے والے نے بتایا کہ تیرے سامنے بنی اسرائیل میں دو بچے پیدا ہونگے تیرے سامنے پرورش ہوگی جوان ہو کر تیری حکومت ختم کر دیں گے بالکل صحیح تعبیر بتائی موسیٰؑ اور ہارونؑ فرعون کے سامنے پیدا ہوئے اس کے دربار میں دونوں کی پرورش ہوئی ان کے ہاتھوں فرعون کی حکومت ختم ہوگئی۔ اس خواب میں نبی درختوں کی صورت میں نظر آئے یوسف علیہ السلام کے خواب میں سورج چانداور ستاروں کی صورت میں نظر آئے۔ اس لیے خواب کی تعبیر کا کوئی قانون نہیں بن سکتا بلکہ جس کو اللہ علم عطا فرمائیں گے وہی خواب کی صحیح تعبیر دے سکتا ہے۔

ملکہ زبیدہ کا خواب اور اُس کی تعبیر:۔ ملکہ زبیدہ نے خواب دیکھا کہ چرند پرند انسان وحیوان ملکہ سے صحبت کر رہے ہیں ملکہ بہت پریشان ہوئی کہ اتنا گندہ خواب مجھے کیوں آ گیا کہ ایسا تو کوئی عورت سوچ بھی نہیں سکتی کہ ساری مخلوق اُس کے ساتھ بدفعلی کرے۔ملکہ نے اپنی لونڈی کو علامہ ابنِ سیرین رحمتہ اللہ علیہ جو کہ اللہ کے کامل ولی تھے ان کے پاس بھیجا اور کہا کہ یہ کہنا لونڈی نے خود یہ خواب دیکھا ہے ۔خواب سن کر ابن سیرینؒ فرمانے لگے اے لونڈی تجھے یہ خواب نہیں آ سکتا یہ کسی اور کا خواب ہے لونڈی واپس آ گئی اور جو کچھ بزرگوں نے فرمایا تھا ملکہ سے عرض کر دیا ملکہ کو کچھ حوصلہ ہو گیا کہ اس کا مطلب ہے خواب اچھا ہے اس نے دوبارہ لونڈی کو بھیجا اور کہا کہ بتا دینا کہ خواب ملکہ نے دیکھا ہے تو ابن سیرینؒ فرمانے لگے کہ ہاں ملکہ کو یہ خواب آ سکتا ہے اس کا مطلب اور تعبیر یہ ہے کہ ملکہ سے کوئی کارِ خیر ایسا ہو گا جس سے چرند پرند انسان و حیوان سب کو فائدہ ہو گا۔تو وہ کارِ خیر نہر زبیدہ تھی جو ملکہ نے کھدوائی جس سے ہر قسم کی مخلوق مستفید ہوتی تھی ۔اب غور فرمائیں خواب کتنا گندہ اور تعبیر کتنی لاجواب۔تو یہ تعبیر کا علم اپنی عقل سے کوئی انجام نہیں دے سکتا جب تک اللہ علم نہ دیں۔

قطب عالمؒ کے ایک مرید کا خواب:۔ مرید نے خواب دیکھا کہ اس نے قرآن پاک پر پیشاب کر دیا ہے پریشانی سے اس کی آنکھ کھل گئی پریشانی میں روتا چیختا چلاتا قطب وقت سیدنا عبدالحیٔ قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور میں تو کافر ہو گیا ہوں مجھے دوبارہ مسلمان کریں اور اپنا خواب بیان کیا آپؒ نے پوچھا تجھے یاد ہے کہ کتنے قطرے پیشاب قرآن پاک پر گرے ہیں مرید نے عرض کیا سات قطرے۔آپؒ نے فرمایا یہ تو بہت ہی باسعادت خواب ہے تیرے سات بیٹے ہونگے اور سب حافظِ قرآن ہونگے۔ اولیا کرام اور انبیا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ خواب کی تعبیر کا علم عطا فرماتے ہیں اس لیے وہ صحیح تعبیر بتا دیتے ہیں عام آدمی صحیح تعبیر نہیں بتا سکتا اس لیے بزرگوں نے منع فرمایا ہے کہ عام لوگوں سے خواب بیان نہ کیے جائیں۔

حدیث پاک:۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔

1) نفسانی 2) شیطانی 3) رحمانی

نفسانی خواب:۔ ان کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی یہ خواب خیال ہوتے ہیں جو کچھ آدمی سوچتا ہے اور دن بھر کام کرتا ہے وہی کچھ رات کو خواب میں دیکھ لیتا ہے ان کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔

شیطانی خواب:۔ یہ خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں شیطان کا کام انسان کو پریشان کرنا ہے وہ پریشان کرنے والے خواب دیکھاتا ہے کبھی خواب میں احتلام وغیرہ بھی ہو جاتا ہے اس طرح کئی قسم کی پریشانیاں دکھاتا ہے جب نیند سے آدمی بیدار ہوتا ہے تو اس وقت بھی سوائے پریشانی کے کچھ نہیں ہوتا ایسے شیطانی خوابوں کی بھی تعبیر کچھ نہیں ہوتی۔

رحمانی خواب:۔ یہ خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں کافر و مسلمان بادشاہ فقیر امیر غریب سب اولادِ آدمؑ کو یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دکھائے جاتے ہیں ان کی تعبیر ہوتی ہے جو نبی اور ولی اور اللہ کے نیک بندے بتا سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو علم عطا فرماتے ہیں۔ رحمانی خوابوں پر موسم بھی اثر انداز ہوتے ہیں ایک ہی خواب گرمیوں میں نظر آئے تو اس کی تعبیر اور ہوتی ہے اور سردی میں کچھ اور۔ ایک ہی خواب کی تعبیر گرمی اور سردی کے موسم میں علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔

ایک خواب اور اس کی تعبیر:۔ ایک آدمی نے خواب دیکھا کہ اُس کی چارپائی کے نیچے آگ جل رہی ہے اس نے یہ خواب علامہ ابن سیرینؒ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا تو آپؒ نے فرمایا چارپائی والی جگہ کو کھود کر خزانہ نکال لو۔ اُس آدمی نے زمین کھود کر خزانہ نکال لیا۔ چھ ماہ بعد یہی خواب ایک اور آدمی نے دیکھا کہ اس کی چارپائی کے نیچے آگ جل رہی ہے اس نے بھی علامہ صاحبؒ سے خواب عرض کیا۔ آپؒ نے

فرمایا جلدی اپنے گھر جاؤ اپنے بچے اور سامان اپنے مکان سے باہر نکال لو تمہارا مکان گر جائے گا۔ اس نے جلدی جلدی اپنے بچے اور سامان باہر نکالا اس کا مکان گر گیا۔

جو لوگ دونوں دفعہ موجود تھے انہوں نے عرض کیا حضور اس کا کیا مطلب ہے خواب ایک ہے اور تعبیر مختلف ہے۔ ایک آدمی کو خزانہ مل رہا ہے اور دوسرے کا مکان گر رہا ہے حالانکہ دونوں آدمیوں نے ایک ہی خواب دیکھا ہے کہ ان کی چارپائیوں کے نیچے آگ جل رہی ہے۔

آپؒ نے فرمایا جس کو خزانہ ملا اس نے خواب سردیوں کے موسم میں دیکھا تھا تو ہم نے خیال کیا کہ سردیوں میں تو آگ نعمت ہوتی ہے ہر آدمی آگ کے قریب بیٹھتا ہے اور سکون نصیب ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں علم عطا فرمایا کہ اس کو خزانہ ملے گا دوسرے آدمی نے خواب گرمی کے موسم میں دیکھا۔ تو ہم نے خیال کیا کہ گرمی کے موسم میں تو آگ عذاب ہوتی ہے ہر آدمی اس سے دور بھاگتا ہے تو اللہ نے ہمیں الہام فرمایا کہ اس پر عذاب آنے والا ہے اس کا مکان گرے گا تو میں نے بتا دیا۔

خواب پر عمل کرنے میں جلدی نہ کرو:۔ خواب اگر اللہ کی طرف سے ہوگا تو بار بار حکم ہوگا اور دکھایا جائیگا جس طرح ابراہیمؑ کو وہی خواب تین رات دکھایا گیا کہ آپؑ اپنے بیٹے کی قربانی کر رہے ہیں جب تین دفعہ خواب میں آپؑ کو وہی حکم ہوا تو آپؑ بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہو گئے۔

شیطان کا دھوکہ:۔ سیدنا عبدالحیؒ نے ارشاد فرمایا شیطان خواب میں اور ظاہر میں دھوکہ دیتا ہے وہ یعنی شیطان کچھ بھی کہے تم یہی کہنا کہ ہمارے پیرومرشد کی شکل میں آؤ تو ہم اعتبار کریں۔

ایک مسلمہ حقیقت:۔ شریعت اور طریقت کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ شیطان پیر اور پیغمبر کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ حضرت دادا پیر یا دیگر پیرانِ عظام کو خواب میں پیرومرشد کی صورت میں دیکھنا یا سرکارِ دو جہاںؐ کی زیارت پیر کی صورت میں نصیب ہونا سعادتِ دارین اور دین و دنیا کی اقبال مندی کا نشان ہے۔

خلفاء سے ارشاد:۔ خلفاء سے ارشاد فرمایا اپنے خواب اور کشف پر ہی عمل کرنا مریدوں کے خواب کشف اور معائنہ پر عمل نہ کرنا۔ پیر مرید کا محتاج نہیں اور نبی اُمتی کا محتاج نہیں قطب عالم سیدنا عبدالحیٔ قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک مرید نے خواب دیکھا کہ آپ مجھے خلافت عطا فرما رہے ہیں اور ہم سے بیان کیا ہم نے یہی کہا کہ بابا تم نے دیکھا ہے ہم بھی تو دیکھیں۔ خلافت ایک عظیم الشان امر ہے مرید کا خواب دیکھنا کہ اسے خلافت ہوئی ہے پیر کیلئے دلیل وحجت نہیں ہوگا پیر کو اپنے الہام اور مکاشفہ پر عمل کرنا چاہیے۔

خواب ہر شخص سے نہ کہے جائیں اور نہ خود تعبیر کی جائے:۔ حدیث شریف میں ہے۔ مومن کا خواب ایک جزو ہے چھیالیسویں جزو نبوت کا۔ یعنی نبی کو علم نبوت کا چھیالیسواں حصہ خواب کے ذریعے عطا ہوا باقی وحی اور الہام کے ذریعے اور مومن کا علم اس علم کا چھیالیسواں جز ہے جو نبی کو خواب کے ذریعے عطا ہوا۔ خواب کی تعبیر خود کرنا نقصان کی بات ہے خواب کی تعبیر ظاہر و باطن کا عالم کر سکتا ہے جب تک حواس قوی نہیں ہو جاتے طریقت کا بلوغ نصیب نہیں ہوتا تو اس وقت تک سالک روح کی باتوں کا ادراک نہیں کر سکتا۔ جب وہم کے خواص چلے جائیں اور صفاتِ محمود پیدا ہو جائیں اس وقت روح کی حقیقت کا اظہار ہوگا پھر اسکی قدر معلوم ہوگی۔

شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ قادری چشتی ابوالعلائی جہانگیری شکوری

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۰

کشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرعُھَا فِی السَّماءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَھلِ بَیتِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ ۰

الحمد للہ رب العلمین ۰الرحمٰن الرحیم۰ملک یوم الدین ایاک نعبدوایاک نستعین ۰اھد نا الصراط المستقیم۰ صراط الذین انعمت علیھم غیرالمغضوب علیھمُ ولا الضالین آمین۰

اَشھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لا شَرِیکَ لَہٗ وَ اَشھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَولَانَامُحَمَّدًعَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ۰

الٰہی بحرمت راز و نیاز راہنمائے اولیاء حضرت پیر احمد میاں مظہرِ نورِ خدا قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز امام الاولیاء حضرت سیدنا ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز رئیس العارفین تاج السالکین امیر الصابرین سید الشاکرین رؤس الطالبین حضرت مولانا شاہ محمد عبدالشکور دام اللہ جلالہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز سر السالکین سلطان العاشقین حضرت شاہ نبی رضا قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز فخر العارفین قطب عالم حضرت شاہ عبدالحیٔ قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز سلطان العارفین والعاشقین وارث علوم النبیین الفانی فی ذات سبحان حضرت شاہ مخلص الرحمٰن قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز قطب العارفین نائب النبی وارث علوم المرتضوی حضرت شاہ امداد علی قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز امام مواحدین محبوب ربانی حضرت شاہ محمد مہدی الفاروقی القادری قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز عاشق رسول الثقلین مقبول کونین حضرت شاہ محمد مظہر حسین قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز سلطان المعرفت حضرت مخدوم شاہ حسن دوست المقلب بشاہ فرحت اللہ قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز محبوب بارگاہ لم یزل حضرت مخدوم شاہ حسن علی قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز امام العارفین سلطان الواصلین حضرت مخدوم شاہ منعم پاک باز قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید خلیل الدین قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید جعفر قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید اہل اللہ قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر تقی الدین قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید نصیر الدین قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید محمود قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید فضل اللہ عرف سید گسائین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ قطب الدین بینائی دل قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ نجم الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید مبارک غزنوی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت بوسعید بن مبارک مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت ابوالحسن علی الھنکاری العزیزی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت ابو یوسف طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ عبدالعزیز یمنی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ رحیم الدین عیاض قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو بکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام

الٰہی بحرمت راز و نیاز قرۃ عینی رسول الثقلین سیدنا امام حسین علیہ السلام

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت اسد الغالب مطلوب کل طالب مظہر العجائب مولانا مولیٰ ءِ الکل سیدنا علی علیہ السلام

الٰہی بحرمت راز و نیاز سید المرسلین شفیع المذنبین رحمت العالمین سید الثقلین نبی الحرمین صاحب قاب قوسین اوادنیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

شجرہ شریف منظوم

سلسلہ عالی قادری چشتی ابوالعلائی جہانگیری شکوری

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔O

حمد بے حد ہے جناب کبریا کے واسطے — تحفہ صلوٰات حبیب کبریا کے واسطے

پڑھ تحیہ اہل بیت اور چار یاروں کی ضرور — پھر ادب سے ہاتھ اُٹھا اپنی دعا کے واسطے

حق بین و حق شناس و شمس العارفین — پیر غلام نبی مظہر نور ذات کبریا کے واسطے

راہنمائے راہ عرفاں اور گنج معرفت — حضرت پیر احمد میاں مظہر نور خدا کے واسطے

شمع راہ ہدایت عرفاں راہ دستگیر — اوس شاہ ہادی علی پیر ہدیٰ کے واسطے

آفتاب دین وملت حضرت عبدالشکور — ماہتاب صبرو تسلیم ورضا کے واسطے

ہو دعا مقبول میری صدقہ لا تقنطو — قبلہ دین کعبہ ایماں رضاکے واسطے

مردہ دل کو زندہ کردے اے خداوند کریم — قطب وقت عبدالحیٔ قبلہ نما کے واسطے

مجھ کو اپنی بارگاہ احدیت میں کر قبول — مخلص الرحمٰن شاہ دِلربا کے واسطے

کر مدد میری خدایا ہر گھڑی ہر حال میں — شاہ امداد علی بحر عطا کے واسطے

مجھ کو اپنے ذکر وفکر وشغل میں مشغول رکھ — شاہ محمد مہدی نور الہدیٰ کے واسطے

نور کا تیرے ظہور ہو دل میرے اۓ خدا — حضرت مظہر حسین حاجت روا کے واسطے

فرحت دے مجھے یارب نہ ہووے فکر غیر — فرحت اللہ شاہ دین شمس الضحیٰ کے واسطے

حُسن وخوبی سے خدایا میرے دل کو کر حسن — حسن علی شاہ حسن ابر سخا کے واسطے

نعمت دارین سے کر یا الٰہی سرفراز — شاہ منعم پاک باز اتقیاکے واسطے

رکھ شریعت اور طریقت میں مجھے ثابت قدم — شاہ خلیل الدین سید مہ لقا کے واسطے

نفس کی رو باہ بازی سے خلاصی دے مجھے — میر سید جعفر بدر الدجیٰ کے واسطے

دور کر مجھ سے خودی اور اہل دل کر دے مجھے ۔ سید اہل اللہ میر اہل صفا کے واسطے

نظم کر میری قبول اے بادشاہ دوجہاں ۔ شاہ نظام الدین سید بے ریا کے واسطے

شاہ تقی الدین کا صدقہ مجھے کر متقی ۔ شہ نصیر الدین سید بے بہا کے واسطے

سید محمود و سید میر فضل اللہ شاہ ۔ شاہ قطب الدین در درج فنا کے واسطے

شاہ نجم الدین اور سید مبارک غزنوی ۔ شہ نظام الدین سید ثانیہ کے واسطے

غنچہ دل کو کھلا میرے الہٰ العالمین ۔ شہ شہاب الدین صاحب پر ضیا کے واسطے

قادرِ مطلق بس اپنا مجھ پہ کر لطف و کرم ۔ قاد رجیلان قطب الاولیاء کے واسطے

ازبرائے بوسعید و بو الحسن یا ذوالجلال ۔ رحم کر بویوسف رحمت نما کے واسطے

مجھ کو اپنے عشق میں متوالا کر دے اے خدا ۔ حضرت عبدالعزیز الفت رسا کے واسطے

شہ رحیم الدین شہ ابو بکر شبلی کا طفیل ۔ فضل کر جنید پیشوا کے واسطے

شہ سری سقطی شاہ معروف کرخی کا طفیل ۔ شہ امام الدین علیؒ موسیٰ رضا کے واسطے

موسیٰ کاظمؒ کا صدقہ علم و عمل و حلم دے ۔ جعفرؒ و باقرؒ شہ زین العبا کے واسطے

راہ میں تیری رہوں ثابت قدم اے بے نیاز ۔ صبر دے مجھ کو شہید کربلا کے واسطے

معرفت کے نور سے دل کو میرے معمور کر ۔ پیشوائے دین علی علیہ السلام مشکل کشا کے واسطے

یا الٰہی میرے عصیاں مجھ کو شرماتے ہیں اب ۔ بخش دے مجھ کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

عشق دے مجھ کو محمد ﷺ کا الہٰ العالمین ۔ سیدہ معصومہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کے واسطے

یہ نیا تحفہ سخاوت شاہ کا مقبول ہو ۔ انبیاء اولیا واصفیا کے واسطے

اب بھی جو رہے پیا سا یہ اس کا مقدر ہے
خواجگان نے تو بہادیں ہیں نہریں مئے عرفاں کی

واضح ہو کہ مولائی و مرشدی حضرت فخر العارفین سیدنا شاہ محمد عبدالحئی قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز کو حضرات پیران عظام سے سات سلاسل شریف میں مرید کرنے کی اجازت تھی یعنی ساتوں سلاسل کے بزرگوں نے آپ کو خلافت سے نوازا تھا۔ایک شجرہ شریف درج کردیا ہے باقیوں کے صرف نام درج ہیں۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ

سلسلہ عالیہ چشتیہ قلندریہ

سلسلہ عالیہ فردوسیہ

سلسلہ عالیہ قادریہ رزاقیہ

سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ قدوسیہؒ

سلسلہ چشتیہ نظامیہ قدوسیہؒ

مُناجات

یا خدا تائب کو مرضیات کی توفیق دے اور رکھ ثابت قدم اپنی اطاعت پر اسے
ہو عطا عشق و محبت اس گدا کے واسطے

رکھ محفوظ شرک و معصیت سے اے خدا کر اسلام و ایمان پر تو اس کا خاتمہ
مقبولان بارگاہ سید الاولیاء کے واسطے

خدامِ مشائخ میں اس کا حشر کا از طفیل شافعِ محشر صَلِّ علیٰ خیر اُلبشر
اہل بیت اور آلِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

طریقتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام شد۔

دعاؤں کا طالب: پیر غلام نبی چشتی جہانگیری رابطہ نمبر 03216711051

بہارِ طریقت، صحیح تقویت الایمان
طریقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عقائد کو درست کرنے راہِ سلوک اور معرفتِ خداوندی پر گامزن ہونے کیلئے طریقت وتصوف پر انمول یہ کتب جو موجودالوقت گمراہی کے اندھیرے میں مشعلِ راہ ہیں۔ ان کے مطالعہ سے قاری شرعی احکام بنیادی عقائد سے لے کر طریقت وتصوف کے اسرار ورموز اور معرفت وحقیقت تک کے نفسانی وشیطانی خطرات سے بآسانی واقفیت حاصل کر کے کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔ ضد ہٹ دھرمی فرقہ ورانہ سوچ اور انبیاء اولیاء سے حسد بغض چھوڑ کر مطالعہ فرمائیں۔

قدم بڑھائیں کوئی بات نہیں کہ اللہ کی رحمت بزرگانِ دین کے صدقے جوش میں آ کر اپنی جوارِ رحمت میں جگہ نہ دے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خلوص کیساتھ راہِ سلوک پر چلنے والے اللہ کی معرفت کو نہ پہنچیں۔ راہ نما صحیح، راہنمائی صحیح عقائد صحیح قرآن وحدیث کے مطابق طریقت وتصوف کی کتب صحیح، نیت صحیح سید المرسلین اُمت کے غم خوار نبیؐ اور ولیوں کی کرم نوازی ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ معرفت حق حاصل نہ ہو۔

اللہ بزرگ وبرتر مرشد کریم غریب نواز کو اس کاوش کے صدقے صحت اور مراتب کی بلندی عطا فرمائیں اور ان کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر سلامت رکھیں۔ آمین

﴿ کرامت علی چشتی خلیفہ مجاز ﴾

https://www.facebook.com/Shamsu_Ul_Arifeen-Peer-Hazrat-Ghullam-Nabi-Chishty-1029590593740535/

Publisher: **Waseem Ahmed (Karachi)**

CELL # 0321-2012095